الحمد للہ

سلسلۂ اشاعت کتب اکابر کرام سلسلۂ عالیہ برکاتیہ میں یہ
مبارک مجموعہ

مسمّٰی بنام تاریخی

مفاوضات طیبہ
۱۳۵۴ھ

یعنی مکتوبات

حضور پرنور بقیۃ السلف حجۃ الخلف واقف اسرار شریعت و طریقت عارف رموز
معرفت و حقیقت زینت آرائے مسند برکاتیۂ غوثیۂ مطہرہ حضرت مولٰنا حاجی
حافظ قاری سید شاہ ابوالقاسم محمد اسمٰعیل حسن صاحب قادری برکاتی
آل احمدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بالرضی السرمدی

بہ جمع و تصحیح و ترتیب و تشریح
فقیر خادم آستانہ برکاتیۂ مطہرہ اولاد رسول محمد میاں قادری

مطبع صبح صادق پریس سیتاپور میں طبع ہو کر
دارالاشاعۃ برکاتی خانقاہ برکاتیہ مارہرہ ضلع ایٹہ
سے شائع ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

الحمد للہ رب العالمین۔ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ سیدنا محمد وآلہ وصحابہ اجمعین
فقیر اولادِ رسول محمد میاں قادری برکاتی قاسمی غفر اللہ تعالیٰ لہ ان اوراق
مین حضرت قدوۃ الواصلین زبدۃ الکاملین سید العارفین سند المتصلبین فی السنۃ
والدین حجۃ الخلف بقیۃ السلف تاجدار مسند برکاتیہ مطہرہ زینت سجادۂ غوثیہ
قادریہ مقدسہ سیدی وسندی مرشدی ومولائی مولانا الحاج حافظ قاری سید شاہ
ابوالقاسم محمد اسمٰعیل حسن ملقب بہ شاہ جی قادری برکاتی آل احمدی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ بالرضی السرمدی کے بعض مکاتیب شریفہ جو اگرچہ خاص اشخاص کے نام
امضا فرمائے گئے۔ مگر اپنے مقاصد کے لحاظ سے عام اہلسنت برادران اسلام
کیلئے انشاء اللہ الکریم جل مجدہ دارین مین مفید فوائد صوری ومعنوی ہین اور حضرت
مرشدی کے بعض فضائل صوری ومعنوی کے مشعر جمع کرتا۔ اور تاریخی نام مفاوضات طیبہ
سے موسوم کرتا ہے۔
۱۳۵۴ھ

ہر مکتوب کے اوپر عنوان جو اوسکے نمبر شمار پر نیز نام ومقام مکتوب الیہ اور تحریر یا
روانگی کی تاریخ پر جو خود حضرت کے روزنامچہ وغیرہ سے معلوم ہوئے۔ مشتمل ہے۔ فقیر
نے قائم کیا۔ اور بعد کو خود اصل مکتوب تمام وکمال۔ یا اوسکا ملخص ومحصل خود حضرت ہی
کی اصل عبارت والفاظ مین درج کیا ہے۔ اور بعض مکاتیب کے ختم پر اور بعض کے
اندر بین القوسین اونسے متعلق بعض فوائد اور ضروری تشریحات کا بھی۔ جو اکثر خود

خود اصل مکاتیب کی جمع وترتیب وتحریر کا آغاز بروز پنجشنبہ دہم ربیع الاول شریف ۱۳۵۴ھ کو قبل زوال ہوا۔ اور
اوسکا دیباچہ یہ آج شنبہ ۱۲ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ کو تقریباً ایک اور بارہ بجیدن کے درمیان
[illegible] سجادگی خانقاہ برکاتیہ مارہرہ مین لکھا۔ محمد میاں قادری۔

حضرت قدس سرہ کے روزنامچہ سے ماخوذ ہین اضافہ کردیا ہے۔ اس سلسلہ مین جابجا مکتوب الیہم کی بعض تحریرات کے مضامین کے خلاصے بہی حضرت کے مفاد و ضات عالیہ کی وضاحت کے لئے دیئے ہین۔ نیز جن صاحبون کو حضرت نے کوئی نصیحت دینی فرمائی۔ اوسکی تعمیل اور قبول پر مشتمل اگر اونکی تحریر یا اوسکا خلاصہ ملگیا ہے تو اوسکا حوالہ بہی اسلئے دیدیا ہے کہ دیندار مسلمان اونکے اوس اخلاص اور حق پسندی پر تحسین و آفرین کہین اور خود بہی اوس طریقۂ مرضیہ پر چلین۔ و ہا انا اشرع فی المقصود بعون الملک المعبود۔

محمد میان قادری عفی عنہ

مبسملاً و حامداً و مصلیاً و مسلماً

مکتوب ۱ ۔ حضرت نانا صاحب قبلہ سید شاہ ابو الحسین احمد نوری میاں صاحب قدس سرہ کے نام ۱۶ر جمادی الآخر ۱۳۲۱ھ کو بمبئی ارسال فرمایا

برادر صاحب معظم مکرم مدظلکم۔ آداب و تسلیمات کے بعد عرض یہ ہے۔ مین مستدعی صحاح مزاج عالی بخیر ہون۔ نوازش نامہ صادر ہوا ؎

بست درویشے چو خاک بیختہ ؛ قطرہائے آب بروے ریختہ

نے بہ پشت پا ازو گردے رسد ؛ نے بکف پا ازو دردے رسد

آتش مزاج بودن زیباست بولہب را ؛ تو مرد بوترابی باید کہ خاک باشی

فقیر عرض کرتا ہے یہ ایک طویل مکتوب کا مفید عام خلاصہ ہے۔ جس سے فقیر دینی

کی حقیقت واضح ہوئی اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ سچے فقراء اور با خدا درویش وہ ہوتے ہین جو اپنی تواضع اور کسر نفس اور اپنے ولی نعمت سیدنا ابو تراب مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ سے انتساب کی برکت سے ایسے ہوتے ہین جیسے چھنی ہوئی خاک کہ جس کے اوپر سے اور پانی چھڑک دیا گیا ہو جس پر چلنے پھرنے سے نہ تو گرد اوڑکر پائون کی پیٹھ پر لگتی ہے نہ تلوؤن کو اوسے روندنے سے کچھ تکلیف پہونچتی ہے۔ اس زمانہ کے مدعیان فقر و درویشی اپنے فقر کو اس سچی کسوٹی پر کسین۔ اور با خدا درویش بنین۔

مکتوب ۲۔ برادر صاحب مکرم سید شاہ غلام محی الدین فقیر عالم مرحوم کے نام سیتاپور ۷ رجب ۱۳۲۳ھ کو ارسال فرمایا

"تحریر کیا کہ کسیکی شکایت اس امر کی کہ ہماری تکلیف کا ساتھی نہین ہے نہین کرنا چاہیے ہم کسکے ساتھی ہوئے ہین اور اپنا آل طہ کی علالت مین پٹنہ جانا اور اوسکے دفن مین شریک ہونا تحریر کیا ہے"۔ **فقیر عرض کرتا ہے** یہ مکتوب صبر و ضبط اور اغماض عین کی تعلیم دیتا۔ نیز حضرت قدس سرہ کی تواضع و انکسار پر بھی مشعر ہے۔ برادر صاحب مرحوم کے جس عریضہ کے جواب مین یہ ارسال ہوا اوس مین اونہون نے بعض اعزہ کے اس برتاؤ کی شکایت کی تھی کہ وہ ہمشیرہ صاحبہ محترمہ والدہ سید اولاد حسنین مرحوم کی علالت مرض الموت کے زمانہ مین ہماری تکلیف مین ہمارا ساتھ دینا تو دور رہا مریضہ کے سر پر اپنی بے معنی نزاعون اور چیخ پکار سے مریضہ کی شدید اذیت کا باعث ہوتے تھے اور واقعہ یہ ہے کہ حضرت اول تو اون اعزہ کے دکھہ درد مین برابر اونکے ساتھہ رہے۔ اور کبھی اونکو...... خصوصًا ایسے وقت مین کوئی تکلیف نہ پہونچائی۔ مگر یہان باوجود اسکے تواضعًا و انکسارًا اپنے آپکو اور اونہین ایک دوسرے کا ساتھ نہ دینے مین یکسان قرار دیا اور اس سلسلہ مین جس واقعہ یعنی آل طہ مرحوم طفل خورد سال عموی سید حسین حیدر صاحب

مرحوم کے دفن وغیرہ مین اپنے شریک نہونیکا حوالہ دیا اوسکی بہی حقیقت یہ ہے کہ روز دوم کیلئے پٹنہ کا جلسۂ اہلسنت جسکے لئے حضرت نے سفر پٹنہ اختیار فرمایا۔ ایک اہم دینی کام تہا۔ اور وقت مین اسقدر گنجایش نہ تہی کہ آل طٰہ کے دفن مین شرکت کے بعد پہر اوسمین ہی شرکت ہوسکتی۔ نہ وہ آگے بڑہ سکتا تہا۔ نہ یہان آل طٰہ کے دفن وغیرہ کیلئے حضرت کی کوئی ضرورت تہی۔ اوسکے والدین اور دیگر بہت سے اعزہ موجود تہے۔ جو سب کام کرسکتے تہے اور بآسانی ہوگئے۔ نہ حضرت کی عدم شرکت دفن وغیرہ سے سوائے اسکے کہ شرکت نہوئی اور کوئی تکلیف کسیکو پہونچی تھی۔ پہر بھی حضرت نے ایک ضروری دینی خدمت کی شرکت کے خاطر مجبوراً یہان اپنی عدم شرکت کو صرف تواضعاً و انکساراً اونکی اوس ایذا رہی کا سا ٹہرایا۔

مکتوب ۳۔ برادر صاحب بکرم سید شاہ غلام محی الدین فقیر عالم مرحوم کے نام سیتاپور ۱۰ ربیع الآخر ۱۳۲۵ھ کو ارسال فرمایا

"والدین ماجدین کے اتباع وتابعداری وخدمت گذاری کی فہمایش کی"

مکتوب ۴۔ نواب سید محبوب علیخان عرف شہنشاہ پاشا کے نام ۱۹ ذی الحجہ ۱۳۲۹ھ کو بمبئی ارسال فرمایا

"مین تمہارے واسطے یہان بھی دعا کرتا ہون۔ خط کے عدم ترسیل (نہ بھیجنے) کی شکایت جو لکھی میرا قاعدہ ہے کہ جب کوئی یاد کرتا ہے جواب دیتا ہون ورنہ دعا دیتا رہتا ہون"۔ فقیر عرض کرتا ہے کہ اس زمانہ مین امراء و اہل دولت سے خط وکتابت مین حضرات علما و مشائخ کو اس قاعدہ پر عملدرآمد رکہنا بہت سی ذلتون اور خفتون سے بچاتا ہے ورنہ زمانہ ایسا آ لگا ہے کہ خواہ یہ محترم طبقہ کیسے ہی مخلصانہ بے غرض، دنیا خط وکتابت کرے مگر اہل دولت مین سے سلام روستائی بے غرض نیست سمجھا جاتا اور اوسیکے مطابق برتاؤ ہوتا ہے۔

مکتوب ۵ - انہین کے نام ۵ محرم ۱۳۳۰ھ کو بمبئی ارسال فرمایا۔
"میرا کام دعا کرنا ہے سو کرونگا۔ قبولیت اللہ تعالیٰ کے قبضہ مین ہے - مین کسی امر کا مدعی نہین ہون - تمہارے بڑے بھائی (نواب سردار نواز جنگ بہادر) سے بھی ایسا ہی کہدیا تھا گو اللہ تعالیٰ نے جو خواہشین اونہون نے کین نہین پوری کردین - آخری امر کہ نظام سے اونہین فائدہ ہوگا وہ بھی ہوگیا (ریاست دکن مین ایک اعلیٰ عہدہ پر مقرر ہوگئے) گو اونہون نے مجھے مطلع نہین کیا"۔

مکتوب ۶ - نواب سید سردار علیخان صاحب سردار نواز جنگ بہادر کے نام دوم ذیقعدہ ۱۳۳۰ھ کو راچور ارسال فرمایا
"اونکے خط کا جواب اور اس امر کا دفع دخل کیا ہے کہ مین آؤنگا مگر مین مدعی نہین ہون کہ آپکے کام ہو ہی جاوینگے اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے جو وہ چاہیگا ہوگا"۔

مکتوب ۷ - ہاشمی بیگم صاحب کے نام ۲۷ ربیع الآخر شریف ۱۳۳۱ھ کو حیدرآباد ارسال فرمایا
"لکھدیا کہ مین مدعی اس امر کا نہین ہون کہ حکمی کوئی کام کرا سکون صرف دعا مانگنا جانتا ہون - اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے کہ قبول کرے یا نکرے"۔ **فقیر** عرض کرتا ہے ان تینون مفاوضات طیبہ مین حضرت کی اس عادت کریمہ کا بیان اور حضرات صوفیۂ کرام محبوبان خدا رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی اس اصل مستقیم کی تعلیم ہے کہ قادر مختار حقیقی جل مجدہ کی عطا سے بہت کچھ قدرت و اختیار رکہنے کے باوجود بہی آجکل کے ناکارہ محض مدعیان خامکار کی طرح اپنے قدرت و اختیار کی ڈینگین نہ مارے - اور دائرۂ عجز و نیاز سے قدم باہر نہ نکالے - اور اوس قادر مختار کے حقیقی اصل قدرت و اختیار مین اپنے عارضی عطائی اختیار کو گم جانے - ان مفاوضات سے ہمارے حضرت کی بے طمعی اور صاف گوئی بہی روشن ہوتی ہے - مدعیان خامکار عوام اور خصوصًا امیرون سے اپنا مطلب سیدہا کرنے کیلئے اپنی فرضی

حکومت و اختیار کی کیسی کیسی ڈینگین مارتے ہین - مگر حضرت صاف فرماتے ہین کہ مین کسی امر کا مدعی نہین - میرا کام صرف دعا کرنا ہے - اور اوسکا قبول کرنا نکرنا خدا کے اختیار مین ہے اور اسکی کوئی پروا نہین فرماتے کہ اس اظہار حق سے اہل دنیا کی عقیدت میری طرف سے سست پڑجائیگی -

مکتوب ۸ - استاد جان محمد کلکتہ والے کے نام ۲۹ رماہ صیام ۱۳۳۲ھ کو دیوبند ارسال فرمایا

"حب کی تدبیر بہت اچھی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اوسکے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا اتباع کرو اور خلوص پیدا کرو" فقیر عرض کرتا ہے - یہ صاحب محبت کے تعویذ کے طالب تھے - لہذا مناسبت مقام یعنی دیوبند کا لحاظ رکھتے ہوئے - (جہان اسوقت اللہ و رسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سچے حقیقی اتباع اور محبت کے دور کردینے کا مرکز قائم ہے) حب کا وہ اصل الاصول تعویذ تحریر فرمایا جس کا استعمال نہ صرف خلائق مین محبوب - بلکہ محبوب حقیقی جل مجدہ کا محبوب و مطلوب بنادیتا ہے -

مکتوب ۹ - انہین کے نام ۱۱ رشوال ۱۳۳۲ھ کو دیوبند ارسال فرمایا -

"اگر آپ اعمال خوانی کا شوق رکھتے ہین تو بلا ترک جلالی وجمالی کچھہ فائدہ نہین ہے اور پورے شرائط سے پڑھنے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کو اگر منظور ہوگا تو اثر دیگا ورنہ نہین"

مکتوب ۱۰ - غلام حیدر صاحب کے نام ۱۲ رذیحجہ ۱۳۳۲ھ کو ریاست رادہن پور علاقہ گجرات ارسال فرمایا

"ہمزاد کا عمل نہ میرے تجربے مین ہے نہ مینے کرایا - مین نہین کہہ سکتا کہ آپکو ہو جائیگا کتابون مین لکھا البتہ ہے مین اسے مکروہ سمجھتا ہون آپ بھی اس سے باز رہیئے -

مکتوب ۱۱ - بہوپہا صاحب سید حسین حیدر صاحب مرحوم کے نام ۲ رجمادی الاخر ۱۳۳۳ھ کو سیتاپور ارسال فرمایا

برادر صاحب معظم و مکرم مدظلہم تسلیم عرض ہے۔ نوازش نامہ پہونچا۔ مندرجہ پر مطلع ہوا۔ چہل اسمار شریفہ کی زکات کی ترکیب یہ ہے جو معمولہ خاندان ہے کہ اول واسطے ترک جلالی و جمالی کے چہار شنبہ سے جمعہ تک روزہ رہے۔ شنبہ کے روز سے بقید صوم خمسہ اولی یعنی چہل اسمار کے اول پانچ اسماء کو پانچسو بار پڑہے۔ ایک ایک اسم کو علیحدہ علیحدہ پانچ پانچسو بار اور اعتصام و اختتام صرف ایکبار پڑہے۔ اسی طرح سے دوسرے روز دوسرا خمسہ پڑہے اور تیسرے روز تیسرا اور چوتھے روز چوتھا اور پانچوین روز پانچوان اور چھٹے روز چھٹا ساتوین روز جمعہ ہوگا اوس روز بعد نماز صبح ساتوان خمسہ پڑہے۔ اور بعد نماز جمعہ جو چالیس اسم مین سے پانچ رہ جائینگے اور چھٹا جو ملحق کر دیا گیا یہ چھئون پڑہے۔ اس حساب سے پورے سات روز مین اکتالیس ہو جائینگے خمسہ پانچ اسم کے جمع کرنے (یحاخذہ) اور اس کے معنی ہین کوئی غلبہ نہین کر سکتا ہی اوس پر۔ پورے اسم کے معنی ہین اے پاک شدہ از اوصاف ناسزا کہ پاک شوندہ است از ہر بدی پس نیست ہیچ چیزے غالب شوندہ برو از خلق او۔ اُشن ص کے معنی دونون جگہ زبان کے ہین"۔ **فقیر** عرض کرتا ہے پہوپہا صاحب سید حسین حیدر صاحب نے چہل اسمار مبارکہ کی ترکیب زکات دریافت کی اور اوسکے بعض الفاظ کے معانی دریافت کیے اور اونکی تصحیح چاہی تہی جو اس مکتوب مین فرمائی گئی۔

مکتوب ۱۲ ۔ مولوی عبد القدیر صاحب کے نام بدایون ۳۰ ارصفر ۱۳۳۴ھ کو ارسال فرمایا۔

بعد از سلام مسنون بفضلہ تعالی فقیر بخیر ہے اور آپکی خیر و عافیت کا طالب آپکے کارڈ و زبانی برادر مہدی حسن سے مولانا صاحب مغفور و مرحوم کے وصال فرمانے کا حال دریافت کر کے جو صدمہ و رنج ہوا ہے اللہ تعالی جانتا ہے مولانا صاحب رحمتہ اللہ تعالی علیہ سے مجھکو حقیقی بہائی کی طرح سے محبت تہی ہم لوگون کے فخر تھے ہمارے خاندان کے رکن رکین تہے جس قدر اونکی مفارقت ظاہری کا رنج کرین وہ

تھوڑا ہے مگر بجز صبر کے اللہ تعالیٰ کے احکام پر کچھہ چارہ نہین ہے لہذا صبر کرین
اور مولانا صاحب کیواسطے دعائے حصول درجات قربت الٰہی اور نعیم اخروی کرین
اللہ تعالیٰ مولانا صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے جوار رحمت مین مقام دے اور
اپنی قربت خاص سے مخصوص فرمائے اور آپکو اونکے کمالات ظاہری و باطنی کا
مظہر بنائے اور اونکے علم و عمل کا آپ کو اصلی وارث و قائمقام کرے آمین ثم آمین
فقیر نے بمجرد استماع اس وحشت اثر خبر کے چاہا کہ حاضر ہوکر فاتحہ خوانی مین شرکت
کرون اور برکت کا حصہ لون مگر چونکہ دو روز قبل سے میری کمر مین درد تھا جس سے
چلنے پھرنے مین تکلف تہا۔ اس سبب سے اوس شب مین چلنے سے معذور رہا۔
دوسرے روز مہدی حسن واپس آئے میرا ارادہ اوس روز حاضری کا ہو رہا تہا
مہدی حسن کا بیان سنا گیا کہ مولانا صاحب نے دو وصیتین مولوی عبد الماجد صاحب
اور مولوی محب احمد صاحب کو فرمائی ہین۔ اول تو اپنے اہل خانہ صاحبہ کے اتباع
کی اور دوسرے یہ کہ وہ رسالہ جو بجواب رسالہ مبحث الاذان مصنفہ محمد میان
سلمہ ربہ مولانا صاحب نے تصنیف فرمایا ہے اوسکے شایع کرنے کی تاکید فرمائی ہے
اور محمد میان سلمہ ربہ کے رسالہ پر مولانا صاحب کی ناراضامندی اور اہل مدرسہ کی
برافروختگی کی بھی روایت بیان ہوئی مجھے مولانا صاحب کے طرز مزاج اور حلم و
استقلال اور راوی روایت کے عادت اور برتاؤ سے جو میرے ساتھ ہے
وثوق پورے طور سے نہوا اور نیز یہ بھی خیال مین آیا کہ کوئی امر ایسا نہین ہوا ہے
کہ جو مولانا صاحب کو اس درجہ تک ناراض کرے کہ اوسکے جواب کے شایع کرنے
کی وصیت فرمائین۔ اور برافروختگی صاحبان مدرسہ کی حد تک پہونچے غایت الامر
اسقدر ہے کہ ایک فرعی مسئلہ مین اوستاد و شاگرد کی رائے مین اختلاف ہے یا
صاحبان مدرسہ کی رائے سے خلاف ہے تو یہ امر برافروختگی کا نہین ہو سکتا

ایسا ہوتا چلا آیا ہے اور ہوتا ہی رہے گا مگر اس خیال سے کہ شاید یہ روایت کچھہ درست ہو مین نے اپنا ارادہ حاضری بدایون اوس روز ملتوی کیا اس قصد سے کہ برخوردار محمد میان سلمہ جو قریب ایک ماہ سے سیتاپور لکھنؤ مین ہین۔ اور آنیوالے جلد ہین اونکو ہمراہ لیکر چلونگا کہ وہان چل کر دیکھین کہ مولانا صاحب نے اونکی کس کس غلطی سے اونکو متنبہ کیا ہے اگر فی الواقع غلطی یا سہو واقع ہوا ہے تو اعتراف کرین اور اگر فی الواقع نہین ہے صرف محمد میان سلمہ کے طرز تحریر یا بیان سے اوسکے غلط ہونے کا گمان ہوا ہے تو اوسکو مکرر بیان کرکے اپنے مکنون کا اظہار کردین ہنوز مین محمد میان سلمہ کی واپسی لکھنؤ کے انتظار مین تہا کہ پرسون حضرت ع۵ ابوالمنظور مولانا محمد عبدالماجد صاحب مدظلہ کا بھیجا ہوا ایک لفافہ گوشہ کشادہ اس فقیر حقیر کے نام آیا اوس کو کہولا تو معلوم ہوا کہ رسالہ مباحث الاذان ہے اور ایک فرمان بہی جناب ممدوح کا اس فقیر کے نام ہی مہدی حسن کی روایت کا کچھہ یقین ہوا مگر جب صفحہ سرعنوان پر نظر پڑی تو مصنف دوسرے صاحب علاوہ حضرت مولانا صاحب مرحوم معلوم ہوئے جس نے مہدی حسن کی روایت کو اشتباہ مین ڈالا کہ اونکی روایت تو مولانا صاحب کے مصنفہ ہونیکی سنی گئی تہی مگر خیال آیا کہ مدرسہ قادریہ کا قاعدہ اکثریہ ہے کہ تصنیف دوسرے کی ہوتی ہے اور نام دوسرے کا لکھا جاتا ہے اس خیال پر سمجہا گیا کہ مولانا صاحب مرحوم نے اپنے مدرسے کے طریقہ پر دوسرے کے نام سے شائع ہونے کا حکم دیا ہوگا بہرحال کوئی مصنف ہو دیکھنا چاہیئے دیکہا تو معلوم ہوا کہ وہ برافروختگی کی روایت بہی صحیح ہے اس رسالہ مین بجز اس کے کہ برافروختہ ہوکر محمد میان سلمہ کو الفاظ سخت اور موہنہ سے یاد کیا ہے اور پردہ بہت خوب رکھا ہے کہ رسالہ (مبحث الاذان جو در آئے مین)

ع۵ انظر الی التقابل فافہم وتدبر ولا تعجل ۱۲ - محمد میان

تو مصنفہ محمد میاں سلمہٗ ہے اور (اس مباحث مین سخت کلامی کرنے کیلئے) بتایا
مولوی احمد رضا خان صاحب کا جاتا ہے اور جو قیاسات کی بنائین لکھی ہین وہ اکثر
غلط اور بعض غیر مطابق ہین مولانا صاحب اور اہل مدرسہ خوب جانتے ہین کہ محمد میاں
سلمہٗ نے اگرچہ کچھ دنون مدرسہ قادریہ مین پڑھا ہے مگر اس ننگ کو کہ دوسرے
سے تصنیف کرا کر اپنا نام ظاہر کرے کبھی گوارا نہین کیا وہ تو وہ فقیر نے بھی مدرسہ
قادریہ مین بہت حاضری دی ہے اور اوسوقت حاضری دی ہے کہ جب تصنیف
اور تالیف کا بازار خوب گرم تہا اور تمام تر حضرت استاذی کے مصنفات طلبا اور
احباب کے نام سے شایع ہوتے تھے مگر فقیر نے اس ننگ کو کبھی گوارا نہ کیا تو محمد میاں
سلمہٗ جب ایسے خون سے ہے اور ایسے کی تربیت مین رہا ہے وہ کسی وقت مین اور
کسی طرح کسی دوسرے کی تصنیف اپنے نام سے شایع کرنا کب گوارا کر سکتا محمد میاں
سلمہٗ کی غرض اس رسالہ کی تالیف سے محض دفع اتہام ہے جو اوس پر اور اوس کے
بزرگون پر (بدایونی تحریر آئینہائے خواب و خیال سے) صاف مترشح تھا اور ہماری
شرع مطہر نے حکم دیا ہے کہ مسلمان کو اپنے آپکو اتہام سے بچانا چاہیئے دوسرے
ایک سنت کے احیا مین شریک ہونا تھا۔ نہ مولوی احمد رضا خانصاحب کی طرفداری
نہ مدرسہ کی مخالفت یہ دونون باتین نہین مگر صرف اس قدر ہی کہ جو اس سنت
(اذان خطبۂ جمعہ محاذی منبر بیرون مسجد) کو مانتا ہے اوس سے موافق ہین کیونکہ
جہانتک اپنے علم و عقل و فہم کے موافق اقوال محدثین عظام و فقہائے کرام ملتے ہین
اور ملے ہین وہ مطابق موافقین ہین اور مخالفین نے جو اونکے رد مین استدلال پیش
کئے ہین وہ اون اقوال سے مطابقت نہین رکھتے لہذا موافقین کا قول ابھی تک
ہمین لایق عمل معلوم ہوتا ہے اور یہ موافقت اور مخالفت محض دینی ہے اگر مخالفین
مین سے کوئی صاحب اپنے استدلال مخالفت کو فقہا اور محدثین کے اقوال مستندہ

سے مطابقت دکہادینگے ہم فوراً وہی مان لینگے امور دینی مین ضد اور ہٹ اور نفسانیت
کا ہرگز دخل نہوگا مگر ایسے استدلال جیسے اس رسالہ مباحث الاذان مین ہین وہ تو ذرا
بہی ہماری افہام ناقصہ مین نہین آتے کہ مخالفین مسئلہ کے موید ہون چونکہ یہ رسالہ
مجہے اور میرے نام بہیجا گیا اور خط بہی میرے نام تہا لہذا مجہکو یہ گذارش کرنا ضروری
ہے کہ مین نے اس رسالہ کو دیکہا تین باتین میرے ذہن مین آئین اول محمد میان
سلمہ کو سخت زبانی سے یاد کرنا دوسرے مولوی احمد رضا خان صاحب پر غصہ تیسرے
وہی چند دلائل جو بکرات و مرات موافقین مسئلہ نے رد کردئے ہین - ذرا انصاف
کیجئے جن الفاظ کے معنی و مفہوم سے آپ داخل مسجد ہونا ثابت کرتے ہین وہ انہین
الفاظ کے معنی و مفہوم سے خارج مسجد ہونا ثابت کرتے ہین - بلکہ خارج مسجد کے
واسطے اور زیادہ دلائل پیش کرتے ہین اون کے خارج مسجد کے معنی اختیار کرنے
کیواسطے موید ایک حدیث شریف بہی ہے جو صحاح مین موجود ہے آپ کے
پاس کوئی نہین رہا مولوی احمد رضا خانصاحب پر غصہ وہ جانین اور آپ صاحب
جانین رہا محمد میان سلمہ کو برا بہلا لکہنا وہ اگر فی الواقع یہ رسالہ مصنفہ مولانا صاحب
رحمتہ اللہ تعالی علیہ ہے تو اوستاد کو شاگرد کو جا و بیجا کہنے کا اختیار ہے اوس کا
کچہہ جواب کوئی نہین دیسکتا اور اگر مصنفہ کسی دوسرے صاحب کا ہے تو ہمارے
اکابر سلف نے تبلیغ دین متین مین منبر و غیر منبر صدہا سال بالمواجہہ سب و شتم سنا
ہے اور چونکہ دین حق کی تائید مین تہا لہذا بہت خوش ہوکر صبر کیا ہے ہمارا بہی
انشاء اللہ تعالی اپنے بزرگان سلف کی طرح عمل رہیگا نفس مسئلہ کا جواب اس
رسالہ کا اور وہ وجوہ جن سے اس رسالہ کے استدلال ہمین نامضبوط معلوم ہوتے
ہین انشاء اللہ تعالی محمد میان سلمہ لکہنو سے آکر لکہکر چہپوا کر پیش کریگا یہ خلاف اپنی
اپنی سمجہہ کے موافق ایک دینی فرعی مسئلہ مین ہے خدانخواستہ کسی طرح سے رشتہ

محبت اور مراسم قدیم مین اپنی جانب سے کوئی کمی واقع نہین ہوئی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ نہ ہوگی آپ صاحبان کو اختیار ہے مسائل فرعیہ مین میرے اکابر سے اور آپکے بزرگون سے بہی بعض بعض مین اختلاف رہا ہے مثلاً لعن یزید میرے بزرگ مجوز تھے اور حضرت استاذی قدس سرہ منع فرماتے تھے کفر ابو طالب مین میرے بزرگ ساکت مثل شیخ محدث دہلوی تھے اور حضرت استاذی قدس سرہ کافر جانتے تہے عینیت ذات وصفات باری تعالیٰ وتقدس مین بہی کچھہ لفظی اختلاف تہا اور بعض مسائل فرعیہ اور بہی ہین جنکی تفصیل تطویل ہے فقیر بعد آجانے محمد میان سلمہ کے انشاء اللہ تعالیٰ واسطے فاتحہ خوانی کے حاضر ہوگا جیسا سنا ہے اوسوقت تک صاحبان مدرسہ کے غصہ مین بہی کچھہ کمی ہوجائیگی فقط ۔

۱۲ ار صفر ۱۳۲۴ھ دوشنبہ

از خانقاہ برکاتیہ مارہرہ فقیر اسمٰعیل حسن قادری آل احمدی برکاتی۔

مکتوب ۱۳ ۔ بلونت راؤ کے نام غرۂ جمادی الاول ۱۳۴۲ھ کو لنگسگور (ریاست حیدرآباد دکن) ارسال فرمایا۔

"سردار صاحب (نواب سردار نواز جنگ) تمہارے مربی ہین ناراض ہوئے پہر راضی ہوجائینگے اپنا قاعدہ یہ ہے کہ امیرون ہین جب کوئی یاد کرتا ہے جواب دیا جاتا ہے ورنہ اپنی طرف سے پہل نہین کی جاتی ہے ۔ لہذا مین (سردار صاحب سے) تمہاری سفارش (مین پہل) نہین کرسکتا ۔ **فقیر** عرض کرتا ہے کہ اس مفاوضہ عالیہ مین امراء کیساتھہ خط وکتابت مین اپنے معمول مقبول کے حوالہ کے علاوہ جسکے فوائد کی تشریح اوپر گزری ۔ اسکی بہی تعلیم ہے کہ جب ایک نوکر اپنے آقا کے کسی برتاؤ سے اپنی کچھہ شکایت کا اظہار کرے تو بہی اوسے ایسا جواب دیا جائے جس سے اوسے آقا کیطرف سے شکایت بڑہنے مین نہین بلکہ دور ہونے مین مدد ملے ۔

مکتوب ۱۴ ۔ والدہ آل مصطفیٰ سلمہما کے نام دوم جمادی الآخر ۱۳۴۲ھ کو مارہرہ ارسال فرمایا

"حسین حیدر بہائی کے اپنے (حضرت کے) مرشد (حضرت سید شاہ غلام
محی الدین امیر عالم) قدس سرہٗ کے نام کو پتہ مین بہ ترک الفاظ تعظیمی لکھنے پر
اپنی ناراضی ظاہر کی"۔ فقیر عرض کرتا ہے۔اس مفاوضۂ عالیہ مین ادب مرشد
ہر حال مین ملحوظ رہنے کی تعلیم اور حضرت قدس سرہٗ کے دل مین اپنے حضرت
پیرومرشد قدس سرہٗ کا جوادب واحترام تھا اوسکا بھی اظہار ہے۔

مکتوب ۱۵ ۔عمہ صاحبہ مرحومہ والدۂ پیر میان صاحب کے نام غرہ شعبان ۱۳۳۴ھ
کو لکھنؤ ارسال فرمایا۔

"لکھا کہ وہ پیر میان کو فہمائش کرین کہ ننھے خان (مرحوم موذن مسجد حضرت جدی
قدس سرہٗ) پر ناراض نہون اونکے حال پر چھوڑ دین اگر وہ چلے گئے تو مجھے روحی
صدمہ بسبب (بے انتظامی) مسجد ہوگا۔

مکتوب ۱۶ ۔انہین عمہ صاحبہ مرحومہ کیلئے دوم شعبان ۱۳۳۴ھ کو لکھنؤ بھیجا۔

"پیر میان ننھے خان کو کچھ نہ کہین اونکے حال پر رہنے دین اگر وہ چلے گئے تو مسجد
بلا نگران رہ جائیگی جو مجھے صدمۂ روحی پہونچائیگی"۔ فقیر راقم عرض کرتا ہے
ان دونون مکتوبون سے حضرت کی مسجد سے گرویدگی معلوم ہوتی ۔نیز خدمت
مساجد کی تعلیم ملتی ہے۔ وقال عزوجل انما یعمر مسجد اللہ من اٰمن باللہ الایہ۔

مکتوب ۱۷ ۔محمد میان کے نام دوم شعبان ۱۳۳۴ھ کو لکھنؤ ارسال فرمایا۔

اب تم آجاؤ۔ بریلی او تر لو وہان مین (حضرت مولٰنا) مولوی احمد رضا خان صاحب
سے بھی مل لوگے وہ آجکل مخمصہ مین ہین اون پر کیا حملہ ہے دین پر حملہ ہے

مکتوب ۱۸ ۔حضرت امام اہلسنت مولٰنا احمد رضا خان صاحب قدس سرہٗ کے
نام ایام مقدمۂ بدایون متعلقہ مسئلۂ اذان خطبۂ جمعہ بریلی تحریر فرمایا۔

فخر الافاضل صدر الاماثل افضل العلما اجل الفضلا دامت برکات افادتہم علینا۔

پس از تسلیم مالوف بالوف تعظیم ملتمس ہون - بفضلہ تعالی فقیر بخیر ہے اور خیر و عافیت مزاج مبارک کا مستدعی - فقیر کو اس حملہ نامرضیہ کا جو بظاہر آپ پر اور اصل مین دین اسلام پر ہے نہایت رنج ہے - افسوس صد افسوس کہ ابھی کچھ عرصہ نہیں گزرا ہے اور تقریبًا ہزارون آدمی اسوقت موجود ہین جنہون نے حضرت استاذی مولٰنا مولوی عبد الغفار صاحب قدس سرہٗ اور آپکے مراسم اور محبت کے برتاوے دیکھے ہین - یا اب یہ حال ہوا ہے کہ جس سے مسلمان دین دارون کو روحی صدمہ اور بد مذہبون کو موقع شماتت اور خوشی کا ملگیا ہے اگرچہ انشاء اللہ تعالی ہوگا کچھ نہین - مگر معاندین اور مخالفین مذہب حق کو چند دنون یہ خوشی کا موقع ملگیا فقیر اگرچہ آپکی کسی ظاہری اعانت کے لائق نہین مگر بہت دل سے دعا کر رہا ہی کہ اس مخمصہ سے باحسن وجوہ آپکو طمانینت حاصل ہو - اور آپکے دست و قلم سے دین حق کی ہر طرح سے اعانت ہوتی رہے - اور مخالفین دین کو ذلت پہونچتی رہے -

مکتوب ۱۹ - نواب سید سردار علیخان صاحب سردار نواز جنگ بہادر کے نام ۱۴ ذی الحجہ ۱۳۳۴ھ کو لنگسگور ریاست حیدرآباد ارسال فرمایا -

سید صاحب جمیل المناقب رفیع المناصب اوصلہ اللہ تعالی الی ما یتمناہ - پس از سلام مسنون دعا ہائے ترقیات اقبال و عمر و دولت مشحون واضح رائے گرامی ہو بفضلہ تعالی فقیر بخیر ہے اور خیر و عافیت آپکی مع متعلقین مطلوب آپکا عنایت نامہ پہونچا مندرجہ سے مطلع ہوا جس مشرب کے ہم نقال ہین اوس مین کسی سے رنج رکھنا کب جائز ہے اگر کسی نے کچھ خلاف بھی کیا تو اگر ہم اوس کے مستحق تھے تو اوس کی کیا بجا ئیت ہے اور اگر ہم مستحق نہ تھے تو اللہ تعالی جو چاہیگا اوس کا بدلہ کریگا بہر حال مین ناخوش نہ تھا امیرون کا قاعدہ ہے کہ کبھی خوش کبھی ناخوش یہ معمولی بات ہے مگر اسوقت آپکی اس تحریر سے البتہ رنج ہوا کہ آپنے بلا سمجھے اور بلا عمیق نظر

ڈالے ایک رائے خلاف قائم کرلی۔ یہ تو آپ خوب جانتے ہین۔ کہ جو نسبت آپکو
مولانا شاہ عبدالمقتدر صاحب رحمتہ اللہ تعالی علیہ سے دو پشت سے ہے وہ
ہی نسبت جناب مولانا رحمتہ اللہ تعالی علیہ کو محمد میان سلمہٗ سے پانچ پشت سے
ہے اور انشاء اللہ تعالی رہیگی آپ نے مسائل فقہیہ فرعیہ مین جو اختلاف ہوتا ہے
اوس سے کوئی ذاتی مخالفت اور پرانے تعلقات کو سد ہان روح ہونا کیسے مان لیا
اگر آپ کا یہ مستخرجہ نتیجہ مان لیا جائے تو صحابہ سے لیکر آج تک کوئی آپس مین
ایک دوسرے کو سوہان روح پہونچانے اور ذاتی مخالف ہونے سے نہین بچتا
امام اعظم رضی اللہ تعالی عنہ اور اون کے تلامذہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین
سے سیکڑون مسائل فرعیہ مین اختلاف رائے ہے کیا وہ حضرات آپس مین خدا
نخواستہ ایک دوسرے کے ذاتی مخالف اور عدو تھے سب سے بڑھکر یہ دیکھیے کہ میرے
اور آپ کے اور جناب مولانا صاحب کے آقائے معظم دستگیر اعظم حضرت غوث
الثقلین رضی اللہ تعالی عنہ سے ہزارون حضور کے غلام جان نثار اور مین اور
مولنا صاحب اور ہمارے اجداد قدست اسرارہم مسائل فقہیہ مین دوسرے
مذہب کے پابند اور مقلد ہین ہمارے حضور رضی اللہ تعالی عنہ حنبلی تھے اور ہم
سب حضور کے یہان نثار خدام حنفی ہین یہان تک آپ تو خود حضور رضی اللہ تعالی
عنہ کی اولاد مین ہین اور حنفی ہین۔ تو کیا آپ کو ذاتی مخالفت ہے اور حضرت کو
سوہان روح پہونچاتے ہین۔ ہرگز نہین ہرگز نہین محمد میان سلمہٗ کا رسالہ (مبحث
الاذان) صرف ایک مسئلہ فرعیہ کے انکشافات مین ہے جو اون کو تتبع کتب احادیث
شریفہ و فقہ منیفہ اور اقوال محدثین و فقہائے کرام سے منکشف ہوا وہ اونھون
نے قلمبند کرکے طبع کرا کر سب سے اول مولنا صاحب کی خدمت مین بھیجا یہ معلوم نہ
تھا کہ صاحبان مدرسہ اب مسائل فقہیہ فرعیہ مین بھی اپنی خلاف رائے والے

کو (ذاتی) مخالفت اور عدو کہین گے مولنا صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تو بفضلہ تعالیٰ عالم وکامل تھے اونہون نے تو زیادہ سے زیادہ یہ سمجہا ہوگا کہ اس مسئلہ مین آپس مین رائے کا اختلاف ہے مگر مولوی محب احمد اور اون کے صاحبزادے وغیرہ ہم نے اسکو مخالفت ذاتی پر مبنی کیا اگر یہی مخالفت ذاتی مخالفت ہے تو اول حضرت سیف المسلول مولنا فضل رسول صاحب قدس سرہٗ اور تاج الفحول مولوی مولنا عبد القادر صاحب قدس سرہٗ مین باپ بیٹون اُستاد شاگرد پیر و مرید مین بدرجہ اولیٰ ہے مولوی حضرت فضل رسول صاحب قدس سرہٗ یزید پلید پر لعنت کرتے تھے اور مجوزین لعن مین تھے اور ہمارے حضرت استاد ساکتین مین تھے لعن نہین کرتے تھے حالانکہ حضرت استاذی قدس سرہٗ نے بارہا مجہہ سے ارشاد فرمایا کہ حضرت والد ماجد مجہہ کو اس مسئلہ کے بارے مین اکثر ارشاد فرماتے تھے مگر میرے ذہن مین نہین آتا تہا۔ یہان تک کہ حضرت کو تیزی آجاتی تہی اس سے بڑہکر اور یہ ہے کہ میرے حضرات قدست اسرارہم بہی مجوزین لعن تھے تو اگر یہ ذاتی مخالفت تہی تو حضرت استاذی قدس سرہٗ ہرگز گوارا نہ فرماتے کفر ابو طالب مین مولوی احمد رضا خانصاحب کا ایک رسالہ ہے۔ اور اوس مین کفر ثابت کیا ہے۔ حضرت استاذی قدس سرہٗ نے اوسکی تصدیق فرمائی ہے۔ میرے بزرگ قدست اسرارہم اس مسئلہ مین ساکت تھے۔ جیسے شیخ محدث دہلوی ساکت ہین اگر یہ ذاتی مخالفت ہے تو میرے سب بزرگون سے ذاتی مخالفت قائم ہوتی ہے جو کسی طرح سے قابل قبول نہین ہے اس مسئلہ کفر ابو طالب کا جب مین نے اول اول رسالہ دیکہا مین اتفاق سے اوسوقت بدایون تہا۔ مین وہ رسالہ لئے ہوئے حضرت استاذی قدس سرہٗ کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ نے بہی اسکی تصدیق فرمائی ہے۔ فرمایا کہ میری رائے مین راجح قول یہی ہے اگرچہ اہلبیت ایمان کیطرف گئے ہین

مین نے عرض کیا کہ جب اہلبیت ایسا فرماتے ہین۔ تو پہر ہمارا کیا ہوا ہے فرمایا کہ
اہلبیت سے مراد سادات زیدیہ ہین۔ مگر حضرت استاذی قدس سرہ نے کوئی سرخ
اس اپنے اور میرے خلاف پر ظاہر نہ فرمایا اگر مسائل اختلافیہ دیکھے جاینگے تو قریب
قریب دو ثلث ہونگے مگر خدا نخواستہ وہ اختلاف ایک دوسرے کے عناد پر مبنی
نہین ہے خود ایک اہم رکن اسلام نماز ہے دیکھئے کہ اوس کے متعلقات مین کس قدر
اختلاف ہین۔ کوئی رفع یدین کرتا ہے کوئی نہین کرتا کوئی فاتحہ خلف الامام پڑھتا
ہے کوئی منع کرتا ہے وقس علیٰ ہذا مگر ایک دوسرے سے عداوت یا ذاتی مخالفت
نہین ہے۔ یہ مشتے نمونہ از خروارے کہان تک شمار کراؤن اب تہوڑا سا حال
محمد میان سلمہٗ کے رسالہ شایع کرنیکی ضرورت کا تحریر کرتا ہون وہ یہ ہے کہ جب رامپور مین
یہ مسئلہ طبع ہو کر بارہرہ پہونچا مہدی حسن نے اول دیکہا ہے نماز جمعہ کے وقت
دکہا کر کہا گیا کہ مسئلہ بہت مدلل معلوم ہوتا ہے ہم اپنی مسجد مین اس پر عمل کرانا
چاہتے ہین۔ مین نے بہی دیکہا واقعی استناد کے ساتہہ تہا مین نے اوسے دیکہ
کر کہا کہ مین اس کے بارہ مین ابہی کچہہ کہہ نہین سکتا جب کتابین دیکہہ لون گا
کہونگا مگر مین بادی اسوقت نہین ہو سکتا اگر آپ لوگ شروع کراتے ہین۔ تو مین
مانع بہی نہین ہون بہر حال اوس جمعہ کو اذان فصیل مسجد پر ہوئی۔ اوس کے بعد
مین نے اور محمد میان سلمہٗ نے گہر پر آکر جہان تک اپنا علم اور فہم تہا۔ اوس حد
تک اس مسئلہ کی تنقید کی بالکل صحیح معلوم ہوا اوس کے بعد سے برابر مسجد خانقاہ
برکاتیہ مین سرکار کلان و خورد مین اذان جمعہ بیرون مسجد ہونے لگی۔ اوس کے بعد
وہابیان بریلی اور کانپور وغیرہ کے اور بعض رامپوریون کے رسائل وغیرہ
اس فتوے کے خلاف مین آئے مگر بالکل نامضبوط باتون سے بہرے ہوئے
اصلا کوئی مضبوط استناد اون مین نہ تہا اون کے دیکہنے سے زیادہ تر وثوق فتوائے

حاشیہ: یہ ایک فرقہ روافض ہے ۱۲ - محمد میان

اذان بیرون مسجد پر ہوا بہر حال ہماری مسجد مین اذان باہر ہی ہوتی رہی یہانتک کہ عرس شریف اعلیٰ حضرت الاعظم حضرت سید شاہ ابوالحسین احمد نوری قدس سرہٗ کا وقت آیا اور اوس مین بغرض شرکت مولانا عبدالمقتدر صاحب معہ اپنے اعزہ مولوی عبدالقدیر صاحب و مولوی عبدالماجد اور محب احمد صاحب اور اونکے صاحبزادے وغیرہ صاحبان متوسلان مدرسہ عالیہ قادریہ آئے اور مولٰنا مولوی احمد رضا خان صاحب بھی آئے مولٰنا عبدالمقتدر صاحب معہ اپنے بعض ہمراہیون کے فقیر کے تکیہ پر مقیم ہوئے اور مولٰنا احمد رضا خانصاحب مہدی حسن کے مکان پر مقیم ہوئے ایام قیام مین ایک روز مولوی محب احمد نے تذکرہ اس مسئلہ کا چھیڑا جناب مولانا صاحب بھی تشریف فرما ہین مین نے فہم ناقص کے موافق جواب دئے برخوردار محمد میان سلمہٗ بھی آگیا اوس نے بھی جواب دئے۔ ہمارے جواب لاجواب دیکھکر مولوی محب احمد نے اپنی تقریر کا رخ بدلکر ایسے کلام کئے جس سے معلوم ہوا کہ وہ ہمین کچھہ بیجا ذاتی طرفدار مولوی احمد رضا خانصاحب کا جانتے ہین۔ اس پر مین نے کہا کہ آپ خوب سمجھہ لین کہ مراسم محبت و مروت اور تعلیم اور تعلم و قدامت رشتہ توسل جو فقیر کو حضرات اکابر مدرسہ قادریہ کیساتھ ہے اوسکا عشر عشیر مولوی احمد رضا خانصاحب سے نہین اور نہ ہو سکتا ہے بلکہ معاملات دنیاوی مین تو مولوی احمد رضا خانصاحب ہمارے اعزہ مخالفین کیساتھ ہین۔ مگر یہ معاملہ دینی ہے اگر ہمارا جانی دشمن بھی دین کے امر مین حق پر ہوگا تو ہم کیا بلکہ سب سچے مسلمان اوس کیساتھ ہونگے۔ بفضلہ تعالیٰ یہان اسوقت سب پڑھے لکھے ہوئے صاحبون کا مجمع ہے ہمین اقوال مفسرین و محدثین و فقہا سے اس مسئلہ کو اپنا سا سمجھا دیجئے۔ ہم پھر مسجد کے اندر اذان دلوانے لگین گے اور بہتر تو یہ ہے کہ اس وقت آپ دونون طرف کے صاحب یہان تشریف فرما ہین۔ اور اپنے آپکو اس آستانہ کا خادم و

متوسل سمجھتے ہین اور ہم سب آپ دونون کو اپنے خاندان کا رکن رکین سمجھتے ہین
دونون طرف والے بالمواجہہ بیٹھکر اس مسئلہ کو صاف کرلین مگر محب احمد صاحب
اور اون کے صاحبزادہ وغیرہم نے اس مین طرح طرح کی گریزانہ گفتگو کر کے
مولانا صاحب کو اس پر نہ آنے دیا مین نے مولٰنا صاحب سے کہا کہ آپ اون
سے اگر بالمواجہہ کلام فرمانا نہین چاہتے تو اپنا مسئلہ آپ ہم ہی کو سمجھا دین اوس
کے مستند دلائل بتادین تو ہم جاکر مولٰنا احمد رضا خانصاحب سے کہین کہ اسکا
کیا جواب ہے اگر وہ جواب نہ دیسکین تو اون سے کہین کہ آپ اپنی رائے کو واپس
لینے کا اظہار کیجئے۔ اور اگر وہ جواب مدلل دین تو آپ سے عرض کرین آپ مان لین
اس پر بہی لوگون نے مولٰنا صاحب کو نہ آنے دیا مولٰنا صاحب نے فرمایا کہ اس
سے کچہہ فائدہ نہ ہوگا تکدر بڑہیگا مین نے کہا کہ اس سے ضرور اس قدر فائدہ ہوگا کہ
اگر وہ خواہ مخواہ آپکے دلائل نہ مانین گے۔ تو لوگون پر ظاہر ہوجائیگا کہ وہ برسر خلاف
انصاف ہین۔ اور کم از کم فائدہ یہ ہوگا کہ ہم لوگ تو مسئلہ کی حقانیت سمجھ جائینگے
مگر مولانا صاحب نے کچہہ توجہ نہ کی اس مسئلہ کا ذکر ہی چہوڑ کر اور باتین ہونے لگین اوس
کے بعد مولٰنا صاحب کئی روز یہان تشریف رکھتے رہے مگر تصفیہ پر آمادہ نہ ہوئے
یہان سے تشریف لے جانے پر چند روز کے بعد ایک فتویٰ مولوی ابراھیم کی جانب
سے شائع ہوا جس کے مصدقین مین مولٰنا صاحب بہی تہے اوس مین یہ لکھا
تہا کہ صاحبزادگان مارہرہ کے کہنے کے بموجب تحریر ہوا اس فتوے مین بہی بالکل
دلائل مضبوط نہ تھے وہ ہی سکھے جو وہابیان بریلی وغیرہ یا مخالفان رامپور وغیرہ نے
لکھے تھے اور جنکار د اہل تحقیق نے بہت واضح اور لائح کردیا تہا مگر اس فتویٰ کا جواب نہ
مولوی احمد رضا خانصاحب نے لکہا اور نہ ہم لوگون نے کچھ عرض[1] کیا۔ کہ ہم نے جو

---

[1] صرف فقیر راقم۔ نے ایک خط اس فتوی کے لکھنے والے مفتی صاحب کو لکھا تہا جسمین یہ امر اون کو دکہا دیا گیا تہا کہ ہمنے کس چیز کا اصرار کیا تہا اور اسکو آپنے کس حد تک مانا پہر خواہ مخواہ اسکی تحریر و اشاعت کا باعث ہمین کیون بتایا جاتا ہے اس کے نا ئد اوس فتوی نگار د جواب کچہہ نہین لکہا تہا ۱۲ - محمد میان

عرض کیا تہا وہ کب مانا گیا ہم نے فتوی تحریر کرنے کو کب کہا تہا اور فتوی بہی ایسا کہ جو ہمارے مدرسہ عالیہ کی شان علمی کے بالکل لایق نہین ہے۔ اس خاموشی پر لحاظ نکرکے پہر دوسرا اشتہار صاحبان مدرسہ نے لکہا تیسرا رد لکہوایا مگر ہم لوگون کو اوس سے کوئی غرض نہین ہوئی مولوی احمد رضا خانصاحب کی طرف سے تیسرے رد کے بعد رد و جواب ہوا جو مارہرہ مین حضرت بہائی صاحب قدس سرہٗ کے عرس ۱۳۲۳ھ مین شایع ہوا مولانا صاحب رحمتہ اللہ تعالی علیہ اس عرس مین نہ تہے ہم لوگون نے اس سے کوئی حصہ نہین لیا کہ دونون صاحب جانین اور سمجہین۔ مولوی احمد رضا خانصاحب والے اس اشتہار کا جواب مولوی عبد الماجد صاحب نے عرس ہی مین قلمی عبد الواحد کے نام سے لکہا جسکو غلام شبر صاحب فقیر کے پاس لائے مین نے اوسے دیکہا اور غلام شبر صاحب سے کہا کہ اسمین جواب تو کسی مسئلہ کا ہے نہین صرف مولوی احمد رضا خانصاحب کو سب و شتم ہے میری رائے مین تو اسکا اسقدر جلد اور بے سوچے شایع کرنا نہین چاہئے بلکہ بجائے اس کے یہ ہونا چاہیئے کہ آپس مین جو ذاتی کوئی رنج ہو وہ صاف کرلیا جائے اور مسئلہ کو بہی بلا نفسانیت یکے با دیگرے صاف کرلین تو بہت اچہا ہے۔ غلام شبر صاحب نے بہی میری اس رائے کی پسندیدگی ظاہر کی اور کہا کہ اچہا ابہی شایع نہ ہوگا مین نے یہ بہی کہا کہ اگر شایع بہی ہو تو اوس مین یہ فقرہ نہ ہو کہ جسکا مفہوم اور محصل یہ ہے کہ صاحبزادون مین سے جو اس مسئلہ مین اس پر ہین۔ کہ اذان مسجد سے باہر ہو وہ فریب اور چکر مین ہین کیونکہ جب یہ ہوگا تو ہمین بہی ضرور لکہنا ہوگا۔ کہ ہم فریب اور چکر مین نہین بلکہ ہمین تحقیقات علمائے سلف اور محققین مذہب کے اتباع سے یہ مسئلہ اسی طرح سے حق معلوم ہوتا ہے۔ غلام شبر صاحب وعدہ عدم اشاعت کرکے چلے گئے مگر بعد کو معلوم ہوا کہ وہ اشتہار قلمی لکہوا کر شایع کردیا گیا اور ایک درگاہ معلی کے بڑے

دروازہ خانقاہ پر لگوا دیا گیا۔ اوس اشتہار کو جو دیکہا تو معلوم ہوا کہ جو چوٹ اپنے مخدوم
زادون پر کی گئی تہی۔ وہ بدستور ہے عبد الماجد صاحب تو ملے نہین۔ کیونکہ وہ بخلاف
اپنے بزرگون کے طریقہ کے صاحبان سرکار خورد سے مراسم بہت زیادہ رکہتے ہین
اور اونہین سے اونکو دلچسپی ہے مگر جو صاحب ملے اون سے کہا گیا کہ عبد الماجد
صاحب نے بیکار ہم فقیرون کو بہی اپنے خلاف کچہہ لکہنے پر مجبور کیا اور باوجود منع کرنے
کے ہم پر چوٹ کی کہ جس سے عوام کی نظر مین ہمارا فریب اور چکر مین پہنسا ہونا ظاہر
ہوتا ہے لہذا وہ دلائل کہ جن سے ہم اس مسئلہ کو حق جانتے ہین۔ لکہکر پیش کرنا
پڑینگے۔ یہ سبب محمد میان کے رسالہ لکہنے کا ہوا اور ہنوز محمد میان سلمہ اللہ تعالی نے رسالہ
مکمل نہین لکہہ لیا تہا کہ بدایون اپنے خسر کے طلبیدہ گئے مولانا صاحب کی خدمت
مین حاضر ہوئے وہان بہی اسکا ذکر آیا محمد میان سلمہ نے بمواجہہ مولانا صاحب و
مولوی عبد القدیر صاحب و دیگر صاحبان مدرسہ کہا کہ آپ سب صاحب اس مسئلہ
کو مجہے سمجہا دین جو حق ہوگا وہ بلا نفسانیت مان لونگا مگر کسی صاحب نے کچہہ مسکت جواب
نہ دیا اور واقعی یہ ہے کہ یہ مسئلہ از روئے تحقیق ہے بہی کہ اذان خارج مسجد ہو اگر
حضرت تاج الفحول قدس سرہٗ اسوقت پردہ فرمائے ہوئے ہماری ظاہری نظرون
سے نہ ہوئے تو اس مسئلہ کو اور زیادہ قوی دلیلون سے ثابت فرما دیتے کہ اذان مسجد
کے باہر ہی چاہیئے محمد میان سلمہ نے بعد واپسی بدایون رسالہ کی تکمیل کی اور طبع کرا کر
مولانا صاحب کی خدمت مین جو اپنی تحقیقات تہی بہیجدی اس رسالہ کا نام سبحث
الاذان ہے اگر آپ کے پاس ہو تو اوسکو دیکہئے کہ اول سے آخر تک جناب مولانا
صاحب کی کہین خدانخواستہ توہین یا اہانت ہے۔ بلکہ مولانا صاحب سے تو ردمین خطاب
بہی نہین۔ عبد الواحد وغیرہ سے بکمال تہذیب اون کے استدلالات کے ضعف

ع۵: فقیر راقم سے بقیمت ایک آنہ ملسکتا ہے۔ محمد میان

اور اپنے دلائل کی قوت بیان کی ہے یہ رسالہ مولانا صاحب کی خدمت مین تین چار
ماہ قبل از وصال پہونچایا گیا تہا مولانا صاحب نے اسکو دیکہا مگر کسی طرح کا اپنا تکدر
وملال ہم پر ظاہر نہین کیا یہان تک کہ مولانا صاحب کا انتقال ہوا جس کے بعد مولوی
عبد الماجد صاحب نے چند اور صاحبون کی کوشش مجموعی کیساتھہ اسکا جواب تصنیف
فرمایا جو ایک اونہی کے طالبعلم عبد الواحد کے نام سے چہپا اور اوس مین کلمات خلاف
تہذیب اور شان اپنے پیرزادون کے تحریر فرمائے ہمین اوسکا گلہ نہین ۔ ہان اونکا
یہ رسالہ اگر اونکے والد ماجد شہید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے لیکر اونکے جد الاجداد حضرت
مولانا مولوی عبد الحمید صاحب قدست اسرارہم دیکھتے اور حیات ظاہری مین دنیا مین
تشریف فرما ہوتے تو عبد الماجد صاحب کو معلوم ہوتا کہ وہ حضرات مدرسہ کے لڑکون
کے نام سے اپنے پیرزادون کو ایسا سب وشتم کرنے سے راضی ہین یا ناراض اور اب
بہی جسکی چشم بینا ہے ۔ وہ رضامندی اور ناراضی ان حضرات کی معلوم کرسکتا ہے ۔ آپ
مبحث الاذان اور اوسکا یہ جواب مباحث الاذان دونون دیکھئے اور اگر آپ پاس نہ ہون
تو مجھہ سے منگوا کر دیکھئے تو آپکو معلوم ہوجائے کہ محمد میان سلمہٗ نے صرف ایک فرعی مسئلہ
مین دلائل اپنے مضبوط پاکر اوس مسئلہ کو غیر مضبوط سمجھنے والون اور اوسے فریب
وچکر مین پہنسا ہوا بنانے والون کو نہایت تہذیب سے سمجھایا ہے اب رہا مولانا
صاحب کے پرسے مین نہ جانا ۔ حال اسکا یہ ہے کہ بعد وصال حضرت استاذی مولانا
صاحب کا یہ برتاؤ رہا کہ جب کبھی ادہر ہی سے کوئی دعانامہ بہیجا گیا تو اوس کا
جواب کبھی دیا اور بارہا ندارد ۔ مولانا صاحب کی علالت بذریعہ اخبار معلوم ہوئی
عیادت کی گئی دوسرے ہفتہ مین اخبار مین مولانا صاحب کی صحت کے مولود
شریف ہونیکے اور سب شکایت دفع ہوجانیکی اطلاع ہوئی جس سے بہت
خوشی ہوئی اور ارادہ ہوا کہ بدایون جاکر دیکھہ آؤن مگر میری کمر مین ایسا درد شروع

ہوگیا تہا کہ اوٹھنا بیٹھنا بہت مشکل تہا - انتظار کیا گیا کہ یہ رفع ہولے تو جاؤن
کہ تین چار روز بعد بیک ناگاہ مہدی حسن کا ایک پرچہ مجھے آیا کہ میرے نام تار آیا ہے
مولانا صاحب نے وصال فرمایا مین شب کی ریل پر بدایون جاؤنگا - چونکہ میرے درد مین
زیادتی ہوگئی تہی - مین نے ارادہ کیا کہ مین اسی حالت مین کل دوپہر کی ریل پر جاؤنگا
مگر صبحکو اور زیادتی درد مین ہوگئی - مین اوس روز نہ جاسکا حالانکہ مجھے کسی صاحب
نے اطلاع بہی نہ دی تہی اور بلا ترجیح مرجح مہدی حسن کو تار دیا اطلاع دی مگر مین
جانیکو مستعد رہا ہان زیادتی درد سے مجبور رہا - محمد میان سلمہ لکہنؤ تہے ورنہ وہ جاتے
مجھے درد سے افاقہ نہین ہونے پایا تہا کہ مہدی حسن بدایون سے واپس آئے اور
اونہون نے بیان کیا کہ مولوی عبد الماجد کہتے تہے کہ مولانا صاحب نے جو وصیت فرمائی
ہے وہ یہ ہے عبد الماجد صاحب سے کہا ہے کہ میری بی بی جو تمہاری خالہ
بہی ہین اونکی خدمت اور اتباع کرتے رہنا اور جو رسالہ مین نے بجواب مبحث الاذان
تحریر کیا ہے اور جسکا نام مباحث الاذان ہے اوسکو شائع کرنا مولانا صاحب کی
جب یہ وصیت سنی اور مہدی حسن نے یہ بہی بیان کیا کہ اہالی مدرسہ محمد میان سلمہ
اور فقیر سے بہت ناراض ہین (اس سے) بدایون جانے مین تذبذب پیدا ہوگیا
ارادہ کیا گیا کہ محمد میان سلمہ دو تین روز مین آتے ہین تو مین اور وہ خود جاکر اگر بیان
مہدی حسن راست ہے تو دریافت کرینگے کہ سبب آپ لوگونکی ناراضی کا کیا ہے
اور رسالہ مین کون سی بات قابل ناراضی ہے کیا یہ ضرور ہے کہ جو مسئلہ آپکے یہان
کے طالبعلم درست یا نادرست سمجہین خواہ مخواہ اوسی کا اتباع کیا جائے اور اونکی
پیروی کیجائے - تو یہ ہم نہین کرسکتے امور دینی مین اتباع بجز اللہ تعالی اور اوسکے
رسول کے فرمودہ کے اوسکے خلاف ہر خواہ پیر ہو خواہ استاد ہو خواہ باپ ہو خواہ
بیٹا ہو کسی کا جائز نہین ہر امر مین اللہ تعالی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کا اتباع چاہیے ہان اگر موافق فرمودہ اللہ تعالیٰ اور اوس کے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم ہے خواہ کسی جانی دشمن کا ہی کیون نہ ہو اوس پر گردن تسلیم خم ہے محمد میان سلمہ کے آنیکے انتظار مین تہا۔ کہ عبد الماجد صاحب کا بہیجا ہوا ایک پمفلٹ جس مین دو نسخے رسالہ مباحث الاذان اور ایک فرمان میرے نام تہا آیا اوس کے دیکہنے سے مہدی حسن کی اوس روایت کی کہ صاحبان مدرسہ مکدر ہین تصدیق ہوئی مگر دوسری روایت کہ رسالہ مولانا صاحب کا لکہا ہوا ہے اوس رسالہ کے دیکہنے سے قابل باور رہنیکے نہوئی کیونکہ رسالہ مین سب وشتم اور تمسخر بہرا ہوا تہا جو تہوڑا بہت مسئلہ کا اپنے فہم مین رد کیا تہا وہ محض جہال کو یہ سمجہانے کیلئے کہ ہمنے بہی جواب لکہا ہے اور کچہہ نہ تہا اہل علم کی نظر مین ذرا بہی قابل وقعت نہ تہا مولانا صاحب عالم تہے مہذب تہے حلیم تہے بردبار تہے وہ ہرگز ایسے نامضبوط دلائل یا ایسے بے باک کلام خصوصًا اپنے خاص پیرزادونکو نہ لکہتے ۔ جب یہ حال دیکہا تو مین نے تعزیت نامہ مولانا شاہ عبد القدیر صاحب کی خدمت مین بہیجا اور اوسمین اپنی عدم حاضری کا عذر تحریر کر کے عرض کیا کہ محمد میان سلمہٗ کے آنیکے بعد حاضر ہونگا حالانکہ اس درمیان مین جانشینی وغیرہ بہی ہوئی اور مہدی حسن وغیرہ اور شاہ میان جی کہ یونس حسن کو جو ہمارے خاندان کے نواسون مین ہین خط آئے مگر مجہے اطلاع بہی نہ آئی مگر تاہم مین نے اس خیال سے کہ ابہی سب صاحبزادے ہین اور بمقتضائے سن غصہ زیادہ ہے اسکا کچہہ خیال نہین کیا اور اپنے اس ارادہ پر رہا کہ محمد میان سلمہ کے آنیکے بعد انشاء اللہ تعالیٰ جاؤنگا مگر محمد میان سلمہ کو لکہنؤ اپنی علالت اور اعزہ کی علالت اور بعض دیگر امور متعلقہ لکہنؤ کے سبب آنیکی فرصت اس شعبان تک نہوئی اور مین نے اپنا تنہا جانا مناسب نہ سمجہا۔ اسکے بعد حضرت نے اپنے نامناسب نہ سمجہنے کی بہت مدلل اور

واضح وجوہ تحریر فرمائین۔ مگر فقیر جامع المکاتیب انکی عام اشاعت مناسب نہین جانتا ان وجوہ کے بعد حضرت نے تحریر فرمایا) یہ مختصر جواب آپکے دونون اعتراضون کا ہے آپنے بلا دیکھے رسالہ کے اور اوسکے مضمون کے اور بغیر اوسکے سوچے سمجھے کیون بطور خود رائے قائم کی آپکے ان دونون اعتراضون سے اور مجھکو لکھنے سے اور انہین اعتراضون کو اپنی خط وکتابت کا ترک کرنیکا سبب تحریر کرنے سے معلوم ہوا کہ آپ فقیر سے ناراض ہین اور اپنی ناراضی کے اثر سے اوسکو اوس کے منصبی کام سے روکنے کا قصد کیا گیا آپ نہین جانتے کہ مین جن بزرگون کا نقال ہون اونکا کار منصبی یہ ہی تہا کہ شریعت غرائے محمدیہ صلوات اللہ تعالیٰ علی صاحبہا کی دونون شاخون ظاہری و باطنی کی حمایت کرین اور آپکو اور اپنے متوسلین کو صراط مستقیم سے لغزش نکرنے دین آپ اب یہ چاہتے ہین کہ مین اپنے بزرگونکی نقل بھی چھوڑ دون۔ یہ مجھسے ممکن نہین مولانا صاحب سے ہمارا رشتہ جس واسطے اور جس سبب سے ہے وہ اسی واسطے ہے کہ فریقین مین سے جسکو صراط مستقیم پر چلنے مین ذرا بھی لغزش معلوم ہو تو ایک دوسرے کا معین خیر و مددگار ہوا اور جو اسباب لغزش ہون وہ واشگاف ایک دوسرے سے ظاہر کرے تو اگر امرا کے خوف سے ہم اس طریقہ کو چھوڑ دین تو ہمارا آپکا رشتہ ہی نہ جاتا رہیگا آپ کی اس تحریر نے نہایت رنج دیا کہ آپنے اوس امر مین حصہ لیا کہ جس کے آپ ارباب نہ تھے اور پھر وہ بھی بلا جانچے اور پرتائے۔ ہمارا اور مولانا صاحب کا رشتہ مودت ومحبت بفضلہ تعالیٰ ایسا مستحکم ہے کہ جو انشاء اللہ تعالیٰ تا قیام قیامت بلکہ جنت مین بھی قایم رہیگا۔ اور مولانا صاحب کو جیسا ہم جانتے اور پہچانتے ہین۔ اور اونکا وقعت و وقار اور عظمت ہماری نظرون مین ہے۔ وہ دوسرا نہین جان سکتا مگر ہے اوسی حد تک کہ گمان زور نہ ہو ہم اور ہمارا بچہ بچہ مولانا صاحب کا

ہمدرد اور بہی خواہ ہے اور مولانا صاحب کیواسطے مراتب تقرب کی روز افزون زیادتی کا اور اونکے خاندان اور اونکے جانشینان اور قائمقامان کے واسطے دعائے ترقی مراتب دارین کا خواستگار رہتا ہے فقیر گمان کرتا ہے شاید فقیر کو اب آپ عنایت نامہ نہ بھیجینگے کیونکہ برخوردار محمد میان سلمہ نے مباحث الاذان کا جو مصنفہ عبد الواحد طالبعلم مدرسہ شمس العلوم ہے اور جسمین اونہون نے اپنے نزدیک مبحث الاذان کا جواب دیا ہے اوسکا جواب[۵] تحریر کیا ہے یہ آپکی زیادہ خفگی کا سبب ہوگا اور نیز اسی درمیان مین ایک کتاب اور مدرسہ سے بنام منشی ضیا صاحب شائع ہوئی ہے جسکا نام اکمل التاریخ ہے اور جس مین بہت سے حملے اپنے پیرزادون پر کئے گئے ہین منجملہ اونکے ایک وہ حملہ کیا گیا ہے۔ کہ حضرت شمس الدین ابوالفضل سیدی وجدی ومرشدی سید شاہ ال احمد اچھے میان صاحب قدس سرہٗ کے بہت پیارے چشم وچراغ ومحبوب جانشین کو اون کے منصب سے علیحدہ کرنا چاہا ہے جب اس کے واقعات[ع۵] اصلیہ ظاہر کئے جائینگے تو اوسوقت بہی آپ مکدر بسبب عادت اپنی ہونگے زمانہ ایک حال پر نہین رہتا ہے جسکی بین مثال رات دن سے ظاہر ہے۔ کہ تہوڑے عرصہ مین صبح شام شب ہوتی رہتی ہین کبہی مدرسہ قادریہ مین تاج الفحول قدس سرہٗ تشریف فرما تھے اور حضرت کے پسندیدہ وموافق مذاق اصحاب در خور تھے۔ اب مولوی شاہ عبد القدیر صاحب اور مولوی عبد الماجد صاحب ہین۔ اونکے پسندیدہ اصحاب صاحب حل وعقد ہین۔ اوسوقت کا رنگ اور اسوقت کا رنگ اپنی اپنی پسند کے موافق ہے۔ اگر میرے آپکے سلسلہ خط وکتابت

---

[۵] اسکا نام تاریخی بدایونی تحریر کے شافی جواب ہے جسمین بدایونیون اور دیگر اذانیون کی بہت سی تحریرات کاردستانی ہے۔ محمد میان

[ع۵] یہ واقعات تھوڑے ہی عرصہ بعد ایک مختصر رسالہ "اکمل التاریخ پر ایک تنقیدی تبصرہ" نام مین شائع کردئے گئے جو فقیر سے آدہ آنہ قیمت پر ملسکتا ہے۔ محمد میان

جاری رہا تو عنقریب لکھونگا کہ آپ کے اس عنایت نامہ مین دو تین مواقع طریقتاً اور
شرعاً محل نظر ہین والسلام خیر ختام ۲۴ ذالحجہ دوشنبہ ۱۳۳۲ھ از خانقاہ برکاتیہ
مارہرہ - فقیر اسمٰعیل حسن عُفی عنہ قادری برکاتی آل احمدی — فقیر عرض کرتا ہے
یہ تینون صحائف شرائف ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ اوس زمانہ کے ہین، جبکہ بعض اہل بدایون
نے یہ سلسلہ مسئلہ اذان خطبہ بیرون مسجد حضرت امام اہلسنت مولوی احمد رضا خانصاحب
قدس سرہ پر ایک استغاثہ دائر کر رکھا تھا - ان سے حمایت سنن اور علمائے کرام
اہلسنت بالخصوص حضرت فاضل بریلوی دامت برکاتہم کیساتھ ہمارے حضرت
قدس سرہ کے قلب مبارک مین احترام و محبت کے جو خالص ایمانی جذبات تھے اونکا
اظہار ہوتا ہے - نیز ۱۸ حضرت کی اس پیشگوئی پر بھی مشتمل ہے کہ بداونی استغاثہ
ناکام رہیگا - جو بعد کو واقع کے لحاظ سے بالکل سچی بفضلہ تعالیٰ ثابت ہوئی - نیز ۱۹
کی یہ تعلیم خاص طور پر قابل لحاظ ہے کہ امر حق کی پاسداری اور اوس کے اتباع
مین دوسرے ذاتی میل محبت وغیرہ کے مراسم کو اگرچہ وہ کتنے ہی گہرے اور پرانے
اور بہتیرے ہون ہرگز حائل نہونے دینا چاہیئے - اور مسائل دینیہ مین اوسی کا
ساتھ دینا چاہیئے جو حق پر ہو - اگرچہ دنیاوی امور مین وہ خود ہمارا مخالف یا مخالف کا
مددگار ہو - نیز ۱۹ کی یہ تعلیم اون لوگون کیلئے جو کسی سلسلۂ طریقت سے کسی
طرح انتساب رکھتے ہون - خواہ وہ بحیثیت پیر اور پیرزادہ ہونے کے ہو یا
مرید و متوسل ہونیکے خصوصیت سے قابل لحاظ ہے کہ پیرون اور پیرزادون کا
فرض منصبی یہ ہے کہ شریعت غرائے محمدیہ علی صاحبہا الصلاۃ والتحیۃ کی دونون
شاخون ظاہری اور باطنی کی حمایت کرین اور اپنے آپکو اور اپنے متوسلین کو
صراط مستقیم سے ہٹنے نہ دینے مین کوشان رہین - یہ رشتہ اسی لئے جانین کہ ہر
ایک دوسرے کیلئے شریعت غرائے محمدیہ کے ظاہر و باطن پر استقامت

کامرد گار رہے۔ اور جو اسباب اوس سے لغزش کے ہون اونہین ایک دوسرے
پر کہولکر ظاہر کرتا اور اون سے بچاتا رہے۔ خود حضرت کا اسی پر عمل تہا جسکی کثیر
وقلیل سے شہادت تو اسی مجموعہ مکاتیب سے بہی آپکو ملیگی۔ تمام مشائخ کرام
ومرشدان طریقت ہادیان انام کا اسوۂ حسنہ اور قولی وعملی تعلیم یہی رہی۔ اور پیری و
پیرزادگی اور مریدی وعقیدت مندی کے رشتے دنیا وآخرت مین نعمتون اور
برکتون کے پہل دیتے ہین تو اسی طریقہ پر چلنے ہین سے

مپندار سعدی کہ راہِ صفا ؎ توان رفت جز بر پئے مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

مکتوب ۲۰ ۔ نواب سید سردار علیخان صاحب سردار نواز جنگ بہادر کے نام
۱۴ محرم ۱۳۳۶ھ کو حیدر آباد ارسال فرمایا۔

سید صاحب جمیل المناقب رفیع المناصب سلکم اللہ تعالیٰ وابقاکم اللہ تعالیٰ۔
پس از سلام مسنون ودعاہائے ترقیات واقبال مشحون واضح رائے گرامی ہو۔
فقیر بخیر ہے اور آپکی خیر وعافیت مع متعلقین مطلوب۔ آپکا عنایت نامہ پہونچا
تو موافق آپکے عنایت نامۂ سابق مین (جسکے جواب مین مفاوضۂ طیبہ ع ۱۹
امضا ہوا تہا) اور نیز حال مین (جسکے جواب مین یہ مفاوضہ ہے) فقیر کو مشتبہ
معلوم ہوتے ہین۔ وہ تحریر کرتا ہون۔ آپ نے اپنے خط کے سرنامہ کو ہو القادر
سے شروع کیا یہ ظاہر ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کو اوس کی اوس صفت سے
یاد کیا کہ جس کا مظہر اپنے مرشد زادہ کو جانتے تھے۔ اسمین یہ بہی پہلو رکہا مگر اوس
کے اوپر رض لکہنا مشتبہ معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ یہان یہ اسم مبارک مستقلاً
اللہ تعالیٰ وتقدس کے اسمائے حسنیٰ سے تہا تبعاً مناسبت مرشد کے نام کے
بہی پیدا ہوئی تہی۔ تو رض لکہنا نہ چاہیئے تہا۔ دوسرے قابل لحاظ یہ ہے کہ زمانہ
حال کے لوگ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے نام مبارک

پر ص یا صلعم لکھدیتے ہین۔ یا بزرگان دین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے اسمار مبارک پر رض یا رح لکھدیتے ہین ان سب کو فقہا منع کرتے ہین۔ کہ اسمین کا شبہ توہین اسمار مبارکہ اون حضرات کا ہے پورے الفاظ لکھنا چاہیئے۔ تیسرا قابل لحاظ یہ ہے کہ آپکو بیعت حضرت استاذی تاج الفحول قدس سرہ سے ہی آپ ہمیشہ اپنے آپکو قادری چشتی لکھا کرتے تھے۔ اب آپنے مقتدری لکھا یہ طریقہ ناجائز ہے نسبت اپنے پیر سے ہی چاہیئے پیر کا بیٹا پیرزادہ ہے قابل تعظیم وتکریم ہے۔ اوس کی محبت تعظیم وتکریم کرنا پیر کی خوشنودی کا باعث ہے ادسکو اوسی عزت اور محبت کی نظر سے اپنے عقیدت کی نظر مین رکھنا چاہیئے جو اپنے پیر کے آثار کے لایق اور سزاوار ہے خصوصا وہ بیٹا جو جانشین اور خلیفہ بھی پیر کا ہوئے۔ مگر نسبت تو پیر کی ہی چاہیئے ادسے نہ چھوڑنا چاہیئے۔ اگر دونون نسبتون سے منسوب کرنا ملحوظ ہے تو قادری مقتدری لکھا کیجئے۔ از مارہرہ فقیر اسمعیل حسن عفی عنہ قادری۔

مکتوب ۲۱۔ نواب سر سید سردار علیخان صاحب کے نام لنگسگور ریاست حیدرآباد دکن ۱۵ ربیع الاول شریف ۱۳۳۵ھ کو ارسال فرمایا۔

"(آپنے ایک قریبی رشتہ دار کا ایک غیر سنی) نواب صاحب سے ارتباط اور اون نواب کے یہان آنیکی خبر اور اپنا متشوش بسبب اختلاف مذہب ہونا کہ وہ رئیس ہین اور (ہم سے) خلاف مذہب ہین اور ہم سنی غیر مداہن ہین (لکھا) اللہ تعالیٰ ہمکو بچائے جملہ مکروہات دارین سے"۔ فقیر عرض کرتا ہے۔ اس مین مخالف مذہب اہلسنت سے احتراز نیز یہ زرین تعلیم بھی ہے کہ اپنی مذہب حق پر پختگی پہ سر بھروسہ کرکے مخالف مذہب سے قرب دار تباط اور اوس سے میل جول کے خطرات جو ارشاد فرمودہ خدا و رسول ہین اونکی طرف سے نڈر نہو۔ بلکہ اپنی مذہب حق پر پختگی کے باوجود بھی مذہب حق کے مخالفو نسے پرحذر رہے اور حافظ حقیقی کی

پناہ کا طالب۔

مکتوب ۲۲ - محمد عوض کے نام غرہ ربیع الآخر شریف ۱۳۳۵ھ کو سیتاپور ارسال فرمایا۔

"جو جلسہ اپنے خلاف عقیدہ ہو وہاں جانا ہی نہین چاہئیے پیر میان کی رائے (ایسے جلسہ مین نہ شریک ہونیکی) صائب ہے"۔ - فقیر عرض کرتا ہے محمد عوض حضرت قدس سرہ کے عقیدت مندون مین سے ہین اور انکے بہت سے قریبی اعزہ حضرت قدس سرہ سے بیعت کا بھی شرف رکھتے ہین - ان صاحب نے اپنے ایک نیازنامہ مین سیتاپور کی نام نہاد انجمن اسلامیہ کے جلسہ مین مشہور غیر مقلد ثناء اللہ امرتسری کے طلب کئے جانے اور برادر صاحب سید پیر میانصاحب کے نہ شریک ہونیکے سبب سے اپنے بھی اوس جلسہ مین نہ شریک ہونے کے ارادہ کی خبر دی تھی - یہ مفاوضہ شریفہ اوس کے جواب مین اور حدیث حمید کے اس ارشاد پر عمل کی ترغیب و تاکید مین ہے کہ ایاکم وایاھم لایضلونکم ولایفتنونکم - بدمذہبون بے دینون سے دور رہو اونہین اپنے سے دور رکھو کہین وہ تمہین بہکا نہ دین کہین وہ تمہین فتنہ مین نہ ڈالدین - اور بے شک سبیل نجات یہی سر سے دوری ہے نہ وہ شرکت جسمین آج کل عوام کو عام ابتلا ہے - جسکے سخت مضر اور مہلک ہونے کا مدلل بیان حضرت برادر معظم سید شاہ غلام محی الدین فقیر عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے رسالۂ مبارکہ طرد المبتدعین عن مجالس المسلمین مین ہے۔

مکتوب ۲۳ - فقیر راقم الحروف محمد میان کے نام دسوین جمادی الاول ۱۳۳۶ھ کو لکھنؤ ارسال فرمایا۔

"پیر میان سلمہ کی سجادہ نشینی کی رسم ۵ رجمادی الآخری (۱۳۳۶ھ) کو ہونا قرار پایا

عـه بقیمت ایک آنہ فقیر سے ملسکتا ہے۔ محمد میان

اور اوسمین بسبب حقوق حضرت مرشدی (حضرت سید شاہ غلام محی الدین امیر عالم) قدس سرہ اپنی حاضری ضروری لکھی یہ تحریر کیا کہ مجھے اس رسم مین ضرور حاضر ہونا چاہیئے۔ **فقیر** راقم عرض کرتا ہے کہ گو اوس زمانہ مین سیتاپور اور لکھنؤ مین انتظام جائداد وغیرہ ضروریات کے لحاظ سے حضرت قدس سرہ کا وہان تشریف لیجانا ضرور تہا۔ لیکن اگر حضرت وہان تشریف لیجاتے تو یہان برادر صاحب سید پیر میانصاحب کی رسم سجادہ نشینی مین (جو حضرت قدس سرہ کے مرشد مرحق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حقیقی پردتے تہے) حضرت کے یہان تشریف نہ رکہنے کی صورت مین بعض مخالفین کی طرف سے مخالفت ومزاحمت ہونیکے خطرات غالب تہے۔ لہذا حقوق مرشد کی پاسداری مین حضرت نے اپنی ذاتی ضروریات کو نظر انداز فرمایا اور یہین تشریف فرما رہکر برادر صاحب مکرم سید شاہ پیر میانصاحب سے ایمان مفصل ومجمل وکلمہ شہادت کی تصدیق وتجدید اور جو عہد ومیثاق بروقت سجادہ نشینی معمول ہین اون سب کی تکمیل باعلان باآواز بلند کراکر اون کی رسم سجادہ نشینی کی تکمیل مخالفین کے سامنے سینہ سپر رہکر خود مخالفین سے بہی کرادی۔ اس تشریح کے ساتھہ اس مکتوب شریف سے اپنے مرشد کریم کے ساتھہ حضرت کی عقیدت مندی اور اونکے حقوق کی اوس پاسداری پر روشنی پڑتی ہے جو حضرت کو دل سے ملحوظ تہی۔ نیز اپنے متوسلین اور ہم خدام کے لئے اس کی بہی تعلیم ہے کہ مرشد کے حقوق کی پاسداری اور مرشد کی نسبت سے مرشد زادون کی بہی رعایت اپنی دنیاوی ضروریات وفوائد پر مقدم رکہین۔

مکتوب ۲۴ ۔ برادرم سید آل عبا صاحب کے نام ۲۲ جمادی الآخر ۱۳۳۳ھ کو مارہرہ ارسال فرمایا۔

"مہدی حسن کا عتاب نامہ آیا اسقدر غصہ ہے کہ حضرت مرشدکی (سید شاہ حضرت غلام محی الدین امیر عالم قدس سرہ) کے نام نامی پر بھی لفظ تعظیمی نہ تھے"۔

مکتوب ۲۵ - چچا صاحب سید مہدی حسن صاحب کے نام ۲۳ جمادی الاخر ۱۳۳۶ھ کو مارہرہ ارسال فرمایا۔

"اپنے مرشد کے نام کو بدتعظیمی سے (خط کے پتہ مین عامیانہ طرز سے بغیر کسی لفظ تعظیمی کے صرف "میر عالم حسین خانصاحب) لکھنے کی شکایت کی اور لکھا کہ جو الفاظ تمنے لکھے اوس مین سے اگر حضرت (سید شاہ غلام محی الدین امیر عالم قدس سرہ) کا نام علیحدہ کرکے حضرت (سید شاہ آل رسول) صاحب قدس سرہ (جد مرشد سید مہدی حسن صاحب کا (نام) لکھا جائے تو تمہارے دلکو کیسا لگیگا"۔ فقیر راقم عرض کرتا ہے ان دونون مضامون سے بھی حضرت کے قلب مبارک مین اپنے حضرت مرشد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جو کامل محبت و عظمت تھی وہ ظاہر ہوئی۔ نیز خدام و متوسلین کو مرشدان کرام کے ادب و احترام ملحوظ رکھنے کی اعلیٰ تعلیم ملتی ہے جو ارباب باطن کے یہان بہت ہی اہم چیز ہے۔

مکتوب ۲۶ - شیخ عطا الٰہی صاحب منصف (بعد کو سینیر سب جج) کے نام ۲۷ ماہ صیام ۱۳۳۶ھ کو گورداسپور ارسال فرمایا۔

"کیمیا بنانے کے پھیر مین آپ نہ پڑیئے"۔ فقیر راقم عرض کرتا ہے۔ کیمیا کے خواہشمندون کے لئے حضرت قدس سرہ کا جواب عام طور پر منع ہی ہوتا تھا اس لئے اکثر یہی ہوتا ہے کہ کیمیا تو بنتی بناتی نہین اور جہان اس کے پھیر مین آدمی بڑا اگرہ کی پونجی بھی کھو بیٹھتا اور بہتیرے خود دنیا اور آخرت

کے کام سے جاتے رہتے ہین -

مکتوب ۲۷ - حبیب الرحمٰن خان صاحب شروانی رئیس حبیب گنج صدر الصدور امور مذہبی ریاست حیدر آباد دکن کے نام ۲۹ رماہ صیام سنہ ۱۳۳۶ھ کو حبیب گنج ارسال فرمایا -

" تحریر کیا کہ آپ کو اپنے عہدۂ نظامت دینی کا چارج لینا مبارک ہو - اور مسلمانون کو فائدہ پہونچے اور اللہ تعالیٰ اوس اسلام کا جو کتاب و سنت سے بذریعۂ سلف صالح ہمکو پہونچا ہے ترقی کا سبب کرے ایک رسالہ[ف] برخوردار مولوی حافظ محمد میان سلمہ نے مسائل صوم کا جمع کیا تہا بہیجتا ہون - آپ کا خطبہ صدارت ندوہ جو اس سال آپنے ممالک متوسط مین پڑہا تہا اخبار مین دیکہا تہا - فقیر کو اوس کے بعض فقرات مین اختلاف ہے - اگر ناگوار خاطر نہو (تو آپ پر بہی) ظاہر کیا جائے "

مکتوب ۲۸ - مینجر صاحب روزنامہ ہمدم لکہنؤ کے نام ۲۹ رماہ صیام سنہ ۱۳۳۶ھ کو لکہنؤ ارسال فرمایا -

" آپ کے اخبار مین کسی صاحب نے مسئلۂ نماز وتر بعد تراویح کا استفتا کیا تہا جس کے بعد دو صاحبون کے جوابات بہی دیکہے گئے فقیر کا بہی ارادہ ہوا کہ اس کا جواب بحوالۂ کتب معتبرہ تحریر کرے مگر تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ آپکا اخبار مقلدین سلف سنیون کی تحریر و تقریر سے دلچسپی نہین رکہتا ہے جدت پسند مجتہدین بالرائے کی تحریر و تقریر کی اشاعت کرتا ہے - لہذا نہین بہیجا - مگر چونکہ ایک مسلمان بہائی دینی مسئلہ دریافت کرتے ہین - معلوم ہونے کے بعد جواب نہ دینا خلاف احکام شرعیہ ہے - اور اون صاحب مستفسر کا اسم آپکے

[ف] خیر الکلام فی مسائل الصیام جو فقیر سے بقیمت ۲ر ملسکتا ہے - محمد میان

اخبار مین نہین ہے لہذا دو رسالہ متعلق مسائل صیام جن مین اس مسئلہ کی بھی تفصیل ہے بھیجتا ہون ایک آپ اون صاحب کو بھیج دین۔ اس کے صفحہ ۳۹ مین یہ مسئلہ مشرح ہے اور ایک رسالہ آپ کے واسطے بھیجتا ہون اسکا دیکھنا فائدہ سے خالی نہو گا اگر بعد دیکھنے کے مسلمانون کے واسطے مفید سمجھا جائے تو مسلمانون کو اطلاع کر دیجائے"۔

مکتوب ۲۹ ۔ برادرم سید قمر عالم سلمہ اللہ تعالیٰ کے نام ۲۹ رماہ صیام ۱۳۳۶ھ کو مارہرہ تحریر فرمایا۔

"مجھکو بھی خدا و رسول (جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے واسطہ سے کسی امر کو نہ لکھا کرو یہ خلاف شرع ہے"۔ **فقیر راقم عرض کرتا ہے۔** امام ابن حجر مکی نے زواجر شریف مین بحوالہ سنن امام ابی داؤد وغیرہ یہ حدیث ذکر فرمائی کہ "لایسأل بوجہ اللہ الا الجنۃ" اللہ کیواسطے سے جنت کے سوا اور کوئی چیز طلب نہ کیجائے۔ چونکہ برادر قمر عالم نے اپنی کم عقلی سے بے ضرورت جوتہ پہنوا دینے کیلئے خدا و رسول کا عظیم واسطہ دیا تھا۔ لہذا اوس سے حضرت نے منع فرما دیا مگر اون کی حاجت پوری فرما دی۔ اور جوتہ پہن لینے کیلئے اونکو روپیہ زبانی بتا دیئے۔

مکتوب ۳۰ ۔ نواب سید سردار علیخان صاحب کے نام ۲۹ رماہ صیام ۱۳۳۶ھ کو حیدرآباد ارسال فرمایا۔

"اپنی ہمشیرون اور اپنے محل مین درود شریف صلی اللہ علی النبی الامی کے پڑھنے کی اور دعا مانگنے کی فہمائش کیجئے"۔ **فقیر راقم عرض کرتا ہے۔** سید صاحب موصوف نے اپنی بعض پریشانیان اور مخالفین کی طرف سے خطرات تحریر فرمائے تھے۔ اونکے دفع کیلئے یہ درود شریف جو بہت ہی بحکمہ تعالیٰ موثر و مفید

ہے تعلیم فرمایا۔ پورا صیغۂ درود شریف یہ ہے۔ صلی اللہ علی النبی الامی والہٖ صلی اللہ علیہ وسلم ط صلاۃً وسلاماً علیک یارسول اللہ ط پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ بعد نماز جمعہ مجمع کے ساتھ مدینہ طیبہ کی طرف منہ کرکے دست بستہ کھڑے ہوکر سو بار پڑھیں جہاں جمعہ نہ ہوتا ہو۔ جمعہ کے دن نماز صبح خواہ ظہر یا عصر کے بعد پڑھیں جو کہیں اکیلا ہو تنہا ہی پڑھے یوہیں عورتیں اپنے اپنے گھروں میں پڑھیں۔

اس کے فائدے جو صحیح ومعتبر حدیثوں سے ثابت ہیں جو شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت رکھے گا جو اون کی عظمت تمام جہان سے زیادہ دل میں رکھے گا جو اون کی شان گھٹانے والوں اون کے ذکر پاک مٹانے والوں سے دور رہے گا۔ دل سے بیزار ہوگا ایسا جو کوئی مسلمان اسے پڑھیگا اوس کے لئے بیشمار فائدے ہیں۔ جن میں سے بعض لکھے جاتے ہیں۔

(۱) اس کے پڑھنے والے پر اللہ عزوجل اپنی تین ۳۰۰۰ ہزار رحمتیں اتارے گا۔ (۲) اس پر دو ہزار بار اپنا سلام بھیجیگا۔ (۳) پانچ ہزار نیکیاں اوس کے نامۂ اعمال میں لکھے گا۔ (۴) اوس کے پانچ ہزار گناہ معاف فرمائیگا۔ (۵) اوس کے پانچ ہزار درجے بلند فرمائیگا (۶) اوسکے ماتھے پر لکھدیگا کہ یہ منافق نہیں۔ (۷) اوس کے ماتھے پر تحریر فرمادیگا کہ یہ دوزخ سے آزاد ہے (۸) اُسے قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔ (۹) پانچ ہزار بار فرشتے اوس کا اور اوس کے باپ کا نام لے کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کرینگے۔ کہ یارسول اللہ فلاں بن فلاں حضور پر درود وسلام عرض کرتا ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر بار کے درود وسلام

فرمائیں گے فلان بن فلان پر میری طرف سے سلام اور اللہ کی رحمت اور اوسکی برکتیں (۱۰) جتنی دیر اس مین مشغول رہے گا اللہ کے معصوم فرشتے اوس پر درود بھیجتے رہین گے (۱۱) اللہ تعالیٰ اوس کی تین سو حاجتین پوری فرمائیگا دو سو دس ۲۱ حاجتین آخرت کی اور نوے حاجتین دنیا کی (۱۲) اوس کے مال مین ترقی دیگا (۱۳) اوس کی اولاد اور اولاد کی اولاد مین برکت رکھے گا (۱۴) دشمنون پر غلبہ دیگا (۱۵) دلون مین اوس کی محبت رکھیگا (۱۶) کسی دن خواب مین زیارت اقدس سے مشرف ہوگا (۱۷) ایمان پر خاتمہ ہوگا (۱۸) اوس کا دل منور ہوگا (۱۹) قبر و حشر کے ہولون سے پناہ مین رہے گا (۲۰) قیامت کے دن عرش الٰہی کے سایہ مین ہوگا جس دن اُس کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا (۲۱) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت اوس کے لئے واجب ہوگی (۲۲) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قیامت کے دن اوس کے گواہ ہون گے (۲۳) میزان مین اوس کی نیکیون کا پلہ بھاری ہوگا (۲۴) قیامت کی پیاس سے محفوظ رہے گا (۲۵) حوض کوثر پر حاضری نصیب ہوگی (۲۶) صراط پر آسانی سے گزریگا (۲۷) قبر و حشر مین اوس کے لئے نور ہوگا (۲۸) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نزدیک ہوگا (۲۹) قیامت مین رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اوس سے مصافحہ فرمائین گے (۳۰) اللہ عزوجل اوس سے ایسا راضی ہوگا کہ کبھی ناراض نہ ہوگا اللھم ارزقنا بجاہ حبیبک و آلہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وبارک وسلم ابدا آمین مجمع کا حکم بھی حدیث مین ہے اور اوسکے فوائد یہ ہین (۳۱) زمین سے آسمان تک فرشتے ان کے گرد جمع ہوکر سونے کے قلمون سے چاندی کے ورقون پر اُن کا درود لکھین گے (۳۲) ان سے کہین گے ہان ذکر کرو اللہ تم پر رحمت کرے زیادہ کرو اللہ تمہین زیادہ دے (۳۳) جب یہ

مجمع درود شروع کریگا۔ آسمان کے دروازہ ان کے لئے کھول دیئے
جائیں گے۔ (۳۴) ان کی دعا قبول ہوگی (۳۵) حوران عین انہیں
نگاہِ شوق سے دیکھیں گی (۳۶) اللہ عزوجل انکی طرف متوجہ رہے گا۔
یہاں تک کہ یہ متغرق ہو جائیں یا اور باتیں کرنے لگیں (۳۷) رحمت الٰہی
انہیں ڈہانپ لیگی (۳۸) سکینہ ان پر اُترے گا (۳۹) اللہ عزوجل عالم
بالا میں ان کا ذکر فرمائیگا (۴۰) سارا مجمع بخش دیا جائیگا۔ انکی برکت ان
کے ہمنشین کو بھی پہونچے گی وہ بھی بدبخت نہ رہے گا فقیر محمد میان قادری نے
اپنے سُنی بھائیوں کو اس مبارک عمل کی اجازت دی جبکہ محمد رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بدگویوں وہابیہ وغیرہ ہم سے دور رہیں اور آ ے
پڑھ کر اس گنہگار کے لئے عفو و عافیتِ دین و دنیا و آخرت و حصول مراداتِ
حسنہ کی دعا فرمایا کریں یقین رکھیں کہ یہ فقیر حقیر اُن سب کی لئے دعا کرتا ہے
جو ایسا کریں اللہ تعالیٰ توفیق دے اور قبول فرمائے آمین۔

مکتوب ۳۱ ۔ رحمت الٰہی پسر شیخ عطا الٰہی صاحب مذکور بالا کو ۱۰ ربیع الاول
شریف ۱۳۳۶ھ کو گورداسپور ارسال فرمایا۔

"تمہارے واسطے دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ تمہارے مقاصد پورے کرے۔
نماز پڑہا کرو۔ تلاوت قرآن مجید بھی کیا کرو۔ والدین کی اطاعت ضروری ہے
تمہاری والدہ صاحبہ کے مقاصد کے پورے ہونے کی دعا کرتا ہوں (اونکو
اپنی اولاد پر شفقت اور خاوند کی اطاعت ضروری ہے اگر اسمین کوئی تکلیف ہو
اوسے بھی راحت سمجھنا چاہیئے"۔

مکتوب ۳۲ ۔ محمد علیخان صاحب کے نام ۱۱ ربیع الآخر شریف ۱۳۳۶ھ کو اٹہ ارسال فرمایا۔

ے کل ذلک علی فضل اللہ واللہ ذو الفضل العظیم ۱۲

"جو مسئلہ طہارت روئی کا مین نے کتنے سے بتایا تہا وہ غلط تہا روئی ناپاک
کتنے سے پاک نہین ہوتی البتہ دہنکنے سے پاک ہوتی ہے اوس مین بہی شرط یہ
ہے کہ ناپاک اوسی مقدار مین ہو کہ جتنا دہنکنے سے اوس روئی مین سے کوڑا کرکٹ
میل نکلا ہو۔ (یعنی جتنا حصہ دہنکنے سے اوڑ گیا ہو) اگر زیادہ ناپاکی ہوگی تو دہنکنے
سے) پاک نہ ہوگی"۔ فقیر راقم عرض کرتا ہے اس مین ایک مسئلہ شرعیہ کے
بیان کے علاوہ اس کی بہی تعلیم ہے کہ اگر کسی سہو وغیرہ سے کوئی مسئلہ شرعیہ غلط
بیان ہوگیا ہو تو اوس کی تصحیح اور اپنی غلطی کے اعتراف مین اپنی کسر شان
سمجہکر ہرگز باز نہ رہے ؎ از خدا شرم دار و شرم مدار

مکتوب ۳۳ ۔ ولی اللہ صاحب کے نام ۱۲ جمادی الآخر ۱۳۳۷ھ کو مبارکپور
ضلع اعظم گڈھ ارسال فرمایا۔

"مین چراغ کندہ نہین کرا سکتا ہون اس کی دوکانداری نہین کرتا ہون نقش
البتہ تحریر کر سکتا ہون آپ کندہ کرالین"۔ فقیر راقم عرض کرتا ہے اس
زمانہ مین بعض نام کے مشائخ اور زر طلب عالمون نے اس نام سے کہ فلان
چراغ کندہ کرائین گے۔ اور فلان تختی کہدوائین گے۔ اور فلان نقش یا
عمل کے لئے یہ نیاز دلائین گے۔ طرح طرح کے ناجائز اور شرمناک طریقون
سے جہال عوام کو لوٹ کر اونہین مشائخ اور عالمون کو جیسا کچہہ بدنام کر رکہا ہے
اوسے دیکہتے ہوئے سچے مشائخ اور مخلص عالمون کو عوام کے ساتہہ اسی طرح
برتاؤ رکہنا مناسب جو اس مکتوب شریف نیز آگے آنیوالے مکتوب شریف ۴۰
مین ارشاد فرمایا تاکہ اپنے ساتہ اپنے اکابر کرام کو بہی جاہلون بے قیدون کی
بد لگامی سے بچائے رہین۔

مکتوب ۳۴ ۔ منشی مولیٰ بخش صاحب تاجر چرم مرید و مخلص خاص حضرت

قدس سرہ) کے نام ۱۲ر جمادی الآخر ۱۳۳۶ھ کو سیتاپور ارسال فرمایا۔
"تمہاری حق کوشی سے بہت خوش ہوا کسی کا ناحق حق لینا اچھا نہین ہوتا اللہ تعالیٰ تم کو مکان اچھا دیگا"۔ فقیر راقم عرض کرتا ہے یہ مولی بخش صاحب کے اوس نیازنامہ کے جواب مین ارشاد فرمایا جو اسی تاریخ مین اس مضمون کا موصول ہوا تہا کہ اون کے ایک قریبی عزیز اور شریک کار مکان کا مقدمہ جو کر رہے ہین وہ ناجائز ہے مجھے ایسا مکان لینا نہین ہے۔ لہذا بفحوائے ارشاد تعاونوا علی البر والتقوی اونکی حق کوشی کی تحسین فرماکر مزید حق کوشی کو غیبت بڑہائی۔

مکتوب ۳۵ ۔ ولی اللہ صاحب کے نام مبارکپور ۲۶ر جمادی الآخر ۱۳۳۶ھ کو ارسال فرمایا۔
"آسیب کا علاج بلا موجودگی مریضہ نہین ہوسکتا اگر مریضہ یہان ہو تو جانچ کر دیکھ بہالکر علاج کیا جائے شفا دینا اللہ تعالیٰ کے اختیار ہے"۔

مکتوب ۳۶ ۔ محمد عوض مسبوق الذکر کے نام ۲۶ر جمادی الآخر ۱۳۳۶ھ کو سیتاپور ارسال فرمایا۔
"مقدمہ جو مکان کا تم نے دائر کیا ہے اگر تمہارا حق ہے تو دعا کی جائے غیر کا حق لینا بڑا وبال ہے اس کو سوچکر تحریر کرو تو دعا کیجائے"۔ فقیر راقم عرض کرتا ہے کہ حضرت قدس سرہ بمقتضائے ارشاد ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان مقصد ناجائز کے لئے کبھی دعا نہین فرماتے تھے۔ یہ مکتوب شریف اور ایسے ہی اور آگے آتے ہین اون مین اسیکا بیان اور اسکی تعلیم ہے

مکتوب ۳۷ ۔ محمد عوض کے نام سیتاپور ۶ر شعبان ۱۳۳۶ھ کو ارسال فرمایا۔
"دعا کی جاتی ہے کہ اگر تمہارا حق مقدمہ مین ہے تو اللہ تعالیٰ تمکو دلوادے"۔

فقیر راقم عرض کرتا ہے کہ یہ مکتوب شریف محمد عوض کی بیہم خواہش دعا پر ارسال ہوا۔ اسمین اسکی تعلیم ہے کہ مقصد کے جائز یا ناجائز ہونے مین اپنے تردد کی صورت مین اگر دعا کرنا ہی پڑے تو اس طرح کرے۔

مکتوب ۳۸ ۔ محمد یوسف صاحب نواسۂ مولانا شاہ سلامت اللہ صاحب بدایونی کانپوری قدس سرہ کے نام کانپور ۱۲ر شعبان ۱۳۳۷ھ کو ارسال فرمایا۔ ”جب آپ علیل تھے (اور ساتھ نہ آسکے تھے) تو عرس مین بی بی کو کیون بھیجا مستورات کو سفر بلا محرم شرع مین حرام ہے بزرگون کا فاتحہ مستورات کو گھر مین بیٹھکر پڑھنا چاہیئے“۔

مکتوب ۳۹ ۔ مولی بخش صاحب مسبوق الذکر کے نام سیلتا پور ۲۹ر ذی الحجہ ۱۳۳۷ھ کو ارسال فرمایا۔ ”خلاف گوئی پر نصیحت کی“۔ **فقیر** راقم عرض کرتا ہے۔ اسکے جواب مین مکتوب الیہ کا معروضہ سوم محرالحرام ۱۳۳۸ھ کو مؤرخہ غرہ محرم مشتمل بر عذر و توبہ غلط بیانی موصول ہوا۔

مکتوب ۴۰ ۔ محمد ممتاز احمد صاحب کے نام رامپور ۱۵ر ربیع الاول شریف ۱۳۳۸ھ کو ارسال فرمایا۔ ”آیۃ الکرسی شریف کی انتہا اور تعداد پڑھنے کی لکھدی اور لکھدیا کہ نذر و نیاز بزرگان آپ بطور خود اور اپنی مرضی سے وہان ہی کرین میرے پاس بھیجنے کی ضرورت نہین ہے نہ یہ میرا طریقہ ہے“۔

مکتوب ۴۱ ۔ حضرت سیدانیصاحبہ خوشدامن فقیر راقم کے نام دسوین جمادی الاخر ۱۳۳۸ھ کو بریلی ارسال فرمایا۔ ”مین مارہرہ مین پیدا ہوا مارہرہ مین جوان ہوا مارہرہ مین بوڑہا ہوا مارہرہ مین ہدایت پائی۔ اللہ تعالی سے دعا بھی یہ ہے کہ اگر خدا نخواستہ عتبات عالیات کے علاوہ کہین مدفن ہونا ہو تو مارہرہ ہی ہو“۔ **فقیر** راقم عرض کرتا ہے کہ مارہرہ سے محبت تو جو حضرت کا اور حضرت کے آبا و اجداد کرام و مرشدان عظام کا موطن و مدفن ہے اس مکتوب شریف کا منطوق ہی ہے مگر اوسکے آخری فقرہ

اگر خدانخواستہ ادخ سے یہ تعلیم بھی ملتی ہے کہ ایک مسلمان کے دل مین بہ حیثیت ایک سچے مسلمان کے عتبات عالیات جیسے حرمین مطہرین بغداد پاک بیت المقدس کربلائے معلیٰ نجف اشرف وغیرہا کی محبت و الفت اپنے وطن مالوف سے بھی زائد ہونا چاہیئے۔

مکتوب ۴۲ ۔ نواب سید سردار علیخان صاحب کے نام ۱۴ جمادی الاخر ۱۳۳۸ھ کو حیدر آباد ارسال فرمایا ۔ "تحریر کیا مین امید کرتا ہون کہ آپکے مقاصد پورے ہوگئے ہونگے۔ ورنہ آپ یہ عمل روزانہ پڑہیئے ۶۳ بار اٰہِ اٰہِ اَنْتَ اَنْتَ۔ انشاءاللہ تعالیٰ مفید ہوگا"۔ فقیر راقم اپنے سب سنی بھائیون کو جنکے قلوب مین اللہ و رسول (جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی محبت و عظمت سب محبتون اور عظمتون پر غالب اور اونکے دشمنون بدگویون سے کامل نفرت جمی ہوئی ہو اس عمل کی اجازت دیتا ہے کہ مقصد جائز کیلئے بہ نیت جائز ترکیب مذکور سے پڑہین۔ و دفع اعداد ظالمین کیلئے خاص طور پر انشاءاللہ تعالیٰ بہت مفید ثابت ہوگا۔ اور مقاصد مہمہ مشکلہ بعونہ تعالیٰ آسان ہو جائینگے۔

مکتوب ۴۳ ۔ مولیٰ بخش صاحب موصوف الصدر کے نام ۱۴ ماہ مبارک صیام ۱۳۳۸ھ کو سیتاپور ارسال فرمایا ۔ "اونکو نصائح منہیات شرعیہ سے بچنے کی تحریر کین"۔

مکتوب ۴۴ ۔ مولیٰ بخش صاحب کے نام ۶ شوال ۱۳۳۸ھ کو سیتاپور ارسال فرمایا ۔ "فہمائش ترک معاصی کی"۔

مکتوب ۴۵ ۔ فقیر راقم کے نام ۲۲ شوال ۱۳۳۸ھ کو سیتاپور ارسال فرمایا۔ "تحریر کیا کہ تمکو تعویذ پہنے کے اور دعا بھیجونگا وہ پڑہنا اللہ تعالیٰ صحت دیگا۔ حکیم عبدالحفیظ صاحب سے بعد آجانے قوت کے علاج کرانا چاہیئے اللہ تعالیٰ نے ہمین تدبیر کرنیکا بھی حکم دیا ہے۔ ہمدم (اخبار لکھنؤ) مین برابر محمود حسن (دیوبندی) کو

شیخ الہند کا عہدہ ملنے کی تحریک ہو رہی ہے کوئی صاحب انکی سوانح عمری پر نظر نہین ڈالتے"۔

مکتوب ۴۶ - مولوی عبد القدیر صاحب بدایونی کے نام ۲ رذی الحجہ ۱۳۳۷ھ کو بدایون تحریر فرمایا۔ "آپ کے مرسلہ اشتہار اور دستور العمل جمعیت اصلاح الخیال جو آپنے محمد میان سلمہ کے نام بھیجا تھا وہ یہان نہ تھے لکھنؤ تھے وہان بھیجا گیا - مین نے بھی ایک سرسری نظر مین دیکھا مجھے ایک امر کے دریافت کی ضرورت معلوم ہوئی کہ دستور العمل مین دفعہ ۱۲ مین صرف عملیات مین اتباع سواد اعظم کرنے پر کیون اقتصار کیا۔ کیا وجہ ہے کیا عقائد مین جمعیت مذکورہ پابندی سواد اعظم نکریگی اور بدمذہبون کو بھی اپنے دائرہ مین داخل کریگی جن پر آجکل کی اصطلاح مین مسلمان کا اطلاق کیا جاتا ہے - اور جمعیت نے اپنے اراکین و صدر وغیرہ سب کے لئے بلا قید سنیت صرف مسلمان ہونا کافی سمجھا ہے مدرسہ قادریہ کی قائم کردہ جمعیت کے اراکین کیلئے اس قید سنیت کو لازم نہ قرار دینا بہت تعجب خیز ہے - اخبار ہمدم جمعہ ۴ رذیحجہ مین وفد خلافت مظفر نگر کی سرخی کے تحت مین تحریر ہے کہ وفد ۱۳ اگست کو پہونچا (۱) مولانا عبد الماجد صاحب ندوی صدر تبلیغ (۲) مولانا احمد مختار صاحب صدیقی وغیرہ وغیرہ - اسمین یہ دریافت طلب ہے کہ آیا یہ مولوی عبد الماجد صاحب بدایونی ہین یا کوئی اور صاحب ہین اگر مولوی عبد الماجد صاحب ہمارے ہین تو بس تعجب خیز ہے کہ یہ ندوی کیون لکھے گئے - کیا یہ وہ ندوہ نہین کہ جسکا قلع و قمع حضرت تاج الفحول قدس سرہ نے کیا اور جسکے ہدم کرنے مین حکیم مولوی عبد القیوم صاحب شہید نے اپنی جان بھی عزیز نہ رکھی مولوی عبد الماجد تو انھین کے خلف ہین - دوسرے سہارنپور مین وفد خلافت کا ورود کی سرخی مین ہے کہ حبیب الرحمٰن دیوبندی اور مولانا عبد الماجد صاحب - و دیگر ممبران وفد گاڑیون پر سوار ہوئے حبیب الرحمٰن دیوبندی صدر مقرر ہوئے ملخصاً کیا ایسے جلسہ

مین حضرت تاج الفحول قدس سرہ شرکت فرماتے یا خوش ہوتے۔ ہرگز نہین۔ کیا شہید مرحوم کی روح خوش ہوئی ہوگی ہرگز نہین۔ حضرت تاج الفحول قدس سرہ مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی کے بارہ مین فرمایا کرتے کہ اللہ تعالی نے علم اور اسباب شہرت دیئے۔ مگر بزرگون کا سایہ کسی مین سر پر سے اوٹھہ گیا ورنہ یہ لغزشین تہوڑین فقط خانقاہ برکاتیہ ۲ ذی الحجہ ۱۳۳۸ھ شنبہ فقیر اسمعیل حسن عفی عنہ قادری احمدی برکاتی۔

مکتوب ۴۷ ۔ منشی مولی بخش صاحب موصوف الصدر کے نام ۱۷ ذی الحجہ ۱۳۳۸ھ کو سیتاپور ارسال فرمایا۔ " عورتین ناقص العقل ہوتی ہین مرد اونکی بات کا خیال نہین کرتے ملائمت کرتے ہین مین انشاء اللہ تعالی سیتاپور آتاہون فہمایش کرونگا"۔

مکتوب ۴۸ ۔ حقیر راقم کے نام ۱۴ ذی الحجہ ۱۳۳۸ھ کو لکھنو ارسال فرمایا۔ "ہمدم (اخبار لکھنو) ۲۶ اگست مین (مولوی) عبدالباری نے ایک خط تعزیت تقی مجتہد شیعہ کے محامد مین شائع کرایا ہے اور اوسمین چوٹ مولوی احمد رضا خانصاحب (قدس سرہ) پر ہے۔ اگر مناسب سمجھو تو جالب (اڈیٹر صاحب ہمدم) سے کہو کہ اخبار جب پبلک ہے تو کیا سبب ہے کہ ایک .... شخص کا مضمون شائع کرو اور دوسرے کا نکرو۔ ایک مسلمان بادشاہ (سلطان ترک) کی اون (خلافت کمیٹی والون) کی خیالی خلافت (اس لئے کہ اوسمین اونکے نزدیک قرشیت کی قید ضروری نہین اور خلافت شرعیہ مین شرع مطہر کے نزدیک یقیناً لازمی و ضروری ہے) پر جو شخص (غریب سنی بمقتضائے احکام خدا و رسول جل و علا و صلی اللہ تعالی علیہ وسلم دل سے انکار اور گاندھی پرستون کی آندہی کے فتنے سے بچنے کیلئے لسانا ہم صرف) سکوت کرے وہ (بھی ان نام نہاد خدام خلافت کے نزدیک) قابل طعن ہو اور رفاض جو خلافت راشدہ کے (دل و زبان سے) منکر ہین وہ قابل ستایش ہون

مکتوب ۴۹ ۔ محمد عوض مذکور بالا کے نام دوم محرم ۱۳۳۹ھ کو سیتاپور ارسال فرمایا

"تحریر کیا اگر تمنے ہندو لوگون کی خاطر سے قربانی گاؤ نہ کی ہو اور ہر سال کرتے تھے تو قربانی کی قیمت دوبارہ دو کیونکہ دہ قربانی (جو ہندؤنکی خوشنودی کیلئے گائے کی قربانی کو چھوڑکر دوسرے جانور کی کی) نہوئی"

مکتوب ۵۰ - مولی بخش صاحب مذکور بالا کے نام دوم محرم ۱۳۳۹ھ کو سیتاپور ارسال فرمایا - "تحریر کیا کہ مین سیتاپور آکر معلوم ہوا تمہاری بی بی کے فریقین کی شکایت سنکر فہمایش کرونگا مہمانون کی مہمانی کرنا ثواب کا کام ہے مگر جب ذوی الحقوق کے حقوق ادا ہو چکے ہون سودی قرضہ نہوا ٓپسمین ملے رہنا اچھا ہوتا ہے - قربانی گاؤ کے بارہ مین جو محمد عوض کو لکھا ہے وہ انکو بھی لکھا ہے"

مکتوب ۵۱ - برادر صاحب سید ارتضا حسین پیر میا نصاحب کے نام ۱۱ محرم الحرام ۱۳۳۹ھ کو سیتاپور ارسال فرمایا - "ننھے خان (کارکن جائداد حضرت قدس سرہ واقع سیتاپور و مؤذن مسجد حضرت جدی) کے (پاس سے برآمد شدہ) روپیہ اونکے ورثاء کو لبعد منہائی اپنے مطالبہ کرایہ وتحویل (جو اونکی تحویل مین رہا کرتے اور خود اونکے مسلم حساب کے روسے بھی اسوقت اونکی تحویل مین تھے) دیدین اور وہ روپیہ (ہمارا) جسکو (ننھے خان) مرحوم نے چوری جانا (اپنی زندگی مین) بتایا تھا دہ (بوجہ اسکے کہ ننھے خان مرحوم کی غلط بیانی باور کرنے اور جو روپیہ اونکے انتقال کے بعد اون کے پاس سے برآمد ہوا دسکاوہی ہمارا روپیہ ہونے پر جو چوری جانا اونہون نے بتایا تھا کوئی دلیل شرعی نہین ہے لہذا اوسے اونکے پاس سے برآمد شدہ روپیہ مین سے) مجرا نہ لین ہم صبر کر چکے ہین - مسجد (حضرت جدی واقع تامسن گنج سیتاپور) کو اچھا آدمی سنی المذہب نیک چلن جو نماز بھی پڑھا سکے رکھہ لین اور ننھے خان کی تنخواہ بھی حساب کرکے دیدین" فقیر راقم عرض کرتا ہے - اس مکتوب شریف مین اس کی تعلیم ہے کہ مشتبہ مال سے بچے - اور اسکی بھی کہ حق کو حقدار کے مرنیکے

بعد بہی اور اوس صورت مین بہی کہ یہ دبا لینے پر قادر اور صاحب حق مطالبہ کرنیکی
قوت نہ رکہتا یا کمزور ہو محض خدا سے ڈرتے ہوئے اور حقدار کا حق ہونیکے لحاظ سے
ادا کردے ۔

مکتوب ۵۲ ۔ مولی بخش صاحب موصوف الصدر کے نام ۱۵ ربیع الاول شریف
۱۳۳۹ھ کو سیتاپور ارسال فرمایا ۔ ”تم نے اپنی بی بی پر زیادتی کی ہے اور جو
عقد ثانی کیا ہے وہ تمہارے مقتضائے حالات کے لحاظ سے خلاف مصلحت شرعی ہے ۔
ہمارا قاعدہ اپنے متوسلین سے جو بعد نصیحت بہی خلاف شرع چلین قطع تعلق ہے“۔
حقیر راقم عرض کرتا ہے ۔ اس مفاوضۂ شریفہ کے پہونچنے کے بعد مکتوب الیہ کا خط
بہت طویل اپنے قصور کی معذرت اور التجائے عفو کا آیا ۔ جسکا جواب حقیر راقم نے
بمنظوری حضرت قدس سرہ یہ دیا کہ تمہارا معاملہ جب حضرت سیتاپور تشریف لائینگے
اوسوقت فریقین کا بیان سنکر فیصلہ کردینگے ۔ مگر چونکہ ابہی تم نے ندامت اپنے
کردار پر ظاہر کی ہے اور عفو قصور چاہا ہے لہذا معاف کیا جاتا ہے ۔

مکتوب ۵۳ ۔ محی الدین بادشاہ ہمشیرہ نواب سید سردار علیخان صاحب کے نام
۱۷ ربیع الاول شریف ۱۳۳۹ھ کو حیدرآباد ارسال فرمایا ۔ ”ہوتا وہی ہے جو
منظور خدا ہوتا ہے چاہے نجومی علاج کرے یا عامل کرے ۔ نجومی کے علاج مین
اسقدر اور زیادتی ہے کہ اگر اوسکو سچا جانا تو ایمان مین نقصان“۔

مکتوب ۵۴ ۔ بیگم صاحبہ اہلیۂ نواب رسول یار جنگ کے نام ۱۹ ربیع الاول شریف
۱۳۳۹ھ کو حیدرآباد ارسال فرمایا ۔ ”نجومی غلط گو ہوتے ہین میرے مرشدان
طریقت ایسا ہی فرماتے ہین ۔ میرا علاج اونکے ساتہہ نہین ہوسکتا ہان صدقہ
مساکین مستحقین کو دینا (انشاء اللہ تعالی) ضرور رد بلا کرتا ہے“۔ فقیر راقم
عرض کرتا ہے مگر صدقہ دینے مین بہی نجومی کا قدم درمیان مین نہو کہ اوپر کے

مکتوب شریف ۵۳ء مین جو انہین بیگم صاحبہ کی ہمشیرہ خورد حقیقی کو اس لئے لکھا گیا کہ انہین اطلاع ہو جائے خود حضرت فرما چکے ہین کہ " نجومی کو سچا جاننا تو ایمان مین نقصان "۔

مکتوب ۵۵ ۔ نواب سید سردار علیخان صاحب کے نام ۲۲ ربیع الآخر شریف ۱۳۳۹ھ کو رائچور ارسال فرمایا۔ " نماز پڑھنے کی تاکید لکھی "۔

مکتوب ۵۶ ۔ والدہ صاحبہ نواب صاحب موصوف الصدر کے نام ۱۴ جمادی الاول شریف ۱۳۳۹ھ کو حیدر آباد ارسال فرمایا۔ " (اونکی چھوٹی صاحبزادی کے) عقد کے بارہ مین تحریر کیا کہ عقد بطریق مسنون کیجئے گا اسراف و فضول خرچی امیرانہ سے بچئیے گا "۔

مکتوب ۵۷ ۔ روشن علیخان کے نام آٹھ شعبان ۱۳۳۹ھ کو سیتاپور ارسال فرمایا۔ " چرخہ جو آپ نے ایجاد کیا ہے وہ باتباع گاندہو یا ن اگر ہے تو خلاف شرع ہے ایسے کام کے لئے دعا کرنا فقیرون کو منع کیا گیا ہے (بہر حال اپنے آپ کو مشتبہہ قرار دینے سے بچنے کے لئے) آپ ملتوی رکھیئے بعد رفع اس طوفان بے تمیزی کے دیکھہ لیجئے گا " فقیر راقم عرض کرتا ہے ۲۰ شعبان ۱۳۳۹ھ کو روشن علیخان کا خط جواب مین باین مضمون آیا کہ مین گاندہویت سے بالکل علیحدہ ہون اور اس خط مین مکرر اونہون نے اپنے چرخہ کی کامیابی کے لئے دعا چاہی اور جواب کیلئے ٹکٹ بھی بھیجا۔ لہذا ۱۷ ماہ صیام کو حضرت نے اونہین عبد الرحمن عبد الغنی کے نام کارڈ مین یہ لکھہ بھیجا کہ تمہارے واسطے بھی دعا کرتا ہون اللہ تعالی قبول فرمائے " یہ روشن علیخان ان عبد الغنی اور اونکے اعزہ کے ذریعہ ہی حضرت سے ملے تھے۔

مکتوب ۵۸ ۔ حضرت فاضل اجل مولانا احمد رضا خانصاحب قدس سرہ کے

نام ۱۲ شعبان المکرم ۱۳۳۹ھ کا دن گزر کر شب مین فقیر راقم کے ہمدست بریلی ارسال فرمایا۔ ممدوح، صدر الاماثل و مجمع الفضائل و الفواضل مدقق دقائق شریعت و محقق حقائق طریقت متعنا اللہ تعالیٰ بطول حیاتہ ایانا و جمیع المسلمین و نفعنا اللہ تعالیٰ ایانا و جمیع المسلمین بافادۃ ارشادہ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ تعالیٰ و برکاتہ علیکم۔ پس از دعاہائے درویشانہ معمولۂ خاندان معروض۔ کرامت نامہ جناب کا شرف صدور لایا تھا مین نے اوسکے ورود سے قبل ارادہ مصمم شرکت جلسۂ انجمن انصار الاسلام کر لیا تھا۔ مگر تین چار روز سے میری کمر مین درد ایسا ہو گیا ہے کہ نماز بھی بمشکل ادا کرتا ہون۔ اور شب سے تحریک نزلہ ہے اور بخار آگیا ہے۔ جسکے سبب سے سفر سے معذور ہو گیا۔ مگر دل و جان سے شریک اس انجمن مقدسہ کا ہون اور اوسکی اعانت مالی و جانی کرنیکو موجود ہون۔ اوسکے مقاصد حمایت سلطنت اسلام و حفاظت مقامات مقدسہ و اعانت مظلومین مسلمین و محفوظی و پابندی عقائد و احکام شریعت غرا محمدیہ علی صاحبہا الصلاۃ و التحیۃ کرنیکو بہت مستحسن جانتا ہون اور اجتناب و احتراز از اتحاد و محبت و وداد مخالفان دین مبتدعین و کفار و مشرکین کو لازم و ضروری جانتا ہون۔ جیسا کہ یہی طریقہ مرضیہ ہمارے اجداد کرام حضرت سید نا مرشدنا میر عبد الواحد صاحب بلگرامی اور حضرت جدی مرشدنا سید شاہ حمزہ صاحب و حضرت جدی شمس الدین ابو الفضل حضرت آل احمد اچھے میان صاحب و حضرت جدی و مرشدی حضرت سید شاہ آل رسول صاحب و حضرت اخی الاعظم سید شاہ ابو الحسین احمد نوری میانصاحب قدس سرہم کا رہا ہے میرا یہ عریضہ جلسۂ انجمن مین پڑھکر سُنا دیا جائے۔ اور اعلان کر دیا جائے کہ متوسلان خاندان برکاتی احمدی جنکا طرز عمل ہمارے اجداد و اکابر قدس سرہم کے اس طریقۂ مرضیہ کے خلاف ہو اون سے ہمکو کوئی تعلق نہین ہے۔ اور نہ اونکو ہم سے تعلق ہے

فقط ۲۱ رشعبان المکرم یکشنبہ ۱۳۳۹ھ از مارہرہ خانقاہ برکاتیہ۔ فقیر اسمعیل حسن عفی عنہ قادری احمدی برکاتی خادم آستانہ برکاتیہ احمدیہ۔

عبارت لفافہ بخدمت مجمع الفواضل والفضائل مولٰنا المکرم والمعظم مولٰنا مولوی حاجی قاری شاہ محمد احمد رضا خانصاحب متعنا اللہ بطول بقائہم۔

مکتوب ۵۹۔ چچا صاحب سید مہدی حسن صاحب کے نام مارہرہ ۱۱ ر ماہ صیام ۱۳۳۹ھ کو ارسال فرمایا۔ "شوکت علی اور جلسہ گاندھویان کی خرابی پر مطلع کیا"۔

مکتوب ۶۰۔ نواب حبیب الرحمٰن خانصاحب شروانی صدر امور مذہبی ریاست حیدرآباد کے نام ۱۹ ر ماہ صیام ۱۳۳۹ھ کو حیدرآباد دکن ارسال فرمایا۔

نواب صاحب والا مناصب عظیم المناقب زادت مناقبہم پس از ادائے مراسم سنت ملتمس خدمت بفضلہ تعالیٰ فقیر بخیر ہے اور آپکی خیر و عافیت کا طالب۔ ایک ہفتہ کا عرصہ ہوا کہ فقیر حیدرآباد بغرض علاج دختر نواب رسول یار جنگ بہادر طلب کیا گیا اور انہین کے مکان پر مقیم ہے اور شاید دو تین روز اور رہیگا زبانی برخوردار آل عبا سلمہ معلوم ہوا کہ آپ کو فقیر سے اپنی خدمت مین نہ آنے کا شکوہ ہے۔ لہذا اوسکے رفع کیواسطے یہ دعانامہ حاضر کیا جاتا ہے۔ فقیر کو مدۃ العمر رئیسون۔ اور نوابون سے ملنے کا بہت ہی کم اتفاق ہوا گوشہ گمنامی مین پڑے رہنے کا عادی ہے۔ عمر کا بڑا حصہ اسی پابندی کے ساتھ جو اوس کے بزرگان قدست اسرارہم نے تعلیم فرمائی تھی گزار چکا ہی اور جو باقی ہے اوسکے واسطے بارگاہ رب العزت مین یہ ہی دعا کرتا رہتا ہے۔ یارب در خلق تکیہ گاہم نکنی محتاج گدا و پادشاہم نکنی این موئے سیاہ سفید کردی زکرم باموئے سفید روسیاہم نکنی جہان میرے بزرگان قدست اسرارہم نے یہ تعلیم فرمائی تھی وہان یہ بھی حکم دیا تھا۔ کہ مخلوق خدا امیر یا فقیر جس کی بہبودی کی جو خدمت تجھ سے ہو سکے اوس مین دریغ نہ کرنا چاہیئے۔ یہ ہی حکم مجھکو کبھی کبھی خانقاہ سے باہر لیجاتا ہے۔

اسی سلسلہ مین میرا یہان آنا بہی ہوا اگرچہ میرے بعض بہائیون نے جو مجہہ سے علم و عمل و مراتب مین افضل ہین ۔ اپنی مجتہدانہ رائے سے اس پابندی کو ترک فرمادیا ہے۔ مگر فقیر اون کا ہمرائے نہین ہوا ہے جہان تک امکان ہے اس کا ساعی رہتا ہے کہ اپنی حاجات کو اس قدر تنگ رکہے کہ امرا کی خدمت مین جانا نہ پڑے اکثر یہان کے امرا جو فقیر سے بالکل ناواقف تہے اپنی عنایت سے القادم یزار ولا یزور پر عامل ہوکر فقیر سے ملگئے ۔ فقیر بے بضاعت کے پاس کیا تہا بجز اس کے کہ دعائے سلامتی ایمان وجان و عافیت دارین اون صاحبون کے واسطے اللہ تعالیٰ سے عرض کی آپ تو اگرچہ فقیر سے کم واقف ہین ۔ مگر میرے اسلاف کرام قدست اسرارہم سے بخوبی واقف ہین ۔ کہ جن کے آستانہ مبارک پر شاہ و وزیر و امیر و فقیر جبیہ سارہتے تھے مجہکو ان حضرات کی نقل نے اور آپکو خیال امیری نے ملنے کا موقع نہ دیا مجہے جرأت نہ پڑی کہ بلا حاجت حاجتمندون کی طرح سے بلا طلب در دولت پر بآرزوئے شرف ملاقات حاضر ہون اور آپ کو اطلاع کرادون اگر فرصت ہو تو باریاب ہون اور اگر کہین تشریف فرما ہوئے ہون یا فرصت نہ ہو تو واپس آؤن فقط ۱۹ ماہ رمضان شریف شنبہ ۱۳۳۹ھ از حیدرآباد ڈیوڑھی نواب رسول یارجنگ بہادر ۔ فقیر اسمعیل حسن عفی عنہ قادری برکاتی احمدی ۔ **فقیر راقم** عرض کرتا ہے ۔ اس صحیفۂ عالیہ کے جواب مین نواب صاحب موصوف نے اپنے جوابی خط ۲۱ ماہ صیام ۱۳۳۹ھ مین حضرت کی خدمت مین اپنے نہ حاضر ہونے کی وجہ اپنا خیال امارت نہین بلکہ ریاستی تعلقات اور اہالی حیدرآباد کے ساتہہ اپنے عہدہ کے پیش نظر مقتضائے حال کو قرار دیا ۔ جس کے جواب مین حضرت قدس سرہ نے اونکی طرف سے اپنے اوس خیال کے دور ہوجانے اور اپنی روش کی وضاحت مزید اور بعض دیگر فوائد پر مشتمل یہ صحیفۂ عالیہ [۶۱] امضا فرمایا ۔

مکتوب ۶۱ ۔ نواب حبیب الرحمن خانصاحب شروانی صدر الصدور امور مذہبی ریاست

حیدرآباد کے نام، ۲ر شوال سنہ ۱۹۳۹ء کو حیدرآباد ارسال فرمایا۔

نواب صاحب وسیع المناقب کثیر المناصب زادت مناقبکم۔ پس از مراسم سنت ملتمس خدمت۔ بحمد اللہ تعالیٰ فقیر آپ کے لیے دعاگوئے خیر بخیریت ہے۔ آپکا عنایت نامہ مجھے عرصہ ہوا ملگیا تھا۔ مگر مین گلبرگہ شریف مخصوص واسطے آستانہ بوسی حضور خواجہ بندہ نواز قدس سرہ العزیز حاضر ہوگیا تھا۔ تقریباً ایک ہفتہ حاضر رہا۔ شنبہ کو واپس حیدرآباد ہوا۔ اب انشاءاللہ تعالیٰ ہفتہ عشرہ مقیم رہونگا۔ آپکے عنایت نامہ نے میرے اس گمان کو جو کہ بہت سے امراء حال کے طریقہ کے موافق آپ بھی فقیرون کو حقیر سمجھتے ہین دور کردیا اور معلوم ہوا کہ آپ کو فقیرون سے ایسا خیال نہین ہے۔ الحمد للہ تعالیٰ

تواضع زگردن فرازان نکوست

مین نے اپنے دعانامہ مین عرض کردیا تھا کہ میرے اکثر بھائی سرکارین (کلان و خورد) کے اپنی اجتہادی رائے سے بھیکن پور کیا اور سب اغوانستان مین تشریف لیجاتے رہتے ہین۔ مگر چونکہ فقیر اور فقیر کے تعلیم کنندہ حضرات یعنی والد ماجد قدس سرہ اور جد امجد قدس سرہ اور اوپر کے سب جد مقدست اسرارہم کو ایسا اتفاق کبھی نہین ہوا لائز رو از رہ وزر اخری اس سبب سے فقیر کو جرأت نہین ہوئی رہا میرا دوبارہ خانقاہ چھوڑ کر یہان آنا یہ اون مستثنیات مین ہے کہ جو میرے بزرگون نے جائز رکھے ہین۔ میرے بزرگ قدست اسرارہم حقائق اور سلوک مین متبع شیخ اکبر قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز کے تھے۔ حضرت نے فتوحات مین قیام و سفر کے بارہ مین مشائخین عظام کا اختلاف تحریر فرماکر فیصلہ فرمادیا ہے کہ فقیر اگر دیکھے کہ قیام مین مخلوق کو اوس سے ہدایت کا فائدہ پہونچتا ہے تو قیام کرے اور اگر سفر مین زیادہ ہے تو سفر بہتر ہے۔ سید سردار نواب جنگ سلمہ اللہ تعالیٰ کا تمام خاندان دو تین پشت سے فقیر کے خاندان کے سلسلہ بیعت و ارادت مین منسلک ہے اولاً اکثر صاحبان میرے خاندان کے خلفائے کرام

کی ارادت سے مستفیض تھے جنمین سے نواب رسول یار جنگ بہادر کی بی بی ہین -
اور اب اکثر صاحبان کو فقیر نے باوجود اپنی بے بضاعتی کے اپنے بزرگان کرام قدست اسرارہم
کا شجرہ طیبہ پڑہا دیا ہے - چونکہ اونمین اکثر مستورات ہین - لہذا ضرور ہوا کرتا ہے کہ اون کو
اپنے بزرگون کی راہ بتانے کیواسطے کبھی آجایا کرون - یہ سبب میرے خانقاہ سے جدا
ہو کر یہان آینکا ہے آپکے عنایت نامہ کے آنیکے بعد اب مجھے اوس بارہ مین آپ سے
شکوہ باقی نہین ہے - اور آپکے واسطے دعائے خیر کرتا ہون - ایک امر ضروری آپ کی
اطلاع کیواسطے ہے وہ یہ ہے کہ عرصہ نو دس برس کا ہوا کہ فقیر راجگور شریف آیا تہا - اور
اپنے منیر بانون کے اصرار سے تین چار ماہ اتفاق رہنے کا ہوا - نماز جمعہ پڑہنے کو متعدد
مساجد مین حاضر ہوا - مگر امام صاحبان کو اون شرائط کا بھی کہ جنسے کم از کم نماز تو ہو جائے
پابند نہ پایا واپسی وطن کے بعد مولوی انوار اللہ صاحب کو جو اوسوقت صدر الصدور امور
مذہبی تھے مطلع کیا کہ جب سرکار نظام اللہ تعالی اس سرکار کو قائم رکھے اور حمایت و
نصرت دین متین کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے امور مذہبی کیواسطے اعانت مالی
کافی طور سے دیتی ہے اور آپکے سپرد ہے تو کیون آپ توجہ نہین فرماتے اور امامان
مساجد کو کیون پابند شرائط امامت نہین فرماتے - اور ایک رسالہ مباحث امامت
کہ جسمین اس بحث کی تفصیل واضح تھی اور جو میرے بڑے لڑکے مرحوم کا مؤلفہ تھا
اپنے دعانامہ کیساتھہ بھیجا - جسکو مولوی صاحب ممدوح نے بہت پسند فرما کر مجھے
تحریر فرمایا کہ جس قدر یہ رسالہ ہون بھیجدیجئے کہ اماموں کو دیئے جائین مین نے اور
تین رسالہ بھیجدیئے تھے - اب جو فقیر پھر آیا تو وہی حال پایا - چونکہ اب آپ اس
عہدۂ جلیلہ پر ہین لہذا کم از کم اسقدر تو توجہ ضرور فرمادیجئے کہ امام صاحبان شرائط ما
تجوز بہ الصلاۃ کے تو پابند ہو جائین فقط ۱۳ شوال المکرم سہ شنبہ ۱۳۳۹ھ ڈیوڑہی
رسول یار جنگ بہادر محلی لکمان حیدر آباد الداعی الی الخیر فقیر اسمعیل حسن عفی عنہ

القادری البرکاتی الاحمدی۔

مکتوب ۶۲ ۔ چچا صاحب سید مہدی حسن صاحب کے نام ۱۱ شوال ۱۳۳۹ھ کو مارہرہ ارسال فرمایا۔ "اخبار ہمدم مین جو اونکی گاندہوی جلسہ کی شرکت معلوم ہوئی اوسپر نکوہش کی۔ اور اپنا رنج ظاہر کیا ہے۔ اور (ایک شرعًا نااہل امامت کی) نماز عید کی امامت پر اپنی ناپسندیدگی تحریر کی ہے۔ حامد حسن اور ایوب حسن اور ظہیر نے اگر نماز اون (مذکور بالا) کے پیچھے بسبب اتباع شریعت نہین پڑہی تو اچھا کیا مین بہی نہ پڑہتا"۔ **فقیر راقم** عرض کرتا ہے۔ اس کرامت نامہ کے ارسال کے بعد سید مہدی حسن چچا صاحب کا جو خط مورخہ ۱۱ شوال رامپور سے موصول ہوا اوسمین اونہون نے روداد جلسۂ گاندہوی شائع شدہ اخبار ہمدم مین جو اونکا جلسۂ گاندہویہ مین معین وشامل ہونا لکھا تہا اوس کی بہت زور سے تردید کی۔

مکتوب ۶۳ ۔ بہوپہا صاحب سید حسین حیدر صاحب کے نام ۱۵ شوال ۱۳۳۹ھ کو مارہرہ ارسال فرمایا۔ "مولوی عبد القدیر کی جو (کمبوہ) محلہ والون نے پیشوائی کی یہ کچہہ دینداری کیواسطے نہ تہی۔ کیونکہ انکے جد امجد اور والد ماجد اور برادر معظم کی جو ہزارون درجے ان سے علم وعمل وتقوی مین افضل تھے نہ کی۔ آپنے جو رام سروپ کی ستائش کی وہ گناہ سے خالی نہین ہے مشرک کا کوئی کام قابل ستائش نہین ہوتا ہے"۔ **فقیر راقم** عرض کرتا ہے۔ بہوپہا صاحب مرحوم نے نان کوآپریشن کی گاندہی کی آندہی کے زور کے زمانہ مین اون مولوی صاحب کا جو اوسوقت گاندہویون خلافتیون کے ہمنوا اور اونکے محترم وپسندیدہ تھے مارہرہ کہدر پوش آنا اور یہان کے گاندہویون خلافتیون کا اون کے استقبال مین گرمجوشی دکہانا۔ نیز رام سروپ گاندہوی کی جہان تک فقیر کو یاد ہے کچہہ اس قسم کی ستائش لکہی تہی کہ اوسنے زوردار تقریر کی اور اوسکے جلسہ مین عوام کالانعام کا بڑا اجماع ہوا اون کے اوس خط کے جواب مین حضرت نے

یہ صحیفہ ارسال فرمایا۔
مکتوب ۹۴ ۔ چچا صاحب سید مہدی حسن صاحب کے نام ۱۹ر شوال ۱۳۳۹ھ کو مارہرہ ارسال فرمایا۔ "مراسلت جو اخبار ہمدم ۲۱ر جون (۱۹۲۱ء) مین مطبوع ہوئی۔ اوس سے معلوم ہوا کہ وہ عزیز گاندہوی جلسہ مین جو مارہرہ مین ہوا شریک ہوئے اور دلچسپی لی اس سے بہت رنج ہوا کہ ہمارے آپس مین دنیوی اختلاف تو تھے اب دینی بہی ہو گئے کہ جنکے سبب سے مجبوراً ایک دوسرے سے علیحدگی قطعی ہو جائیگی ہو جائیگی"۔
فقیر راقم عرض کرتا ہے یہ کرامت نامہ بہی چچا صاحب سید مہدی حسن صاحب کے ایک خط کے جواب مین اونکے اوس خط، ۱۹ر شوال کے موصول ہونیسے پہلے جسمین اونہون نے گاندہوی جلسہ مین اپنی شرکت کی تکذیب کی تہی ارسال ہوا تہا۔ جب وہ خط، ۱۹ر شوال موصول ہوا تو حضرت نے یہ کرامت نامہ ارسال فرمایا جو آگے آتا ہے۔
مکتوب ۹۵ ۔ چچا صاحب سید مہدی حسن صاحب کے نام ۲۲ر شوال ۱۳۳۹ھ کو رامپور ارسال فرمایا۔ "مراد کی شائع کردہ روداد مین جو تمہاری نسبت اوسنے غلط بات لکہدی ہے اوسکی تردید لکہکر اخبار مین بہیجدو کہ طبع ہو جائے"۔ فقیر راقم عرض کرتا ہے۔ اسکے جواب مین چچا صاحب نے اپنے خط موصولہ سلخ شوال ۱۳۳۹ھ مین گاندہوی عقائد اور طرز عمل سے اپنی بیزاری اور گاندہوی جلسہ مین تخریب جلسہ کیلئے جانا تحریر کیا"۔
مکتوب ۹۶ ۔ علیم الدین صاحب مہتمم پولیس گلبرگہ شریف کے نام ۲۰ر ذی الحجہ ۱۳۳۹ھ کو گلبرگہ شریف ارسال فرمایا۔ "لکہا کہ آپ کسی کو رنج نہ پہونچائیں آپکو بہی کوئی رنج نہ پہونچا سکیگا (انشاء اللہ تعالیٰ) مین آپکے لئے دعا کرتا رہتا ہون"۔ فقیر راقم عرض کرتا ہے۔ یہ اس ارشاد ربانی پر مبنی ہے ما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم۔ جیسی کرنی ویسی بہرنی"۔
مکتوب ۹۷ ۔ محمد عوض کے نام ۹ر صفر ۱۳۴۰ھ کو سیتاپور ارسال فرمایا۔

"بعد توبہ و تجدید ایمان دو گواہون کے سامنے تجدید عقد زوجہ سے کرو۔ اور آئندہ سے خرافات و ضلالات گاندہویہ کے پاس نہ جانیکا عہد کرو تمہارے مصائب کا سبب بہی یہی تمہاری ایمانی کمزوری و خطاکاری ہے"۔ فقیر راقم عرض کرتا ہے۔ محمد عوض کو اس توبہ و تجدید کی ہدایت اسلئے فرمائی تہی کہ اونہون نے سیتاپور کے ایک بیرسٹر اور ایک وکیل مدعیان اسلام گاندہویون کو اونکی میونسپل بورڈ کی ممبری کی رائے دی تھی۔ بدمذہبون بد دینون کی اعانت اور تقویت اول تو خود اشد حرام اور سبب ہدم سنت و اسلام ہے۔ دوسرے زمانہ بہت شر اور شور اور جہل گمراہی کے زور کا ہے، ناواقف کم علم عوام کو اگر پہلے ہی قدم پر نہ روکا جائے۔ تو وہ اول تو خود اپنے جہل دوسرے اہل باطل کے کید و مکر مین پہنسکر آج اگر مکروہ کا ارتکاب کیا ہے تو کل حرام قطعی اور پہر اوس سے ضلال مبین اور پہر اوس سے کفر مبین تک جا پہونچتے ہین۔ لہذا اسوقت کے جرم اور آئندہ کیلئے نظر احتیاط و حزم کے لحاظ سے حضرت نے سختی سے منع فرمایا۔ اور بحمد اللہ تعالیٰ اوسکا یہ مفید اثر ہوا کہ اوسکے جواب مین محمد عوض نے اپنے معروضہ موصولہ ۱۲ صفر سنہ ۱۳۴۰ھ مین لکھا کہ۔ "حسب الحکم بعد تجدید ایمان و توبہ تجدید عقد کرلی"۔

مکتوب ۶۸ ۔ بچچا صاحب سید مہدی حسن کے نام مارہرہ ۹ صفر سنہ ۱۳۴۰ھ کو ارسال فرمایا "دو گاندہویت کے قصہ پر اپنی بیزاری اور اون (چچا صاحب) کے تدارک نہ کرنے پر افسوس لکھا"۔ فقیر راقم عرض کرتا ہے۔ یہ قصۂ گاندہویت وہ ہے جو اسی ۹ صفر کے موصول خط برادر صاحب سید ادیب حسن صاحب مین لکھا آیا تہا کہ مارہرہ مین کمبوہان گاندہویہ نے ایک جلوس منحوس نکالا بستی پیرزادگان مین بہی لائے اور درگاہ شریف کا گشت کرایا ایک گاندہویت مین چور ڈوسلے پر سوار چرخہ کات رہا تہا بجے کارے گاندہویہ نے پکارے ۔ پہر خود چچا صاحب سید مہدی حسن صاحب نے

بھی اپنے خط موصول ۱۰ صفر مین یہی واقعات لکھے اور بعض اور بھی گاندھوی خرافات لکھے جو قصبہ کے دوسرے مقامات مین گاندھویہ نے کئے۔ حضرت کے اس والا نامہ کے جواب مین چچا صاحب موصوف نے اپنے خط موصول ۱۴ صفر ۱۳۴۰ھ مین گاندھویہ کی شرارت سے اپنی سخت بیزاری اور بوجہ مجبوری اپنا اونکا تدارک نہ کر پانا تحریر کیا جس کے جواب مین حضرت نے یہ والانامہ ارسال فرمایا جو آگے درج ہے۔

مکتوب ۶۹ - چچا صاحب سید مہدی حسن صاحب کے نام رامپور ۱۵ صفر ۱۳۴۰ھ کو ارسال فرمایا۔ "مسجد (خانقاہ) کی امامت جمعہ کا انتظام کرنا اور ہمین خود اپنے مین مسجد کی اس خدمت اور دوسری خدمات کی اہلیت پیدا کرنا چاہیئے۔ اگر ہم متفق ہوکر شورش و شرارت گاندھویان کا تدارک کرین تو کمبوہ بستی (پیرزادگان) خصوصاً ہماری درگاہ شریف مین اپنی خباثت نہین ظاہر کرنے پائین درگاہ شریف کے روغن سیاہ کا انتظام کر دینا چاہیئے۔ مین ذمہ دار ہون کہ اگر درگاہ شریف کی مالگذاری مین (اس روغن سیاہ کے دامون کی) مجرائی نہوئی تو (تمکو) اپنے پاس سے دونگا۔"

فقیر راقم عرض کرتا ہے کہ امامت مسجد خانقاہ کا ذکر اس والانامہ مین اسلئے فرمایا کہ برادر صاحب سید ایوب حسن صاحب نے اپنے خط موصول ۹ صفر مین یہ بھی لکھا تھا کہ راقم اور حضرت کی غیر حاضری خانقاہ کے زمانہ مین ایک بار جمعہ کی نماز چچا صاحب موصوف نے عبدالعزیز خان ساکن بستی پیرزادگان سے پڑھوائی وہ اس پر مصر ہوئے کہ اذان خطبہ اندرون مسجد ہو مگر برادر صاحب ممدوح نے یہ نہونے دیا برادر صاحب موصوف کو تو حضرت نے جبھی فقیر کے خط مین اذان خطبہ مطابق سنت بیرون مسجد ہی ہونیکی تاکید لکھوا دی تھی۔ اور اس والانامہ نیز اس سے پہلے کے ایک اور والانامہ مین سے ہی خود چچا صاحب کو بھی اس طرف متوجہ فرمادیا۔

مکتوب ۷۰ - محمد عوض کے نام سیتاپور ۱۵ صفر ۱۳۴۰ھ کو ارسال فرمایا۔

"تمہارے قبول نصیحت دینی سے خوشی ہوئی۔ تمہارے لئے دعا کرتا ہون"۔
فقیر راقم عرض کرتا ہے۔ یہ محمد عوض کے اوس خط کے موصول ہونے کے بعد تحریر فرمایا جسمین اونہون نے حسب ہدایت حضرت، توبہ و تجدید اسلام و نکاح کر لینے سے مطلع کیا تھا۔ اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ایک مخلص ہادی و رہبر جہان خلاف ورزی احکام خداوندی پر زجر و نفرین کرتا ہے۔ وہان اتباع و تعمیل احکام شرعی پر تحسین و آفرین سے توبہ و رجوع کرنیوالے کا دل بڑہا کر اوسے اور دوسرون کو احکام خداوندی کی تعمیل اور اونکی طرف رجوع کرنے اور واپس آنے پر حریص بھی بناتا ہے۔

مکتوب ۷۱۔ والدہ سید سردار علیخان صاحب کے نام ۸ ربیع الاول شریف ۱۳۴۱ھ کو حیدرآباد ارسال فرمایا۔
"لکھا کہ (مولوی) عبد القدیر ہم اور ہمارے بزرگون سے علیحدہ ہو کر اب (مولوی) عبد الباری لکھنوی کے پس رو ہو گئے ہین جنکی راہ اور ہماری راہ الگ ہے"۔

مکتوب ۷۲۔ انہین کے نام دوم ربیع الآخر شریف ۱۳۴۱ھ کو حیدرآباد ارسال فرمایا۔
"(مولوی) عبد الباری سے اپنی حد بہر علیحدگی کو بوجہ تخالف مذہبی لکھا اور اپنے متوسلین کو بھی اونسے علیحدگی کی نصیحت تحریر کی"۔ فقیر راقم عرض کرتا ہے چونکہ مکتوب الیہا موصوفہ حضرت کے سلسلۂ طریقت مین منسلک نہین۔ اور اونکے گھرانے مین بوجہ مولوی عبد القدیر صاحب کے دخل کے مولوی لکھنوی صاحب کا دخل و رسوخ ہونیکا اندیشہ تھا۔ لہذا اپنے متوسلین کو حق نصیحت دینی ادا کرتے ہوئے فتنۂ گاندہویت سے اونہین بچانے کیلئے یہ دونون مفاوضات عالیہ (۷۱ و ۷۲) تحریر فرمائے۔ اور آخر کے جواب موصول ۹ ربیع الآخر شریف ۱۳۴۱ھ مین مکتوب الیہا موصوفہ نے لکھا کہ "(مولوی) عبد الباری لکھنوی سے مجھے کوئی واسطہ نہین ہے"۔

مکتوب ۷۳ ۔ منشی رضا خانصاحب کے نام مارہرہ ۱۴ ار جمادی الاول ۱۳۴۰ھ کو

ارسال فرمایا ۔

" دینی بات یہ ہے کہ سنا گیا ہے کہ جس سے (اونکی دختر کا) عقد ہوتا ہے وہ گاندہوی

طریقہ کا دلدادہ ہے اوس سے توبہ کرا لیجئے گا "۔

مکتوب ۷۴ ۔ نواب سید سردار علیخانصاحب کے نام ۲۱ جمادی الاول ۱۳۴۰ھ کو حیدر آباد

دکن ارسال فرمایا ۔

" طریقہ یا سمعلونی واسطے درفع درد ڈاڑھ لکھدیا "

فقیر راقم عرض کرتا ہے اسکا طریقہ یہ ہے کہ جسکی ڈاڑھ یا دانت مین درد ہو اوس سے

کہے کہ موقع درد کو ہاتھ سے دبالے اور پہر عامل لکڑی پر یا سمعلونی اس طرح

میم اور عین اور واو کے سرے کہلے ہوئے جوف دار ہون لکھے اور اونمین لوہے کی تیز

کیلین ٹہونک دے اور جسکے درد ہے اوس سے کہدے کہ اب کوئی وہ ترکاری عمر بھر

کیلئے چھوڑدے نہ کہائے ۔ درد بحکمہ تعالیٰ دور ہوجاتا ہے ۔ فقیر اپنے ہر سنی بھائی کو

نیت جائز سے مقصد و محل جائز مین یہ عمل کرنیکی اجازت دیتا ہے ۔ حضرت کی تعلیم

سے یہ عمل اسی طرح فقیر کا مجرب ہے ۔

مکتوب ۷۵ ۔ محمد علیم الدین صاحب مہتمم پولیس کے نام عثمان آباد دکن ۲۰ جمادی

الاول ۱۳۴۰ھ کو ارسال فرمایا ۔

" (نام نہاد) ترک موالات کی نسبت عقلاً و نقلاً ناجائز ہونا تحریر کیا جو گاندہوی

ترک موالات ہے "۔

مکتوب ۷۶ ۔ محمد عوض کے نام غرہ جمادی الاخر ۱۳۴۰ھ کو سیتاپور ارسال فرمایا

عزیزم محمد عوض سلمہ پس از دعا ہائے حصول عافیت دارین وہدایت واستقامت

بر دین حق اسلام وملت حقہ اہلسنت وجماعت واضح رائے ہو بفضلہ تعالیٰ دفعہ

تمہاری خیریت کا طالب بخیر ہے ابہی تمہارا خط ملا خلافت کمیٹی کی شرکت و اعانت خواہ وہ بصورت ممبری ہو یا کسی طرح ..... سخت ہلاکت اور دین و ایمان کی اشد درجہ تباہی و بربادی کی منجر ہے بقول اوسکے ایک ذمہ دار رکن و سرگرم ممبر و سکریٹری مسٹر شوکت علی کے یہ کمیٹی ایک ایسا جدید مذہب ایجاد کرنیکی فکر مین ہے جو شرک و مسلم کا امتیاز اوٹہادے اور سنگم و پریاگ بتون کے معبد کو مقدس ٹہرادے یہ کمیٹی غریب ناواقف مسلمانون کو دہوکہ دینے کیلئے نام تو لیتی ہے حمایت سلطنت اسلامیہ و مقامات مقدسہ و اعانت مظلومین ترک کا اور کام کرتی ہے سوراج یعنی ہندو راج کا جسکی اندہا دھند مین ابہی سے یہ حالت ہے کہ مسٹر ابوالکلام آزاد و شوکت علی و محمد علی ایک ایک ہندو مشرک کے بدلے دس دس بیس بیس مسلمانون کی جانین بھینٹ چڑہانیکو تیار اور اپنے ہندو بہائیون کے پیچہے خاص خلافت سی جسکے اسقدر سرگرم حامی بنتے ہین برسر پیکار ہین۔ کون سی ایمان و اسلام سے ضد تہی جو انکا نام نہاد خدام خلافت نے نہ باندہی شعار اسلامی قربانی گاو بند اور شعار کفر قشقے ٹیکے جہادیو کے لنگ کا علم پیشانی پر بلند مشرکون کی جے پکاری مشرک کو مہاتما روح اعظم خضر و مسیحا ہادی و رہبر رحمت عالم پاکدل یہان تک کہ نبی و پیغمبر تک بنایا اس کمیٹی کی ضلالات و بطالات و کفریات علمائے اہلسنت نے اپنی تقریرات و تحریرات مین کہول کر دکہادی ہین۔ برخوردار محمد میان سلمہ نے اپنی تحریرون مین ان خلافت کمیٹیون مین شرکت کی سخت اشد ہلاکت اور ان کی سخت اشد اشد قبیح شناعت کفر و ضلالت و بطالت عیان کردی ہی اس کمیٹی مین ایک پائی بہی دینا دین و ایمان کی بیخ کنی ہے تم ہرگز ہرگز ہرگز خلافت کمیٹی یا اوسکے انگورہ فنڈ مین ایک پیسہ ایک حبہ نہ دینا ہرگز ہرگز ہرگز اسکے ممبر نہ بننا فقیر پر تمہاری خیرخواہی دو وجہ سے لازم ہے اولاً بحق اسلام دوم بحق توسل

وتمسک شجرہ پیران عظام اسی لئے تمکو صاف صاف اس ہلاکت سے بچانا اپنا
فرض جانتا ہے۔ فقیر بحمد اللہ تعالی وحسن توفیقہ اس کمیٹی اور جو اوسمین کسی طرح
شریک ہوا اوس سے قطعاً بیزار و بری و بیعلاقہ ہے انگورہ فنڈ بھی غریب ناواقف
جہال عوام سے دام سید ھے کرنیکا ایک نوش آئند نام ہے ورنہ حقیقت اسکی
بھی وہی ہے جو خلافت کمیٹی کے اور دوسرے جاری کردہ فنڈون کے چندون
کی ہوئی لیڈران نے خوب گلچھرے اوڑائے لندن و پیرس کے ہوٹلون ٹھٹھرن
کے مزے لوٹے جنہین تھرڈ کلاس کے ٹکٹ کے دام بھی نہ جڑتے تھے۔ وہ
سیکنڈ اور فرسٹ کلاس رزر دگرا کے مارے مارے پھرے اور پھر جو اس سے بچا
اوس سے اپنے ہندو بھائیون کو مسلمانون کا مطلق العنان حکمران بنانیکا کام کیا
اسی خاص انگورہ فنڈ کی دیکھو مرکزی کمیٹی بمبئی کے صدر اور نائب صدر اور سکریٹرین
کے دستخط سے ابھی حال مین ۱۸ جنوری کے ہمدم مین اعلان شائع ہوا ہے جسمین
یہ تمام لیڈران بیخ کن اسلام صاف صاف لکھتے ہین کہ ہم نے نہایت وفاداری
سے سب سے بڑے متقی اور پرہیزگار شخص یعنی مہاتما گاندہی کی واحد مطلق العنان
حکومت تسلیم کرلی ہے جب ہمارے یہ مطلق العنان حکمران حکم دین تو ہمین بے
چون وچرا جیلخانے بھر دینے چاہئیں اور اونکا ہر حکم بے کم وکاست ماننا سب سے
زائد اہم وضروری ہے دیکھو نام تو ہے کہ یہ انگورہ فنڈ کے لئے غریب مظلوم ترکون
کی اعانت کیلئے روپیہ جمع کرنیکے واسطے ہدایات دے رہے ہین۔ مگر حقیقت یہ
ہے کہ غریب ناواقف عوام کو اپنے مشرک امام کی مطلق العنان واحد حکومت جسمین
منوا رہے ہین۔ ایسے فنڈون مین چندہ دینا دین وایمان کو ہلاک کرنا ہے ترک
ہمارے مسلمان بھائی ہین۔ ہم اونکی بطریق جائز ومفید اپنی حتی الوسع امداد و
اعانت کرین ہمارا دین اور ایمان ہے مگر ان فنڈون مین دینا تو ترکونکی اعانت

نہین بلکہ مسلمانون کو ہندؤن کا غلام بنانے پر اعانت ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ تمہین تمنے مولوی عبداللہ لکھا یہ اوسی فرقہ ضالہ وہابیہ دیوبندیہ سے ہین۔ جو حرمین شریف کو شرکستان اور وہان کے علمائے کرام اہلسنت اور دیگر ساکنان اہلسنت کو مشرک سمجھتے ہین۔ ترک سنیون اور اونکے سلطان کو کب مومن جانتے ہین۔ آج یہ سنی غریبون کو دہوکہ دینے کیلئے حامی اسلام و درد خواہ سلطنت اسلام و مقامات مقدسہ اسلامیہ بنتے ہین انکے دہوکون مین نہ آوٗ انکے خوش آیند الفاظ پر نہ جاوٗ اپنے اور تمام جہان کے سردار مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہر وقت پیش نظر رکہو دیکہو وہ ایسون کی نسبت تمہین یہ صاف صریح فرمان دیتے ہین۔ ”ایاکم وایاہم لایضلونکم ولایفتنونکم“ بدمذہبون سے دور بھاگو انہین اپنے سے دور رکہو کہین وہ تمہین بہکا نہ دین کہین وہ تمہین فتنے مین نہ ڈالدین اونکے اس کہنے مین نہ آوٗ کہ یہ چندہ انگورہ کو بھیجا جائیگا یہ سلطنت اسلامیہ کی حفاظت مین لگیگا یہ چنین چنان ہوگا۔ اول تو اونکے اس زبانی دم دلاسون کی حالت خود انکے اعمال ہی سے عیان ہے کہ انگورہ ونگورہ کہین نہ جائیگا پنڈرا انکے بڑے بڑے پیٹون مین سمائیگا۔ جو اس سے پہلے ایسے جانے کتنے ہزارون لاکہون کے چندون کی صاف ڈکار چکے ہین۔ جو اوس سے بچیگا وہ مسلمانون کو ہندوٗن کا غلام بنانے مین کام آئیگا۔ اور بالفرض اگر بچا سوان سوان حصہ انگورہ بھیجنے کا نام بھی کرین تو انکے فنڈ مین داخل کرنا انکو دینا انکی کمیٹی کا ممبر بننا یہ سب انہین اپنے مین ایک قسم کا دخیل بنانا اور انکی شوکت وجماعت بڑھانیوالون کی فہرست مین اپنا نام بھی لکھوانا ہے اور وہ سخت اشد حرام ہے دیکہو ہمارے آقا و مولیٰ علیہ افضل الصلاۃ والثنا فرماتے ہین۔ ”من مشی الی صاحب بدعۃ لیوقرہ فقد اعان علی ہدم الاسلام“ اور ہمارا اور تمہارا اور تمام جہان کا خالق و مولیٰ جل وعلا فرماتا ہے ولاترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار۔ جو کسی بدمذہب کی طرف اوسکی توقیر کرنے کے ارادہ سے چلا پس

بیشک اوس نے اسلام کے ڈہانے پر اعانت کی اور ظالمون کیطرف میل نہ کرو تمہین جہنم
کی آگ چہوئے دیکہو اس حدیث شریف اور آیۂ کریمہ نے بدمذہبون کی توقیر کرنے کیلئے
چلنے کو بہی ہدم اسلام پر اعانت بتایا اور اونکی طرف ذرا سے مائل ہونے کو بہی موجب
عذاب الہی ٹہرایا والعیاذ باللہ تعالی یہ اسکی دلیل ہے کہ شریعت مطہرہ ہمین بدمذہبون
سے قطعًا دور رہنے کا حکم دیتی ہے جسکو کثیر آیات و احادیث مین بتاکید و اہتمام تام
ارشاد فرمایا گیا ہے امام ابن سیرین نے جو امام الفقہا امام المحدثین امام الصوفیہ
سب ہین۔ بدمذہبون سے حدیث شریف و قرآن مجید تک سننا گوارا نہ فرمایا اور اونہین
اپنی مجلس شریف سے نکالدیا یہ اسلئے کہ کہین اونکے دل مین بدمذہب سے قرآن و
حدیث سنکر اوس بدمذہب کی کچہہ وقعت نہ آجائے اور کہین وہ انہین کسی فتنے مین نہ
ڈالدے مدرسہ اسلامیہ سیتاپور نے پہلے جو چندہ لیا اوس سے تو یہ کیا کہ رد آریہ
کا نام کرکے وہابی ملون کو بلاکر سیتاپور مین وہابیت پہیلائی اب کہ لیڈران نے
اون آریون کو اپنا یقینی بھائی دلی دوست پیشوا اور رہنما وغیرہ وغیرہ بنالیا ہے تو
پچہلا تجربہ بتاتا ہے کہ مدرسہ اسلامیہ کے نام سے چندہ لیکر اب اوس سے آریت
و گاندہویت پہیلائی جائیگی غرض خلاصہ یہ ہے کہ تم ہرگز نہ خلافت کمیٹی کے ممبر
بنو نہ خلافت کمیٹی کو خلافت یا انگورہ فنڈ کسی مین چندہ دو نہ سیتاپور کے مدرسہ
سے جو اب وہابیون اور گاندہویون کے زیر اثر و اقتدار ہے کوئی سروکار رکہو
نہ اوسمین چندہ دو نہ مولوی عبداللہ اور دوسرے کسی بدمذہب وہابی گاندھوی
وغیرہ سے میل جول رکہو ٹرہاؤ۔ ہم اور ہمارے بزرگان دین اور تمام سلف صالحین
رحمہم اللہ تعالی کا پسندیدہ یہی طریقہ ہے جو اسکے خلاف ہے اوس سے ہم اور ہمارے
تمام پیران عظام و اسلاف کرام سب بری بیزار ہین۔

غرہ جمادی الاخری دوشنبہ سنہ ۱۳۴۰ھ فقیر اسمعیل حسن عفی عنہ قادری برکاتی از خانقاہ برکاتیہ مارہرہ۔

مکتوب ۷۷ - نواب سید سردار علیخانصاحب کے نام گلبرگہ شریف ۲۷ جمادی الاخر ۱۳۴۰ھ کو ارسال فرمایا۔

"تمہنی (نذر حضرت شاہ شرف بوعلی قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کا فاتحہ وہان (یعنی گلبرگہ شریف مین جہان خود نذر ماننے والے اسوقت مقیم تھے) ہی ہونا اچھا ہے خود آپ فاتحہ پڑہین - اور چونکہ گاندہوی امت کے جلسون کا اجمیر شریف مین ایام عرس معلی مین ہونا اخبارات سے معلوم ہوا ہے لہذا آپ عرس معلی سے دس پندرہ روز کے بعد حاضری دین"

مکتوب ۷۸ - محمد عوض کے نام سیتاپور، رجب ۱۳۴۰ھ کو ارسال فرمایا۔

"مین عنقریب سیتاپور انشاء اللہ تعالیٰ آتا ہون مولی بخش اور اونکی زوجہ کی بالمشافہہ شکایات سنونگا زوجہ پر خاوند کی فرمانبرداری ضروری ہے اور خاوند پر نان و نفقہ اور اوسکی دل جوئی"۔

مکتوب ۷۹ - اہلخانہ فقیر راقم کے نام بریلی ۲۵ شعبان ۱۳۴۰ھ کو ارسال فرمایا۔

"تحریر کیا مجھکو والدہ سلطان محمود صاحب (مرحوم برادر ماموں زاد اہلخانہ راقم) سے کچھ غیریت نہین ہے محمد میان سلمہ کو (جو سید سلطان محمود صاحب مرحوم کی تعزیت اون کی والدہ صاحبہ سے کرنے بریلی گئے تھے اونہون نے راہ خرچ کیلئے) جو روپیہ دیئے یہ خلاف مراسم دینوی ہے نیز ممانعت شرعیہ ہے لہذا واپس کرتا ہون تم میری جانب سے یہ عذر کرکے واپس کرو۔ پانچ قطعہ نوٹ تعدادی پانچ روپیہ بھی ملفوف ہین"۔

مکتوب ۸۰ - نواب سید سردار علیخانصاحب کے نام ۵ ذیقعدہ ۱۳۴۰ھ کو حیدرآباد ارسال فرمایا

"تعویذ دفع گردہ کا واسطے (ایک نواب صاحب کے جو ریاست حیدرآباد کے ایک صیغہ کے وزیر کے معتمد نائب وزیر تھے) ملفوف ہے اور تحریر کیا کہ اگر وہ (معتمد مذکور) عادی منشیات کے ہون تو چھوڑ دین"۔

مکتوب ۸۱ - محی الدین بادشاہ کے نام حیدرآباد ۲۰ ذیقعدہ ۱۳۴۰ھ کو ارسال فرمایا۔

"منی (نذر حضرت شاہ شرف بو علی قلندر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) کا فاتحہ تم وہان ہی (اپنے وطن حیدر آباد مین) کرو جو مانتا ہے اوسیکو اپنی موجودگی مین کرنا چاہیئے"۔

مکتوب ۸۲۔ حکیم عبدالمجید صاحب کو لکھنو بیس ذیقعدہ ۱۳۴۰ھ کو ارسال فرمایا۔

"جب زکات کسی عمل کی دینے کی ترک جلالی وجمالی سے نیت کیجائیگی تو پرہیز لازمی ہوگا۔ آپ جو مریض کو نسخہ تجویز کرتے ہین تو پرہیز کا کیسا قدغن کرتے ہین اگر وہ پرہیز نہ کریگا تو نسخہ کیا فائدہ دیگا۔ مین نے جو آپکو پرہیز لکھے تھے وہ بہت آسان لکھے تھے اب اسقدر اور آسانی کرسکتا ہون کہ خادم یا خادمہ بوقت خدمت اشیائے ممنوعہ سے الگ ہوے اور گوشت نہ کہائے۔ شجرۂ زر بہت اعمال مجربہ سے ہے واسطے کشائش دارین بہت مفید ہے۔ اگر نہو سکے تو بہ نیت نیم زکات قصیدہ بردہ شریف وقصیدۂ غوثیہ شریف (کی زکات) دے لیجئے۔ اگر ارادہ ہو تو لکہیئے کہ ترکیب بھیجون اور دونون قصیدے بھیجئے کہ اونکی تصحیح اعرابی ولفظی کرا دون"۔

مکتوب ۸۳۔ نواب سید سردار علیخانصاحب کے نام حیدر آباد دوم ذی الحجہ ۱۳۴۱ھ کو ارسال فرمایا۔

"مطلع ہندوستان پر ایسی تاریکی گاندہ ہوئی پھیلی ہوئی ہے کہ صاحبان خدمت اوسکے رفع کرنے مین کوشان ہین"۔

مکتوب ۸۴۔ محمد عوض کے نام سیتاپور ۱۶ ذی الحجہ ۱۳۴۰ھ کو سیتاپور ارسال فرمایا۔

"تہنیت تولد فرزند اور بنام غلام غوث رکہنے کو لکھا اور قربانی گاؤ سے خوشی ظاہر کی"

فقیر راقم عرض کرتا ہے۔ محمد عوض کے خط موصول ۱۵ ذی الحجہ کمین اپنے نو مولود لڑکے کیلئے نام تجویز کرنے کیلئے معروض اور اپنا حضرت کی نصیحت اور تاکید سابق کے مطابق قربانی گاؤ کرنیکا اظہار تہا۔ جسکے جواب مین یہ صحیفہ ارقام فرمایا اور نصیحت شرعی کے ماننے اور شعائر اللہ کے فتنہ کے وقت قائم رہنے پر اظہار مسرت سے اونکا دل بڑہایا۔

مکتوب ۸۵ - نواب سید سردار علیخانصاحب کے نام ۱۹ ذی الحجہ ۱۳۴۰ھ کو حیدرآباد ارسال فرمایا۔
"انسان کا قاعدہ ہے کہ جو چیز جبتک نہین ملی ہوتی اوسکی قدر ہوتی ہے اور جب ملجاتی ہے تو بیقدر ہوتی ہے آپ کیواسطے دعا کرنیسے غافل نہین رہا۔ رہا قبول ہونا (وہ) اللہ تعالیٰ کے اختیار (مین) ہے"۔

مکتوب ۸۶ - انہین کے نام ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۴۰ھ کو حیدرآباد ارسال فرمایا۔
"بہ نسبت دور کے قریب سے (دعا) پڑہنے کا اثر زیادہ ہوتا ہے"۔

مکتوب ۸۷ - انہین کے نام ۱۳ محرم ۱۳۴۱ھ کو حیدرآباد ارسال فرمایا۔
"نماز کی تاکید تحریر کی کہ ناغہ نہونے پائے"

مکتوب ۸۸ - نواب سید سردار علیخانصاحب کے نام ۱۵ محرم ۱۳۴۱ھ کو حیدرآباد ارسال فرمایا۔
"نماز کی پابندی کی بہت تاکید مین نے لکھی"

مکتوب ۸۹ - مولوی عبدالقدیر صاحب بدایونی کے نام ۱۹ محرم ۱۳۴۱ھ کو بدایون ارسال فرمایا
"بسبب اونکے (مولوی) عبدالباری اور گاندہولون اور دیوبندیون سے ملجانے کے اپنی علیحدگی تحریر کی"۔

مکتوب ۹۰ - ایک خیرطلب کے نام ۲۵ محرم ۱۳۴۱ھ کو ارسال فرمایا۔
"(مولوی) عبدالباری کا اپنے بزرگان قدست اسرارہم اور مولوی عبدالمجید صاحب و مولوی فضل رسول صاحب و مولوی عبدالقادر صاحب و مولوی عبدالمقتدر صاحب سے عقیدۃً و مذہباً مخالف ہونا تحریر کیا اور (مولوی) عبدالقدیر نے جو اخبار[۱] مین اپنے خادم آستانۂ فرنگی محل ہونا اور (مولوی) عبدالباری کے ہر پسند کئے ہوئے امر کا متبع ہونا شائع کرایا تہا وہ بھی لکھدیا اور اوسپر اپنا افسوس تحریر کیا"۔

مکتوب ۹۱ - نواب سید سردار علیخانصاحب کے نام ۳ ربیع الاول شریف ۱۳۴۱ھ کو حیدرآباد ارسال فرمایا۔

---

[۱] دیکہو اخبار ہمدم لکھنؤ ۲۴ مارچ ۱۹۲۲ء - محمد میان

"نماز کی تاکید لکھدی"

مکتوب ۹۲ - عزیز الدین احمد صاحب کے نام بداؤن غرۂ ربیع الآخر شریف ۱۳۴۱ھ کوارسال فرمایا -

"نماز تہجد کے پڑہنے کی اجازت دی اور حالت عمل خوانی مین اگر احتلام ہو اور غسل مضر ہو تو تیمم کی اجازت تحریر کی"۔ فقیر راقم عرض کرتا ہے - عزیز الدین احمد صاحب مذکور بالا ۲۲ ربیع الاول شریف ۱۳۴۱ھ کو اجمیر شریف سے حضرت کی خدمت مین مارہرہ حاضر ہوئے - اور کہا کہ خواجہ بزرگ قدس سرہ کے دربار مین اپنے مقاصد کی دعا کیواسطے حاضر تہا مجھے ایسا ہوا کہ حضرت کے پاس جاؤن اس سبب سے آیا ہون حضرت نے اون کو دعائے کشایش رزق اور تعویذ تسخیر قلوب دیکر اگلے دن رخصت فرمایا - بعد کو خطوط و کتابت کے ذریعہ سے اور بہی ہدایات انکو فرمائین -

مکتوب ۹۳ - بیگم صاحبہ اہلخانہ نواب رسول یار جنگ کے نام ۴ ربیع الآخر شریف ۱۳۴۱ھ کو حیدر آباد ارسال فرمایا -

"فدیہ مین ضرورت کیسکے ہاتھ (فدیہ کے جانور پر) رکہوانے کی نہین - اور اگر رکہدین تو نقصان بہی نہین"۔

مکتوب ۹۴ - محمد علیم الدین صاحب مہتمم پولیس کے نام عثمان آباد دکن ۱۶ ربیع الآخر شریف ۱۳۴۱ھ کو ارسال فرمایا -

"کسی ورد (مثل دعائے حیدری شریف) کے پڑہنے مین مولیٰ مشکلکشا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی صورت مبارک کا خیال کرنا اور حضرت سے استدعا کرنا جائز بلکہ مستحسن ہے اور بزرگان اسلام کا عملدرآمد - اسکو جو خلاف بتائے وہ وہابی بیدین ہے (یعنی وہابیہ بیدین ہی ایسے امور استمداد و استعانت از بزرگان دین و محبوبان خدا رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو ناجائز و حرام اور مخالف دین بتایا کرتے ہین) آپ شوق سے پڑہئے"۔

مکتوب ۹۵ - حکیم عبدالمجید صاحب کے نام لکھنؤ غرہ جمادی الاول ۱۳۴۱ھ کو ارسال فرمایا۔
"ظاہراً آپکے خواب کے بموجب آپکی برکات شجرۂ زرد جو زیر ہدایات حضرت دی تھی) پوری ہوگئی۔ اب ہر ماہ مین جو تین روز پڑھا جائیگا او زمین پر سنہیر (جلالی وجمالی) کی ضرورت نہین ہے یہ فتیلے جو باقی رہجاتے ہین وہ عسر (دشواری) ولادت اور کشایش رزق کیواسطے لوگون کو دیدیا کیجئے"۔
مکتوب ۹۶ - شیخ عطا الٰہی صاحب کے نام غرہ جمادی الاول ۱۳۴۱ھ کو گجرات (پنجاب) ارسال فرمایا۔
"فہمایش کی کہ اپنی زوجہ سے موافقت کا برتاؤ رکھین"
مکتوب ۹۷ - زوجۂ شیخ عطا الٰہی صاحب کے نام غرہ جمادی الاول ۱۳۴۱ھ کو گجرات (پنجاب) ارسال فرمایا۔
"تحریر کیا کہ اپنے شوہر کی تابعداری کرین"
مکتوب ۹۸ - منشی رضا خانصاحب کے نام مارہرہ ۱۹ جمادی الاخر ۱۳۴۱ھ کو مارہرہ ارسال فرمایا۔
"ایسی بے عنوانیونکا جو درگاہ معلی کے معاملات مین متولیان اور ممبران نے کی ہین اونکا پردہ ڈالنا دنیا مین بدنامی آخرت مین وبال کا سبب ہے مین ہوتا تو وانسگاف حال کمشنر سے کہتا"۔ فقیر راقم عرض کرتا ہے۔ حضرت کے دوران قیام حیدر آباد دکن مین کمشنر صاحب نے درگاہ معلی برکاتیہ کے انتظامات کی یہان آکر کچھ دیکھ بھال کی تھی۔ اور بعض صاحبون نے اپنی ڈالی ہوئی بعض ابتریونکا اخفا کیا تھا اوس کے متعلق حضرت کا یہ ارشاد ہے۔
مکتوب ۹۹ - برخوردار مولوی حافظ سید آل مصطفےٰ سلمہ کے نام مارہرہ ۲۹ جمادی الاخر ۱۳۴۱ھ کو ارسال فرمایا۔

۴۸۶

نورچشم مصطفیٰ سلمہ اللہ تعالیٰ پس از دعاہائے مزید حیات و حصول صحت و عافیت و علم و
دولت واضح رائے عزیز ہو بفضلہ مین بخیر ہون اور خیر و عافیت تم سب کی مطلوب
اس سال سے قبل مین سمجھا کرتا تھا کہ (ایک بہت قریبی عزیز) اپنے فائدہ کی تقریب
کرتے ہین مجھسے جو اعانت ہو سکتی تھی کر دیتا تھا - سالگزشتہ سے معلوم ہوا کہ یہ
تقریب محض ہمارے اور ہمارے اسلاف کے سب و شتم کیواسطے ہے اور بزرگون کی
ارواح متبرکہ کے تکلیف دینے کیواسطے - لہذا اور تو کچھ نہین کر سکتے مگر آپ شریک ہو کر
تو ارواح بزرگان کو رنج نہ پہونچائیں - اپنی علیحدگی اچھی سمجھتا ہون سالگزشتہ مین خود
تو مکان حویلی بہت اصرار سے واسطے قیام مولوی حامد رضا خانصاحب کے لیا اور
پھر اونکا او نپر اور ہمپر غصہ اتارا - مجھکو امید ہے کہ وہ خود اس سال مجھکو معاف ہی رکھینگے
میرے امکنہ اور آراضی افتادہ مین کسی مخالف مذہب میرے کو نہ رہنے دینگے - مین ہرگز
رضامند نہین ہون کہ میرے کسی متعلقات مین کوئی بد مذہب آنے پائے یا رہے"۔
فقیر راقم عرض کرتا ہے ان صاحب نے اپنی اوس تقریب مین ۱۳۴۰ھ مین قرب وجوار
کے بعض گاندہوی خیالات کے لوگون کو بلایا - اور اون لوگون نے اپنی گاندہویت
کی طرفداری مین پھر اور ہمارے اکابر پر چوٹین کین اور جناب مولانا حامد رضا خان
صاحب اور اونکے یہان کے طلبہ و دیگر متوسلین اہلسنت کو محض بیجا سخت سست
کہا اور آمادہ جھگڑے فساد پر ہوئے - اور پھر اون صاحب نے اون گاندہویون کو رد کنی
اونکی مذمت کے بجائے - اولٹے اون غریبون پر غصہ اوتارا - یہ والانامہ حضرت کا
ان صاحب کے اس طرز عمل پر اپنی بحمایت دین و سنت ناراضی اور بیزاری کے اظہار
مین ہے - اور پھر خود ان صاحب کو اسی مضمون کا کرامت نامہ ارسال فرمایا جو
آگے درج ہے -

مکتوب ۱۰ - ایک بہت قریبی رشتہ دار کے نام مارہرہ ۴ رجب ۱۳۴۱ھ کو ارسال فرمایا -

تحویلی (سجادہ نشینی اپنی) مین اگر مولوی صاحبان بریلی (اہالی خاندان حضرت فاضل
بریلوی اور اونکے متوسلین علمائے اہلسنت) ہوکے تو (اونکا ٹہرانا) مضائقہ نہ تہا مگر
پارسال کا واقعہ ہے کہ تمنے خود باصرار (حویلی عاریت) لیکر اونکو ٹہرایا اور پہر خود ہی مجہہ
سے اور اونسے ناراض ہوئے مولویان بدایون اور (مولوی) ہادی علیخان مجہسے اور میرے
بزرگون سے (کامدہوںیہ وغیرہ بدمذہبون کیساتہہ گہل ملجانے کیوجہ سے) عقیدۃً علیحدہ
ہین - پیر کی درگاہ شریف کی مرمت سے خوشی ہوئی مگر مسجد کی کسی نے بہی پرواہ نہ کی
جو بہت مخدوش حالتمین ہے ہم مدعی تو سجادہ نشینی کے ہین اور اصل سجادہ کی جگہ
اور سجدہ گاہ کا یہ حال ہے ۔"

مکتوب ۱۰۱ - مولوی محمد فائز صاحب کے نام الہ آباد ۲۲ رجب ۱۳۶۱ھ کو ارسال فرمایا -
کامل النصاب کثیر المناقب - بس از مراسم سنت ملتمس خدمت - مطبوعہ عنایت نامہ
آج مارہرہ سے واپس شدہ موصول ہوا - یاد فرمائی اگرچہ باعث تعجب تھی - مگر اس پہلو
سے سبب شکریہ بھی ہے کہ ایک اہم فرض دینی تبلیغ و اشاعت دین و خدمت وحفاظت
اسلام و مسلمین پر توجہ دلائی گئی ہے - اکابر و اسلاف کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے جس
خلوص وللہیت و جوش دینی و حمیت اسلامی سے اس خدمت منصبی و فرض مذہبی
کو بحسن و خوبی و کامیابی انجام دیا وہ اظہر من الشمس و ابین من الامس ہے اور الحمد للہ
کہ اس دور فتن اور غربت دین کے ایام مین بہی اونکے خدام اس خدمت اسلام
کو حسب وسعت انجام دے رہے ہین - فجزاہم اللہ تعالیٰ عن الاسلام والمسلمین خیر الجزاء -
فقیر اگرچہ اپنی بے بضاعتی علمی و عملی سے اس اہم فرض دینی کی کما حقہ بجا آوری کے
قابل نہین پہر بہی کم از کم اون خدام دین کی اون مساعی جمیلہ دینیہ مین ترقی از بیش
و جلد از جلد کامیابی کی دلی دعا سے غافل نہین - اور اشاعت دین و حفاظت اسلام
و مسلمین مین خدام دین کی بقدر قدرت جس طرح کی بہی امداد و اعانت بن پڑے

اوسے علماً وعملاً فرض ولازم جانتا ہے۔ اور اگر اس مقصد کیلئے مسلمانوں کی مساعی
کسی صورت اجتماعی حلقہ ودائرہ کے نظام مین لائے جانیکی داعی ہون تو اوس مین بھی
شرکت مین کوئی مضائقہ نہین دیکھتا جبکہ اوس حلقہ ودائرہ کی تحدید خالص مذہب
مہذب اہلسنت وجماعت کے اتباع کامل کے مطابق ہو۔ اور اغیار مبتدعین و
مرتدین وکفار اوسمین کسی طرف سے کسی طرح کا دخل واقتدار نہ پاسکین۔ جس خاص
خطرۂ ارتداد کے انسداد پر توجہ دلائی گئی ہے غالباً آپکو بھی معلوم ہوگا کہ جماعت
مبارکہ رضائے مصطفی (علیہ افضل الصلاۃ والثنا) بریلی نے اس فتنۂ ارتداد کے
انسداد مین اپنی مساعی عرصہ سے جاری کر رکھی ہین۔ اور اوسوقت سے جب
ہندوستان کی دوسری بہت سی دعویداران حمایت وحفاظت اسلام ومسلمین
انجمنین باوجود اپنی مالداری اور فارغ البالی کے اس فتنۂ عظیمہ کیطرف سے بے
پروا بیٹھی ہوئی تہین اس غریب سنی جماعت نے باوجود اپنی بیحد کمزور مالی
حالت اور دوسری گوناگون مزاحمتون کے محض متوکلانہ خدمت دین کے جوش
مین اس فرض دینی کی بجاآوری شروع کردی ہے۔ اور بحمد اللہ تعالیٰ وبعونہ جل
مجدہ اوسکی مساعی جمیلہ بارور بھی ہو رہی ہین۔ فقیر بھی اس جماعت کا اوس کی
مساعی دینیہ مین بیش از بیش وجلد از جلد کامیابی تام کیلئے اپنی حسب استطاعت
ساعی اور دعاگو ہے۔ اور اگر کسی اور خالص سنی جماعت کیطرف سے اس سلسلہ
مین اپنی خدمات مذہب مہذب اہلسنت وجماعت کی حدود مین جاری کرنیکا
علم اطمینانی بہم پہونچیگا تو اوسکی بھی حسب استطاعت امداد واعانت سے انشاء اللہ
العزیز دریغ نہ ہوگا۔ اس سلسلہ مین اسقدر اور گوشگزار کرنا چاہتا ہون کہ اس
فتنۂ ارتداد کا انسداد اپنی اہمیت اور اعدائے دین کی زور وزر کی قوت اور زمانہ کی
حالت پر لحاظ رکھتے ہوئے جسقدر مصارف چاہتا ہے اوسکا اندازہ نہ کیا آپکو بھی

ہوگا۔ اور مشائخین سجادہ نشین حضرات جنہین آپ نے اپنی اس تحریر کا مخاطب خاص بنایا ہے اون سب کے سب نہین تو اکثر و بیشتر کی مالی حالت جیسی کچھ ہے وہ غالباً آپ سے بھی مخفی نہین ہوگی۔ ایسی حالتمین فقیر کا یہ عرض کرنا بیجا نہوگا کہ آپ نام نہاد جماعت احرار کو جسنے اتحاد اتحاد کا غل مچاکر ہندؤون کو اپنی دیرینہ خباثت کے اسطرح بے خوفی سے اظہار کی جرأت بڑہائی۔ اور اونھون نے مسلمانون کو ہندو بناکر اوس نام نہاد اتحاد کو عملی صورت دینے کی کوششین شروع کردین۔ اور وہی شر دہانند آریہ جسے انہین نام نہاد احرار نے خدا و رسول جل و علا و صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے صریح فرامین کو مشرک پرستی کی اندہا دہند ہین دیدہ و دانستہ پیٹھ دیکر مسلمانون کا واعظ و ہادی بناکر جامع مسجد دھلی کے منکبر پر مسند رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر جمایا تھا۔ آج مسلمانون کیساتھ اپنی اوس زبانی ہمدردی کے مکاری کے جامہ کو اوتار پھینککر خود آپکے بقول بہی کہل کر اس (مسلمانون کو مرتد ہندو بنانے اور اسطرح واقعی طور پر ہندؤون سے متحد کرنیکے) کام مین مصروف" ہوگیا۔ تو عرض یہ ہے کہ آپ نام نہاد جماعت احرار کو خود اوسی کے ہی اوٹھائے ہوئے اس مہلکۂ عظیمہ کے انسداد کیطرف توجہ دلائیے۔ یہ نام نہاد جماعت احرار بزعم خود حمایت اسلام و حفاظت مسلمین کی واحد ٹہیکہ دار ہونے کیساتھ ہی مالدار بھی ہے اور آپکا اس جماعت مین دخل و اثر بھی ہے اگر اسوقت یہ جماعت اس فتنہ کے انسداد مین اوسی مال سے ہی جو اوسنے مسلمانوں سے حمایت اسلام و حفاظت مسلمین ہی کا نام لیکر اکٹھا کیا ہے مسلمانونکی اعانت کردے تو اوس سے تبلیغ و حفاظت دین کے ضروری ظاہری لوازم و ضروریات کی فراہمی مین خدام دین کو ایک معقول حد تک اعانت ملیگی۔ اور اکابر کرام و صوفیۂ عظام کے سچے اخلاف کو بھی اپنی باطنی و روحانی قوت علمی و عملی سے مسلمانونکی صلاح و فلاح اور اسلام کی تبلیغ و اشاعت کی خدمت انجام دینے مین جو اونکا اصل کام ہے آپ تیار پائینگے۔ جسکے لئے اپنی طرف سے

وہ ہر وقت تیار ہیں۔ ۲۲ رجب المرجب ۱۳۴۱ھ از حیدر آباد دکن کوٹھی نواب سردار نواز جنگ پوسٹ ماسٹر جنرل۔ الفقیر اسمٰعیل حسن عفی عنہ القادری البرکاتی الاحمدی۔

مکتوب ۱۰۲۔ مولوی عبدالباری صاحب فرنگی محلی کے نام ۶ شعبان المکرم ۱۳۴۱ھ کو لکھوا ارسال فرمایا۔

۷۸۶

کامل النصاب کثیر المناقب۔ ہدیۂ مسنونہ۔ عنایت نامہ مارہرہ سے حیدر آباد اور وہان سے مارہرہ فقیر کو بعد واپسی وطن موصول ہوا۔ فقیر بے بضاعت اگرچہ تبلیغ و اشاعت دین و حفاظت و حمایت مسلمین کی کما حقہ بجا آوری کے قابل نہیں۔ پھر بھی اسلام کی برتری اور مسلمانوں کی بہتری کیلئے بارگاہ قادر مقتدر جل مجدہ مین دلی دعا سے غافل نہیں۔ "اجیب دعوۃ الداع اذا دعان" اوس کا مبارک فرمان ہے۔ اور ادعونی استجب لکم سے ناطق قرآن ہے۔ جنپر نظر رکھتے ہوئے فقیر کا ایمان ہے کہ وہ رحیم و رحمان عم نوالہ ہم گنہگارون کی معروضاتِ عاجزانہ کو ضرور اپنے فضل و کرم سے انشاءاللہ تعالیٰ شرف قبول و عزت اجابت بخشیگا۔ اور اعدائے دین کفار و مشرکین و مرتدین و مبتدعین اور اونکے اعوان و انصار سب کو خائب و خاسر فرمائیگا اور اپنے دین کی نصرت و حمایت و حفاظت خود فرمائیگا۔ انہ علی ذلک لقدیر۔ فقیر اس دینی مقصد اہم اور مذہبی فرض لازم مین اپنی حسب وسعت دوسری ظاہری تدابیر سے بھی غافل نہیں۔ اور اپنے احباب و اصحاب کو اوسکے لئے قولاً و عملاً ترغیب و تحریص دیتا اور اونکی امداد و اعانت مین حسب مقدرت ساعی ہے اور انشاءاللہ الکریم رہیگا اونمین سے بعض اہل خیر برسر موقع پہونچکر عرصہ سے خدمات دینیہ انجام دے رہے ہین۔ اور خدمت دینی کیلئے ہر قسم کی سعی کو اپنی حسب وسعت و ضرورت کار تیار ہین۔ مولیٰ تعالیٰ اونکی سعی کامیاب و مشکور فرمائے آمین۔ آپ پر بھی ظاہر ہے کہ ہم عالم اسباب مین ہین۔ جہان توکل کے معنی تدبیر کرکے نتیجہ حوالہ بتقدیر کرنے کے ہین۔ اور جہان اب سے پہلے بھی قوت روحانی

کیساتھہ جد و جہد جسمانی اور جذب وکشش باطنی کیساتھہ سعی وتدبیر ظاہری ممد ومعاون
رہی ہے اور اس اشتراک عمل کی ضرورت اسوقت زمانہ کی مقتضیات اور اپنی بد
اعمالیون عصیان پناہیون کے ہاتھون قوت روحانی وکشش باطنی کے روز بروز
کمزور بلکہ قریب بہ زوال کلی ہوتے جانیسے اور بڑھ گئی ہے - اور اسباب ظاہری کیساتھ
لینے کیلئے پہلے قدم پر بڑی ضرورت آکر روپیہ کی پڑتی ہے - خدام دین کیلئے عیش و
راحت کے سامان مہیا کرنیکو نہین - اونمین تو جو سچے دین کے خادم اور اپنے اسلاف
کرام ومشائخ عظام کے سچے اخلاف ہین اونہین تو اپنے اکابر واسلاف کی طرح
اب بہی ہر طرح کی جسمانی تنگی وترشی برداشت کرکے خدمت دین ادا کرنیکے لیے آپ
انشاءالکریم جل مجدہ آمادہ وتیار پائینگے - بلکہ اوسکی ضرورت خود دین کی خدمت اور اون
بہائیون کی حفاظت کیلئے ہے جنپر اعدائے دین نے اپنے دام بچھائے ہین - ایسی حالت
مین کیا یہ فقیر اس بارہ مین آپ سے اسلام ومسلمین کی اعانت کی کچھہ امید کرسکتا ہے
اور وہ بہی اپنے پاس سے نہ بہی سہی بلکہ اسطرح سے ہی کہ آپ اتحادیان ہنود کو جنہون
نے خدا اور رسول جل وعلا وصلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے صریح ارشادات کو دیدہ ودانستہ پیٹھہ
دیکر اتحاد اتحاد کا شور مچاکر اور ہندو غلامی اور مشرک پرستی کے جوش مین اسلام وایمان
وحدیث وقرآن ہنود اور اونکے طاغوت اعظم (لئیم) مردود پر بھینٹ چڑہاکر آج
ہندوؤن کو یہ جرأت بڑہائی کہ اونہون نے غریب بے یار ومددگار مسلمانون پر ہر طرح
کے ظلم وستم جبر وزبردستی توڑنیکے بعد کہلم کہلا بیدہڑک مسلح ہو ہو کر زر وزور کی قوت
سے اونہین دین سے برگشتہ کرنا اور اپنے اتحادی پس رودن کے خواب اتحاد کی مسلمانون
کو ہندو بناکر تعبیر دینا شروع کردی - تو کہنا یہ ہے کہ کیا آپ ان اتحادیون مین اپنے
بڑہے ہوئے اثر ورسوخ سے کام لیکر اونکے ایک قائد اعظم ہونیکی حیثیت سے اونپر
یہ زور دینگے کہ وہ کم از کم اوسی مال وزر کو جو اونہون نے خود مسلمانون سے ہی حمایت د

وحفاظت اسلام ومسلمین ہی کا نام لیکر اکٹھا کیا ہے خدام دین کی خدمت دین وحفاظت مسلمین کے مقصد صحیح مین صرف کرنے کیلئے ویدین تاکہ اوس سے اسباب ظاہری کا سرانجام ہوکر ارباب باطن کی قوت روحانی وجذب باطنی کی مدد اور عون ونصرت الٰہی کی حمایت سے انشاء العزیز یہ اہم دینی مہم بہ کامیابی وخوش اسلوبی تمام انجام کو پہونچے - اور اب کہ اس نامراد سراپا فساد اتحاد کا نتیجہ بیدینی وارتداد اور مشرکین ہنود کا مسلمانون پر جبر واستبداد جسپر علمائے دین وارباب بصیرت ویقین نے پہلے ہی دن متنبہ کر دیا تھا آج خود دلدادگان اتحاد کو بھی اوس سے انکار کرتے نہین بن پڑتا ہے - کیا ایسی حالتمین یہ فقیر آپسے توقع کرسکتا ہے کہ جس طرح آپ نے اس نامراد اتحاد کی نشو ونما اسکی ترقی وفروغ مین اسے حفاظت وبہتری اسلام ومسلمین کا بہت بڑا ذریعہ بتا کر ہر طرح ہمہ تن سعی وکوشش کی - آج اوسی طرح نہایت صفائی اور پوری کوشش سے اس ناپاک اتحاد کی خباثات اور دین ومسلمین کیلئے اسکی سخت تباہ کن ومضر حیثیت مسلمانون کے دل نشین کرکے کچھ تلافی مافات بلکہ تعمیر ماہدم پر توجہ فرماینگے - اور اب کہ ہنود علانیہ اور خود آپکے ہی شرکار کار ومعتمدین کے بقول جتھے بندی کرکے بہ جبر وزبردستی مسلمانونکو مرتد بنانے مین سرگرم ہین سورہ ممتحنہ کی آیۂ کریمہ سے غلط وبے محل استدلال کی محض برائے گفت آڑ نہ پکڑینگے - یارب یہ مخلصانہ دیندارانہ معروضات سماع قبول پائین - فقیر اسمٰعیل حسن عفی عنہ قادری برکاتی احمدی - خادم آستانہ برکاتیہ - ۲۸ شعبان المکرم سنہ ۱۳۴۱ھ یکشنبہ از خانقاہ برکاتیہ مارہرہ ضلع ایٹہ -

مکتوب ۱۰۳ - شاہ جی نصیر الدین صاحب کے نام ۲۹ شعبان سنہ ۱۳۴۱ھ کو اجمیر مقدس ارسال فرمایا -

"مل کا پانی استعمال کرو - اور گاندھیوں اور کھدر پوشی سے اپنے آپکو بہت بچاؤ"

فقیر راقم عرض کرتا ہے شاہ جی صاحب موصوف جو حضرت قدس سرہ سے مرید و
مستفید نیز حضرت کے خلیفۂ مجاز بھی تھے اور اون ایام مین حضرت کے زیر ہدایت
حزب البحر شریف کی زکات دینا چاہتے تھے اونکے استفسار کے جواب مین نل کا پانی
ایام زکات مین استعمال کرسکتا تحریر فرمایا - اور چونکہ اوس زمانہ مین اجمیر پاک مین
گاندہویون نے بہت اودہم اوٹہار کہا اور کہدر پوشی گاندہویت کی علامت تھی
لہذا ان سے احتراز کی تاکید فرمائی -

مکتوب ۱۰۴ - ایک اپنی متوسل رئیسہ کے نام حیدر آباد دکن ۱۶ ماہ صیام ۱۳۴۱ھ
کو ارسال فرمایا -

چونکہ آپ سلسلہ میرے بزرگون مین ابہی منسلک ہین لہذا ایک مسئلہ بتاتا ہون وہ
یہ ہے کہ آپ صاحبان بدایون (پیروان گاندہی ولپسروان لکہنوی) کو الفاظ تعظیمی
لکہتی ہین اور اچہا جانتی ہین اور مسئلہ یہ کہتا ہے کہ جو فاسق کو فاسق نہ جانے کافر کو
کافر نہ جانے جب فسق وکفر کی اطلاع ہو جائے تو وہ خود فاسق وکافر ہے - لہذا
جبتک کہ فاسق وکافر توبہ نہ کرے اوسکو اچہا جاننا اوسکی اعانت کرنا یا اوس سے
یا اوسے اچہا جانکر ہمسر برتر ماننا کر بلاوجہ شرعی) اعانت لینا ممنوع ہے - اگر آپ
میرے اس انتباہ کے بعد بہی اسپر عامل نہو نگی تو مجہسے آپ سے کوئی تعلق نہوگا "-

مکتوب ۱۰۵ - حکیم حامد حسن صاحب کے نام حیدر آباد دکن ۱۹ ارشوال ۱۳۴۱ھ کو ارسال فرمایا
" جو شخص کہ بد مذہب ہو جائے اوس سے ہر شخص کو علیحدہ ہونا چاہئیے "-

مکتوب ۱۰۶ - نواب رسول یار جنگ کے نام حیدر آباد دکن ۳ ر ذیقعدہ ۱۳۴۱ھ
کو ارسال فرمایا -

" یہ نصیحت بھی لکھی کہ زمانہ بہت خراب ہے اول صرف شیاطین بہکاتے تہے اب
انکے معاون بہت سے مدعیان علم ومشیخت بہی ہو گئے ہین - اللہ تعالی ہمکو

اور سب مسلمانوں کو بچائے اور ایمان اور اسلام پر قائم رکھے آمین ثم آمین۔

مکتوب ۱۰۷ - محی الدین پاشا کے نام حیدر آباد دکن غرۂ ذی الحجہ ۱۳۴۱ھ کو ارسال فرمایا

"نصیحت لکھی کہ کسی بدمذہب سے خواہ مشائخ ہو خواہ مولوی ہو اور رجاوگرو غیرہ سے کسی طرح کی نہ اعانت لو نہ دو اسکے خلاف میرے منتسبین اگر کرینگے تو اونکو نہ مجھسے تعلق اور نہ مجھے اون سے تعلق"۔

مکتوب ۱۰۸ - برادرم سید آل عبا صاحب کے نام حیدر آباد دکن ۵ ذیحجہ ۱۳۴۱ھ کو ارسال فرمایا۔

"تم کسی کے کہنے سننے کا خیال نہ کیا کرو۔ ہمارا میل جس سے ہوتا ہے وہ اللہ کیواسطے اور جس سے علیحدگی ہے وہ اللہ کیواسطے۔ ہم کسیکو بددعا نہیں دیتے۔ جو ہمارے ساتھ جیسا کرتا ہے وہ سپرد بخدا رہتا ہے"۔

مکتوب ۱۰۹ - اعلیحضرت نواب رسول یار جنگ کے نام حیدر آباد دکن ۱۳ ذی الحجہ ۱۳۴۱ھ کو ارسال فرمایا۔

"لکھا کہ جبتک میرے (بتائے ہوئے) اعمال کرین کسی دوسرے (اسوقت کے عالمون) کے (بتائے ہوئے) اعمال کیطرف متوجہ نہون۔ (اسلئے کہ) زمانۂ حال مین بہت سے جھوٹے مولوی اور مشائخین لوٹتے پھرتے ہین"۔

مکتوب ۱۱۰ - شاہ جی نصیر الدین صاحب کے نام اجمیر مقدس ۱۳ ذی الحجہ ۱۳۴۱ھ کو ارسال فرمایا۔

"اجازت زکات حزب البحر شریف لکھی اور یہ بھی لکھا کہ اگر دوسرے آدمی بھی اجازت کے طالب ہین اول اونکے ایمان و اسلام و طرز معاشرت کی جانچ کرلو اور یہ بھی دیکھ لو کہ گاندھوی تو نہین ہین جب اجازت دو"۔

مکتوب ۱۱۱ - حکیم حامد حسن صاحب کے نام حیدر آباد دکن ۲۰ ذی الحجہ ۱۳۴۱ھ کو ارسال فرما

"آپکی رائے صائب ہے کہ آپ میری موجودگی مین زکات ادا کیجئے۔ اگر آپ دو ماہ
کی فرصت کرکے میرے پاس آئین تو مین آپکو بہت سے اعمال کی زکات دلوا دون
اور اس فن (اعمال و اوفاق و تکسیر وغیرہ) کو اسقدر بتا دون کہ آئندہ آپکو خود بصیرت
ہو جائے کہ آپ کر سکین۔ یہ فن اب قریب مفقود ہے نہ کسیکو شوق ہے اور نہ کوئی
قدردان ہے۔ سابق مین شائقین تو محنت کرتے تھے اور بادشاہ وقت اور روسا
اور امرا قدر کرکے اونکی ہمت افزائی کرتے تھے دیکھئے کہ ڈاکٹرون اور بیرسٹرون
اور وکلا کی کیسی قدر کیجاتی ہے لہذا وہ فن سیکھتے ہین۔ کیا اون سے اون قدر کرنے
والونکے سب کام حسب مراد ہو جاتے ہین ہرگز نہین۔ اور اس فن والون کی
طرف اول تو کوئی رجوع ہی نہین ہوتا اور پھر یہ چاہا جاتا ہے کہ بال باندھا حسب مراد
اونکے فوراً کام ہوں"

مکتوب ۱۱۲ ۔ برادرم سید آل عبا صاحب کے نام حیدرآباد دکن ۱۳ محرم ۱۳۴۲ھ
کو ارسال فرمایا۔

"تحریر کیا کہ (مولوی) عبد القدیر کے سو روپیہ مقرر ہونا جو لکھا اگر وہ اپنے باپ دادون کے
مذہب اور ہمارے مذہب پر ہوتے تو اونکو مبارکباد لکھتے اب تو ہم اونکو یہی دعا دیتے
ہین کہ وہ بدمذہبی کے چکر سے نکلکر اپنے باپ دادون کے طریقہ پر ہو جائین اللہ
تعالی اس ریاست کو اور اوسکے رئیس کو قائم رکھے اکثر مسلمانونکی امداد اور اعانت
ہو جاتی ہے۔ گو اب تفرقہ مسلم و مرتد و بدمذہب کا اوٹھ رہا ہے مگر اسمین رئیس پر
نکتہ چینی کا کم موقع ہے۔ جو لوگ منتظم ہین اونکی صلح کل مذہبی کا یہ رنگ ہے۔ بہرحال
ہمکو اگرچہ بالفعل اس ریاست سے کوئی مفاد دینی و دنیوی نہین ہے۔ مگر آصفجاہ اول
مرحوم ہمارے خاندان کے معتقدین سے تھے اور ہمارے یہان کے ایک خلیفہ شاہ بدیع
کو اپنی ریاست مین رکھنا سبب برکت سمجھتے تھے بہرحال ہمکو دعا ہی دینا چاہیے۔ جب

مین گلگہ شریف تہا اور حضرت خواجہ بندہ نواز قدس سرہ کے مزار پر حاضر ہوا تہا اور اپنی
خیال کو مجتمع کیا تہا (یعنی مراقبہ فرمایا تہا) تو مجھے ایک دہوان سا محیط معلوم ہوا تہا مگر
اوسکو خواجہ صاحب نے اپنے دست مبارک سے پہاڑ دیا تہا - اب بھی ویسا ہی معلوم ہوتا
ہے - کیا کچھہ تغیر و تبدل ہوا ہے - برار کے مقدمہ مین کوئی منزل رسان بات ہوئی ہے
یا وہ ہی ہے جو جفر مین نکلا تہا - حکیم (حامد حسن) صاحب چونکہ واقف کار ہین لہذا اونکو
نقش تسخیر (وقت ضرورت اپنے مطلوب کو اپنی طرف متوجہ کرنیکا) بتاؤنگا - ورنہ زمانہ کا
حال تو یہ ہے کہ علم ندارد ہے واقف کاری ندارد - یہ نہین جانتے کہ اثر کے طرح سے ہوتا
ہے - جہان اونکو اونکے خیال مین (اثر) ظاہر نہ معلوم ہوا عمل اور عامل دونونکی جانب
سے عقیدہ گیا - عامل کیطرف سے اگر گیا تو چندان نقصان نہ تہا - مگر عمل کی جانب
سے جانا باعث خسران ہوتا ہے "- **فقیر راقم عرض کرتا ہے** - یہ اسلئے کہ ہمارے
اعمال اللہ و رسول کے ارشادات اور بزرگان دین کے کلمات طیبات اور انہین کے
نقوش و تعویذات سے ہوتے ہین - تو اونکی طرف سے سوء ظن اللہ و رسول اور محبوبان
خدا کیطرف سے سوء ظن تک منجر ہوتا ہے اور وہ خسران دینا و آخرت ہے -

مکتوب ۱۱۴ - محمد عوض کے نام سیتا پور ۲۴ محرم ۱۳۴۲ھ کو ارسال فرمایا -
" تحریر ہوا کہ جس جلسہ مین بد مذہب واعظ ہون ہرگز شرکت نہ کرو - زکات جبتک کہ
(مال) حد نصاب رہیگا برابر دینا ہوگی - سود کسی طرح سے لینا جائز نہین ہے - اگر
مطالبہ وقت اور طرح سے وصول ہو لیا جائے "- **فقیر راقم عرض کرتا ہے** -
محمد عوض کا خط ۲۳ محرم ۱۳۴۲ھ کو موصول ہوا تہا جسمین تحریر تہا کہ سیتا پور مین
بہ سلسلۂ تبلیغ الاسلام انعقاد جلسہ کا ارادہ ہو رہا ہے مگر یہ جلسہ پبلک ہوگا اور
پبلک ہی منتظم ہوگی شاید وہ دیوبندیون کو بھی طلب کرے تو ایسے جلسہ مین مین
حصہ لون - ایک شخص کے پاس ہزار روپیہ زکوٰۃ ادا شدہ تھے - مگر اب وہ جمع ہین

کسی مصرف مین نہین کرتا تو اوس پر زکات ہے یا نہین۔ مسجد کوٹ کی کچھہ زمین وقف ہے کاشتکار نے چار سال سے روپیہ نہین دیا اور نالش مین سال کی ہو سکتی ہے تو اگر سود لگا کر نالش کیجائے اور یہ سمجھہ لیا جائے کہ چوتھے سال کا روپیہ ہے تو جائز ہے یا نہین" ان استفسارات کے جواب مین حضرت کا یہ والانامہ ہے۔ اور استفسار اخیر کے جواب مین صرف ممانعت سود کے حوالہ پر اقتصار نظر بحال عوام دخود سائل ہے کہ کہین وہ کچھہ کا کچھہ سمجھکر اور ربات کو کہین سے کہین اپنی ناواقفی سے پہونچا کر مال وزر کی طمع مین یقینی محظور شرعی مین نہ مبتلا ہو جائین۔

مکتوب ۱۱۴ ۔ شاہ جی نصیر الدین صاحب کے نام اجمیر پاک دوم صفر ۱۳۴۲ھ کو ارسال فرمایا

"لکھا کہ حرز یمانی کی زکات بڑی مشکل ہے۔ لطائف ستہ کی ترکیب تحریر مین نہین آتی۔ جب کبھی آؤ گے بتادونگا۔ شجرۂ زر کی اگر زکات دیا چاہتے ہو تو ثابت ماہ سے عروج ماہ مین شروع اوسکے شرائط کے ساتھہ کرو۔ اگر تمہارے پاس ترکیب نہو تو بھیجدونگا"۔

مکتوب ۱۱۵ ۔ تجمل حسین صاحب کے نام پہاسو ۲۳ ربیع الاول شریف ۱۳۴۲ھ کو ارسال فرمایا۔

"تعویذ کشائش بھیجا اور تحریر کیا کہ تسخیر جنات بہت مشکل ہے اس پھیر مین آپ نہ پڑیئے"

مکتوب ۱۱۶ ۔ محمد عوض کے نام سیتاپور ۲۳ ربیع الاول شریف ۱۳۴۲ھ کو ارسال فرمایا

"دریافت کیا کہ تمنے جو لکھا تھا کہ مین حق کا کام باتباع پیر میان کر رہا ہون وہ کام کیا ہے۔ مجھے مطلع کرو۔ جو کام اللہ تعالی کیواسطے ہوگا وہ موجب خوشی کا ہوگا"۔

مکتوب ۱۱۷ ۔ ایک بہت قریبی عزیز کے نام حیدر آباد دکن ۵ جمادی الاول ۱۳۴۲ھ کو ارسال فرمایا۔

"برار کی نسبت لکھا ظاہری اور قانونی تدابیر سے نکلنا بہت دشوار ہے کسی باطنی

قوت والے کو جیسے حضرت خواجہ بندہ نواز قدس سرہ مین توجہ دلائی جائے تو امید ہی

(ایک غیر سید مدعی علم و مشیخت بدایونی کی نسبت لکھا) اگر اپنے آپکو سید کہلواتے ہین کیا

تعجب ہے غلہ ارزان می شود (الخ) تم کوئی تعلق ہی اونسے نہ رکھو"۔

مکتوب ۱۱۸ - برادر صاحب سید ارتضا حسین پیر میاں صاحب کے نام سیتاپور

۱۳ر جمادی الاخر ۱۳۴۲ھ کو ارسال فرمایا۔

"وفد جو عبد الصمد (بدایونی) سیتاپور لاتا ہے اوسکی اعانت اور شرکت (کی) از روئے

شرع (وفد کے ارکان اور ارباب حل و عقد کے گانذہوی غلافتی مذبذب - صلح کل

مذہب ہونیکے اور ایسے ہی بیانات کرنیکے سبب) مین نے ناجوازی لکھی"۔

فقیر راقم عرض کرتا ہے۔ اسکے جواب مین برادر صاحب موصوف نے تحریر فرمایا

کہ اس وفد سے مین علیحدہ رہونگا مجھے انسے پرہیز ہے۔

مکتوب ۱۱۹ - عبد الحکیم صاحب کے نام قصور ضلع لاہور ۲۴ر جمادی الاخر ۱۳۴۲ھ

کو ارسال فرمایا۔

"اونکے سوالات متعلقہ دست غیب علی حزین والے اور بعض امور متعلق تکسیر کا جواب

اور یہ بھی لکھدیا کہ آجکل بد مذہبی اور اسلام پر ہر طرح سے مذہبی حملے ہو رہے ہین

روحانیات کا مسخر ہونا درکنار وہ ہماری صورت بھی دیکھنا نہین چاہتے - اور یہ عمل

(دست غیب علی حزین والا) میرے اسلاف کے تجربہ کا نہین ہے علی حزین کے

بیاض سے نقل کر لیا گیا ہے"۔ فقیر راقم عرض کرتا ہے۔ اس جواب مین بد مذہبی

پھیلنے جانے اور اوسکی نحوست پر توجہ دلانا اسلئے ضروری تصور فرمایا کہ ان عبد الحکیم

صاحب نے اپنی قیامگاہ مولوی احمد مختار صاحب صدیقی کا مکان لکھا تھا۔ اور

یہ مولوی صاحب خلافتی پارٹی کے انیس و جلیس تھے - اور اب بھی پورے طور پر

تصلب کیساتھ اونسے الگ اور بیزار نہ تھے۔

مکتوب ۱۲۰ - بیگم صاحبہ نواب رسول یار جنگ صاحب کے نام حیدر آباد دکن ۱۸ رجب ۱۳۴۲ھ کو ارسال فرمایا۔

"لکھا کہ بزرگون کی استعانت لینا فعل محمود ہے۔ (مگر) یہ ضرورت نہین ہے کہ اون کے مزارات مقدسہ ہی پر حاضر ہو کر استعانت کرے بلکہ مستورات کیواسطے بہتر ہے کہ گھر ہی رہکر استعانت چاہے"۔

مکتوب ۱۲۱ - ایک بہت قریبی عزیز کے نام حیدر آباد دکن ۲۶ رجب ۱۳۴۲ھ کو ارسال فرمایا۔

"ایک نواب صاحب کی والدہ کی نسبت لکھا کہ اونکا) خط اور تار آیا تہا مین نے جواب بہیجدیا کہ (اون نواب صاحب سے) مجھے کوئی ذاتی رنج تو ہے نہین صرف اونکے بدمذہبون کے اتباع کے سبب سے مین علیحدہ ہوگیا ہون دعا ضرور کرتا ہون کہ وہ اسلام پر (پورے تصلب اور ذرا بہی مداہنت کے بغیر) قائم ہو جائین اور رہین"۔

مکتوب ۱۲۲ - احمد اللہ خان کے نام حیدر آباد دکن ۲۹ شعبان ۱۳۴۲ھ کو ارسال فرمایا۔

"عمل تسخیر اور تعویذ تسخیر جبتک کہ مین۔ جو تسخیر کرنا چاہتا اور جسکو (تسخیر کرنا) چاہتا ہے اور کس واسطے چاہتا ہے (ان سب سے) اچہی طرح سے واقف نہ ہولون نہین ملسکتا۔ فقیر راقم عرض کرتا ہے۔ ان مراتب پر واقفیت کافی طور پر حاصل کرلینا اسلئے ضروری ہے کہ باطل کوش لوگ اپنے ناجائز اور بیجا مقاصد و اغراض مین ہمارے عمل و تعویذ سے مدد نہ پاسکین۔ جسکے لئے آجکل بہت سے چالاک ان مراتب کو اخفا و ابہام مین رکھکر کوشان رہتے ہین۔

مکتوب ۱۲۳ - محمد علیم الدین صاحب کے نام عثمان آباد دکن ۲۹ شعبان ۱۳۴۲ھ کو ارسال فرمایا۔

"تحریر کیا کہ آپکی ترقی کی دعا کرتا ہون اللہ تعالی قبول فرمائے آمین (ایک نوابصاحب

کی نسبت تحریر فرمایا کہ اونکی) جو مشکلات ہین وہ اونکی اپنے اسلاف صوری و معنوی کی تقلید اور طریقہ چھوڑنے سے ہین - جب پھر اوسی طریقہ پر ہو جاینگے پھر آسانیان ہو جائنگی "

مکتوب ۱۲۴ - ایک نواب صاحب کی ایک بزرگ رشتہ دار اقرب القرابہ کے نام ۱۳ / شوال ۱۳۴۲ھ کو حیدر آباد ارسال فرمایا -

" آپنے جو تعویذ واسطے صحت (نواب صاحب) منگوائے میرے تعویذ سے جب اونکو میری عقیدت نہین ہے تو فائدہ نہو گا اور مجھسے (اونکو) رکاوٹ کا سبب صرف یہ ہے کہ مین نے اپنے گہر کے موروثی متوسل کو اوسکی لغزشون (گاندہیون خلافتیون وغیرہم بدمذہبون سے میل جول وغیرہ) پر تنبیہ کیا تہا جواب اون (موروثی متوسل مذکور) کے بالمشافہہ بہی کیا جس پر اونہون نے معذرت چاہی - مین نے بیس اکیس برس جو مجھسے خدمت ممکن ہو سکی محض بہ خیال نسبت دستگیر اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور استاذی مولوی عبد القادر صاحب قدس سرہ کی - اب بہی دعا دیا کرتا ہون کہ اللہ تعالیٰ اونکو اسلام پر قائم رکہے اور بدمذہبون سے بچائے " فقیر راقم عرض کرتا ہے - اس کرامت نامہ کی روانگی کے بعد مگر اوسکے موصول ہونے سے پہلے - بچونکہ مکتوب الیہانے جو سلسلۂ طریقت مین خود حضرت سے توسل رکہتی تہین - ضرورت شدید ظاہر کرکے تعویذ بہیجنے پر اصرار کیا لہذا تعویذ ارسال فرمائیے اور یہ کرامت نامہ ارسال ہوا جو آگے درج ہے -

مکتوب ۱۲۵ - اونہین کے نام حیدر آباد ۱۹ / شوال ۱۳۴۲ھ کو ارسال فرمایا -

" لکہدیا چونکہ اونہون (اونہین نواب صاحب) نے میرے مخالفین عقیدہ کا عقیدہ اختیار کیا - لہذا مین اونسے علیحدہ ہو گیا - مین نے اپنے گہر کے ایک موروثی متوسل کو اوسکی لغزش دینی پر اور اوسکی نافہمی پر کچہہ تنبیہ کی تہی - وہ خواہ مخواہ گہس پڑے اس سبب سے مین اونسے علیحدہ ہو گیا - اگر کوئی دینی بات ہوتی اور

وہ مجھسے برسر پرخاش ہوتے مین پرواہ نہ کرتا - اور اپنی ہمدردیان جو کی تہین وہ مجملاً لکھین اس بارہ مین زیادہ لکھا کہ جو عقیدہ سے علیحدگی کی ہے آخر کو یہ لکھا کہ اگر وہ بدعقیدگی سے تائب ہون اور اپنے اور میرے بزرگون کے عقیدہ پر ہوجائین تو میرے تعویذ اثر کرینگے - ورنہ نہین (ان مکتوب الیہا کے ایک زیر تربیت رشتہ دار کو) ٹیڑھی مانگ نکالنے پر ملامت لکھی''۔ **فقیر** راقم عرض کرتا ہے - مکتوب الیہا نے اسکے جواب مین منجانب نواب صاحب بہت معذرت لکھی - جسکے جواب مین حضرت نے کرامت نامہ[۱۲۷] ارسال فرمایا جو آگے آئیگا -

مکتوب ۱۲۶ - محمد عوض کے نام سیتاپور سلخ شوال ۱۳۴۲ھ کو سیتاپور ارسال فرمایا -

''بسبب اس خبر کے کہ تم گاندہوی عقیدہ والون کے وفد کے طرفدار تھے مین نے تعویذ وغیرہ نہین بھیجے''۔ **فقیر** راقم عرض کرتا ہے - مکتوب الیہ نے اس کرامت صحیفہ کے جواب مین اپنے عریضہ موصولہ ۵ ذیقعدہ ۱۳۴۲ھ مین وفد گاندہویہ سے اپنی قطعی علیحدگی اور ناراضگی لکھی -

مکتوب ۱۲۷ - ایک نواب صاحب کی ایک بزرگ رشتہ دار اقترب القرابۃ کے نام غرہ ذیقعدہ ۱۳۴۲ھ کو حیدرآباد ارسال فرمایا -

''آپنے یہ صاف نہین لکھا کہ (ان نواب صاحب نے) گاندہوی اور عبدالباری عقائد سے توبہ کی یا نہین اس سے ضرور مطلع کیجیے''۔

مکتوب ۱۲۸ - والدہ صاحبہ نواب سید محبوب علیخان صاحب کے نام ۱۳ ذیقعدہ ۱۳۴۲ھ کو حیدرآباد ارسال فرمایا -

''مین مہمان ناخواندہ ہوکر کسیکے گھر نہین پڑتا ہون''

مکتوب ۱۲۹ - نواب بہادر دل خان صاحب کے نام حیدرآباد ۱۰ جمادی الاول ۱۳۴۳ھ کو ارسال فرمایا -

"آپ کے اس لکھنے سے دل بہت خوش ہوا کہ مین (حضرت قدس سرہ کے جو اون ایام
مین بسلسلۂ علاج لکھنو تشریف فرما تھے) مصارف علاج ادا کرونگا۔ اگرچہ فقیر کا تکیہ
تو رب اکبر پر ہے"۔

مکتوب ۱۳۰ ۔ طفیل رسول صاحب کے نام سہاور ۹ رجب ۱۳۴۳ھ کو ارسال فرمایا۔

"توافق زوجین کا تعویذ (مارہرہ کے قرب و جوار کے ایک رئیس کی زوجہ کیلئے) مین کرونگا
یہ سمجھا دینا کہ (توافق کا) ہونا نہونا بالکل قادر مطلق کے ہاتھ مین ہے۔ میرا کام صرف
باقاعدہ دعا کرنا ہے قبولیت اوسکے اختیار مین ہے"۔

مکتوب ۱۳۱ ۔ اہلخانۂ نواب نذیر جنگ کے نام حیدرآباد دکن ۲۹ رجب ۱۳۴۳ھ
کو ارسال فرمایا۔

"رسالۂ[۵] عقائد نامہ (منظومہ) اور مسدس (شوکت اسلام) بھیجا اور تحریر کیا کہ مین نے
اپنے متعلقون اور مسترشدون اور شاگردون کو (جن مین ایک خود یہ بیگم صاحبہ بھی
تھین) جو وصایا اور نصائح کی ہین وہ سب اسمین ہین آپ پڑھیئے اور نواب صاحب
کو بھی پڑھایئے اور اونپر عمل کیجئے"۔

مکتوب ۱۳۲ ۔ شاہ جی نصیر الدین صاحب کے نام احمد آباد گجرات سوم شعبان
۱۳۴۳ھ کو ارسال فرمایا۔

"لکھا کہ دعوت جلالی و جمالی مین روغن پھولون کا سر مین ڈال سکتے ہو مشک و
عنبر وغیرہ نہین ڈال سکتے"۔

مکتوب ۱۳۳ ۔ برادر صاحب مکرم سید ارتضا حسین صاحب کے نام غرۂ ذیقعدہ
۱۳۴۳ھ کو سیتاپور ارسال فرمایا۔

"تم (برادر زادۂ حضرت قدس سرہ کے کھانا پکا دینے) کے بارہ مین جو لکھا اونھون
نے اپنی تباہی اور زیرباری مین اور میرے زیر بار کرانے مین کوئی دقیقہ نہ چھوڑا مگر

[۵] یہ دونون رسالے مطبوعہ اور شائع ہین اور فقیر راقم سے ملسکتے ہین پہلے کی قیمت ۲ر دوسری کی ۲ر۔ محمد میان

مین صلۂ رحم قطع نہین کیا چاہتا۔ بو بو (حضرت کی ہمشیر فقیر کی بڑی عمہ محترمہ) اون (تم) کو کہانا پکا کر دیا کرین مین قیمت دونگا"۔

مکتوب ۱۳۴ - ایک نوابصاحب کی ایک بزرگ رشتہ دار اقرب القرابۃ کے نام ۱۲ محرم ۱۳۴۴ھ کو حیدرآباد ارسال فرمایا۔

"جنکے سبب سے وہ (نواب صاحب) مجھسے کشیدہ ہوئے وہ تو مارہرہ اور لکھنؤ مین اپنی لغزشون کے عذرخواہ ہوئے اور بہ مجھسے خواستگار معافی ہوئے مین نے تو اپنا کام منصبی اور مقتضائے ہمدردی کیا تھا یعنی (اون نواب صاحب کو) بددینون اور بدمذہبون کے اتباع سے منع کیا تھا۔ بہرحال اب بھی مین اونکے لئے دعا کرتا ہون کہ اللہ تعالیٰ اونکو متصلب دین حق پر کردے اور رکھے"۔

مکتوب ۱۳۵ - ایک بہت قریبی عزیز کے نام حیدرآباد ۱۲ محرم ۱۳۴۴ھ کو ارسال فرمایا۔

"(مذہب سے منسوب ایک بڑے عہدہ پر منصوب ایک رئیس کی نسبت تحریر فرمایا کہ اونسے جو) مین اس بار (اونکے حضرت کی خدمت مین حاضر آنے پر) ملا تھا تو اونکی تقریر سے مین جیسا اونہین ندوی وغیرہ سمجھتا تھا اوسمین کمی ہوئی تھی۔ مگر میری غلطی تھی وہ پکے ندوی صلح کل اور معتقد حسن نظامی ہین۔ افسوس"۔ فقیر راقم عرض کرتا ہے۔ یہ مکتوب اور ایسے ہی اور جو اوپر گزرے اور آگے آتے ہین وہ حضرت قدس سرہ کے سنیت مین تصلب اور بغیر خوف لومتہ لائم اظہار حق و صاف گوئی کے مظہر ہین اور ہمارا مقصد خاص انسے انہیں صفات کا اظہار ہے۔ کسی پر کوئی ناروا حملہ یا دل آزاری مقصود نہین۔ مکتوب الیہ نے جب حضرت کا ارشاد اون رئیس تک پہونچایا تو اونہون نے اپنے معتقد خواجہ حسن نظامی ہونیسے (حسب تحریر مکتوب الیہ) سخت برات ظاہر کی اور حضرت کی خدمتمین یہ لکھنے کو کہا کہ "آپ نے اپنے فرض منصبی پورا کیا جسکا کمال شکریہ مجھکو تنبیہ فرمائی میری لغزشین بہت نہین بہت ہین اللہ تعالی سے عفو کی دعا فرمایئے"۔

مکتوب ۱۳۶ - ایک نواب صاحب کی ایک بزرگ رشتہ دار اقرب القرابہ کے نام حیدرآباد ۲۰ محرم ۱۳۴۴ھ کو ارسال فرمایا۔

"لکہا کہ (وہ نواب صاحب) مجہے تو علیحدہ ہی ہوگئے آپکی خاطر سے لکہتا ہون کہ پانچون کلمے اور ایمان مفصل ومجمل کی تجدید کرکے توبہ کرکے دعا کرین اللہ تعالیٰ نجات دیگا اور ایک دعا بہی لکہی"۔ فقیر راقم عرض کرتا ہے۔ تشریح جو ابہی مکتوب ۱۳۵ کے تحت مین گذری یہان بہی ملحوظ رہے۔ یہ صحیفہ قدسیہ ان مکتوب الیہا کے معروضہ کے جواب مین جو اون نواب صاحب کی پریشانیون کے اظہار کے بعد اونکے لئے طلب دعا مین آیا تہا ارسال فرمایا گیا تہا۔ اس کے جواب مین مکتوب الیہا نے اپنے معروضہ موصولہ ۱۱ر صفر ۱۳۴۴ھ مین مطلع کیا کہ وہ پانچون کلمے مع ایمان مفصل ومجمل پڑہتے ہین۔

مکتوب ۱۳۷ - والدہ صاحبہ سید محبوب علیخان صاحب کے نام ۲۹ صفر ۱۳۴۴ھ کو حیدرآباد ارسال فرمایا۔

"سوئل سے زیادہ یہ ہے کہ درگاہ الٰہی مین معذرت کرین"۔

مکتوب ۱۳۸ - ایک نواب صاحب کے نام حیدرآباد بیازدہم شریف ربیع الاول شریف ۱۳۴۴ھ کو حیدرآباد ارسال فرمایا

"جو کافر کو کافر (اوسکے کفر پر اطلاع کے باوجود) نہ جانے اوسپر شریعت خود کفر کا حکم لگاتی ہے (مولوی) عبدالباری کے اقوال وافعال فسق سے گزر کر حد کفر تک پہونچتے ہین۔ آپکو (مولوی) عبدالقدیر سے (بوجہ اونکی مخالطت وبیس روی ومداحی گاندہی وغیرہ بدمذہبان) اور اون (مولوی عبدالباری) سے علیحدگی (باتباع احکام خدا ورسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) چاہیئے کسی بزرگ کی نسل مین ہونے سے دائرہ شریعت سے کوئی باہر نہین جاسکتا (کہ اس بنا پر اوس سے مواخذہ نہو سکے اور اوسکا خلاف شرع قول وفعل جائز ٹہر جائے) یہ مسئلہ کہ چار سے زیادہ منکوحہ عورتین کوئی مسلمان (ایک ساتھ) نہین رکہہ سکتا آپکے پیش نظر ہوگا"۔ فقیر راقم عرض کرتا ہے۔ اس مکتوب شریف سے یہ دینی نصیحت ملتی اور حکم شریعت واضح ہوتا ہے کہ جو شخص دین ومذہب حق اسلام

وسنت سے جسقدر دور رہا اوس سے اوسیقدر مسلمان دینداروں کو اجتناب اور علیحدگی لازم ہے - اگرچہ وہ مخالف دین وسنت کتنا ہی جاہ ورسوخ دنیا مین رکھتا اور کیسا ہی مدعی علم ومشیخت پیر پیرزادہ وغیرہ بنتا ہو - کہ ان سب رشتون علاقون کا قیام و بقا واستحکام اور اونکی وجہ سے وقعت وعزت سب مشروط بہ استقامت براسلام و سنت ہے - والا فلا قال عز وجل یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا آباءکم واخوانکم اولیاء ان استحبوا الکفر علی الایمان الایہ وقال تعالیٰ اضلہ اللہ علی علم وقال انہ لیس من اہلک انہ عمل غیر صالح - نیز اس مکتوب شریف سے ہمارے حضرت قدس سرہ کا تصلب دینی اور استقامت بر سنیت اور بے رو رعایت صاف گوئی واظہار حق بھی روشن ہے - اور یہی اس مکتوب شریف اور اس کے امثال سے واضح کرنا ہمین مقصود -

مکتوب ۱۳۹ - نواب بہادر دل خانصاحب کے نام حیدرآباد دکن ۲۲ ربیع الاول شریف ۱۳۴۴ھ کو ارسال فرمایا -

"مظالم نجدیہ در حجاز پر توجہ دلائی کہ یہ اسلام کا سخت وقت ہے جو ہو سکے (اہلسنت مظلومین حجاز شریف کی کفالت اور نجدی مظالم کے دفع مین) امداد کیجئے"۔

مکتوب ۱۴۰ - اصغر علیشاہ صاحب کے نام لدھیانہ تیسری ماہ مبارک صیام ۱۳۴۴ھ کو ارسال فرمایا

"میرے خاندان کے متوسل محض اپنی خوش عقیدگی سے اپنے مقاصد فقیر کی طرف رجوع کرتے ہین اور اصرار کرتے ہین اونکو اللہ تعالیٰ اور اوسکے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ وسلم کے نام لکھدیا کرتا ہون"۔ فقیر راقم عرض کرتا ہے - اس مکتوب شریف سے حضرت قدس سرہ کا کسر نفس و تواضع عیان ہے ؎ نہد شاخ پرمیوہ سر بر زمین -

مکتوب ۱۴۱ - شیخ عطا الٰہی صاحب مذکور سابق کے نام ۱۴ ماہ صیام ۱۳۴۴ھ کو ڈیرہ غازی خان ارسال فرمایا -

"اونکی بی بی کے متعلق فہمایش کی کہ اونسے ملائمت اور دلجوئی کا برتاؤ کرین"۔

مکتوب ۱۴۲ - ایک خیر طلب کے نام ایک اسلامی ریاست کو ۹ شوال ۱۳۴۴ھ کو ارسال فرمایا۔
"رئیس اور ریاست کی خیر منائے بے طرح وہابی قادیانی ہندو پرست بدمذہب گھسے ہین"۔ فقیر راقم عرض کرتا ہے۔ اس مکتوب شریف سے حضرت قدس سرہ کے قلب مبارک مین بددینون بدمذہبون کیطرف سے جو باتباع احکام دین نفرت تامہ تھی وہ عیان ہے نیز اسمین اسپر انتباہ ہے کہ بے دینون اور بدمذہبون کا قرب دخل موجب قہر الہٰی ہوتا اور بے برکتی لاتا ہے۔ جیسا کہ یہی اللہ و رسول و ائمہ دین کے ارشادات سے ثابت ہے۔ قال تعالیٰ یاایہا الذین اٰمنوا لاتتخذوا بطانۃ من دونکم لایالونکم خبالا وقال جل جلالہ لاترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار وقال علیہ الصلاۃ والسلام المرء مع من احب وفی غنیۃ الطالبین لسیدنا الغوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذا رأیت مبتدعا فی طریق فخذ طریقا آخر والمزید فی طرد المبتدعین۔

مکتوب ۱۴۳ - ایک خیر طلب کے نام ایک اسلامی ریاست کو دوم ذیقعدہ ۱۳۴۴ھ کو ارسال فرمایا۔
"نیاچرہ اور وہابی اور ندوی اور قادیانی کے داخل ہونے سے افسوس ظاہر کیا اور یہ بھی لکھا کہ (اوس ریاست سے) شائق حج اور زیارت سنی بھیجے جاتے تھے اب بدمذہب جارہے ہین جنکی غرض ابن سعود کی مبارکبادی ہے"۔ فقیر راقم عرض کرتا ہے تشریح بالا یہان بھی اور اسکے امثال آنے والے مکاتیب شریفہ مین بھی ملحوظ رہے۔

مکتوب ۱۴۴ - ملک عبدالعزیز صاحب کے نام لاہور ۲۳ ذیقعدہ ۱۳۴۴ھ کو ارسال فرمایا۔
"صورۃً وسیرۃً اتباع شریعت کے بارہ مین ہے اور طریقہ محاسبہ کا بھی بتایا ہے"
فقیر راقم عرض کرتا ہے۔ اصلاح نفس کیلئے محاسبہ بہترین طرق مشائخ کرام مین سے ہے۔ جسکا بیان یہ ہے کہ شب کو جب بستر خواب پر سونے کیلئے لیٹے تو اللہ عزوجل کو دانا اور بینا جانتے ہوئے سوچے اور یاد کرے کہ آج جب سے بیدار ہوا تھا اوسوقت سے ابتک کیا کیا کام اسنے کئے۔ اور اونمین کتنے موافق احکام خداد

ورسول جل وعلاو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے - اور کس قدر مخالف - کیونکہ اپنے حرکات وافعال واقوال واحوال پر اپنا علم حضوری ہے جس قدر اسے اطلاع ہو سکتی ہے وہ غیر کیلئے غیر میسر ہے - اسکے سامنے اسکے تمام کام جو اوس دوران مین کئے ہونگے آئینگے - اونمین سے جو خلاف مرضی وحکم خداورسول جل وعلاو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہون اونپر شرمندہ ہو آئندہ کیلئے اونسے بچنے کا عزم بالجزم کرے - اسطرح دوسرے کے اسکے برے کام بتانے اور اونسے بچنے کی نصیحت کے نفس امارہ کو برا لگجانے اور اسطرح اون نافرمانیون ہی پر معاذ اللہ اصرار اور مزید مین مبتلا ہو جانیکا جو خطرہ خصوصاً اس زمانہ مین بہت زائد ہے وہ بھی دور رہیگا اس لئے کہ اب کوئی غیر تو کچھہ کہہ ہی نہیین رہا ہم خود ہی اپنا حساب لے رہے اور اصلاح کر رہے ہین - اور اس محاسبہ کا سلسلہ جاری رکھنے سے ان شاء اللہ تعالیٰ وبحسن توفیقہ وکرمہ جل مجدہ بہت جلد وہ دن آئیگا کہ اسکے تمام حرکات وسکنات افعال واقوال واحوال موافق احکام ومرضی خداورسول جل وعلاو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہو جائین اور یہی فوز عظیم اور مرتبۂ ولایت مستقیم ہے -

مکتوب ۱۴۵ - ملک عبدالعزیز کے نام لاہور ۱۲ ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ کو ارسال فرمایا -
"داڑھی رکھانے کی تاکید اور نماز قضائے عمری کی ترکیب لکھی" - **فقیر راقم** عرض کرتا ہے کہ نماز قضائے عمری کی ترکیب جو حضرت قدس سرہ نے اپنے شجرۂ مبارکہ مطبوعہ کے آخر مین ضروری ہدایات کے ذیل مین لکھوائی ہے حسب ذیل ہے - جتنی نمازین قضا ہو گئی ہون سب کا ایسا حساب لگائین کہ تخمینے مین باقی نہ رہجائین زیادہ ہو جائین تو حرج نہیین - اور سبکو بقدر طاقت رفتہ رفتہ نہایت جلد ادا کرین کاہلی نہ کرین کہ موت کا وقت معلوم نہیین اور جبتک فرض ذمے پر باقی ہوتا ہے کوئی نفل قبول نہیین کیا جاتا قضا نمازین جب متعدد ہون مثلاً سو

بار کی فجر قضا ہے تو ہر بار یون نیت کرین کہ سب مین پہلی وہ فجر جو مجھسے قضا ہوئی ہر دفعہ یوہین کہین کہ سب مین پہلی وہ فجر جو مجھسے قضا ہوئی یعنی جب ایک ادا ہوئی تو باقیون مین جو سب سے پہلی ہے - اسی طرح ظہر وغیرہ ہر نماز مین نیت کرین - قضا مین فقط فرض اور وتر یعنی ہر دن رات کی بیس رکعت ادا کیجاتی ہین اس کرامت نامہ کے حصول کے بعد اسکے جواب مین مکتوب الیہ موصوف نے اپنے معروضہ موصولہ ۲۰ ذی الحجہ مین عرض کیا کہ "مین نے داڑہی منڈوانے سے حسب نصیحت حضرت توبہ کرلی دعائے استقامت فرمائین" نصیحت شرعی ماننے پر انکی تحسین اور مزید ہدایت پر مشتمل کرامت نامہ ۱۴۶ اسکے جواب مین حضرت نے انہین ارسال فرمایا جو آگے آتا ہے -

مکتوب ۱۴۶ - محمد عوض کے نام سیتاپور ۲۴ ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ کو ارسال فرمایا - "تمنے نجدیون کی گستاخی اور بے ادبی کا حال جو مدینہ طیبہ مین کی ہے سنا ہوگا - اللہ تعالی اس فتنہ کو وہان سے دور کرے اور ان (نجدیہ خبثاء) کو مقہور کرے" -

مکتوب ۱۴۷ - ملک عبد العزیز صاحب کے نام ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ کو لاہور ارسال فرمایا - "مین نے خط انکے داڑہی رکھانے پر اپنی خوشی کا اور فہمائش اوسکو حد شرعی بہر کرنیکا بہیجا" - فقیر راقم عرض کرتا ہے اسی کرامت نامہ کے جواب مین مکتوب الیہ موصوف نے اپنے معروضہ موصولہ دوم محرم ۱۳۴۵ھ مین عرض کیا "داڑھی کے بارہ مین جیسا ارشاد ہوا ویسا ہی ہوگا - مجھے بیعت آپ سے کرنا ہے کیا ہوگئی ہے یا کیسے ہوگی" اسکے جواب مین حضرت نے ۱۹ محرم ۱۳۴۵ھ کو اپنے ایک کرامت نامہ مین انہین مختصراً بیعت کی حقیقت اور شرائط سے مطلع فرمایا - جسکے جواب مین اپنے معروضہ موصولہ ۲۴ محرم ۱۳۴۵ھ مین انہون نے اپنا ارادہ بیعت کا مصمم ہونا اور اوسکی خواہش کرتے ہوئے اوسکی شرائط ضروریہ پر کاربندی کا اقرار نامہ بھی حاضر

کیا۔ جسکے جواب مین حضرت نے کرامت نامہ عنـ۱۵۰ـہ ارسال فرمایا جو آگے آئیگا۔

مکتوب ۱۴۸ ـ نواب سید سردار علیخانصاحب کے نام حیدر آباد دکن ۲۰ ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ کو ارسال فرمایا
"اورنگ آباد (دکن) مین ہمارے مرشد طریقت حضرت بہاءالدین قدس سرہ کا مزار شریف ہے"

مکتوب ۱۴۹ ـ نواب بہادر دل خانصاحب کے نام غازی آباد ۱۲ محرم ۱۳۴۵ھ کو ارسال فرمایا۔
"سودی لین دین کی ممانعت لکھی"۔ فقیر راقم عرض کرتا ہے۔ اوتہون نے تجارتی کاروبار اور ساہوکاری کا کام جاری کرنیکا ارادہ ظاہر کیا تہا جس پر یہ ہدایت فرمائی۔

مکتوب ۱۵۰ ـ ملک عبدالعزیز صاحب کے نام ۲۶ محرم ۱۳۴۵ھ کو ارسال فرمایا۔
"شجرہ مطبوعہ بہیجا اور خط بہی بہیجا کہ مین نے آپکو (غائبانہ) داخل سلسلۂ عالیۂ قادریہ کرلیا تہوڑی شیرینی پر فاتحہ اپنے سلسلہ کے پیرون کا دیکر اول آپ کہائیے بعد کو تقسیم کردیجئے۔ اور اپنے سلسلہ کو جمیع سلاسل سے افضل سمجہیے اور اپنے پیران طریقت کو اپنے حق مین بہ جہت تبلیغ) سب (پیران سلاسل) سے افضل سمجہیے۔

مکتوب ۱۵۱ ـ ایک خیر طلب کے نام ۴ صفر ۱۳۴۵ھ کو ارسال فرمایا۔
"مین آپ کیواسطے اور آپکے رئیس کے اور ریاست کیواسطے برابر دعا فلاح (کی) کر رہا ہون۔ آپکے یہان ندوی نیچری وہابی قادیانی گاندہوی بہت سے گہسے ہوئے ہین خیال کیجئے کہ ابن سعود مردود کی ندویون نے دیوبندیون نے کیسی طرفداری اور اعانت کی ہے جنمین غیر مقلدین اور وہابی بہی شامل ہین اور آپکی ریاست سے یہ سب اعانت پاتے ہین۔ پہر خدا کا غضب کیون نہو اور تنبیہ کیون نہو اسی سبب سے دعا کی شنوائی مین دیر ہوتی ہے"۔

مکتوب ۱۵۲ ـ انہین کے نام ۲۲ صفر ۱۳۴۵ھ کو ارسال فرمایا۔
"موںہہ کے پکنے کا علاج تحریر کیا کہ گوندنی کے پتون کا غرغرہ کرین اور اوسکے ثمر پختہ کہائین اور منجن جو میرا بنایا ہوا ہے اوسکا استعمال کرین۔ آپ نے جواپنے رئیس

اور سلامتی کیواسطے علماء عاکرینکو لکہا ہیں ہو ہمدردی اسلام اور آپکے تدبرات کے
کرتا ہوں۔ فقیر راقم عرض کرتا ہے ۔ منجن جو حضرت قدس سرہ کے معمول استعمال
میں تہا۔ اوسکے اجزا حسب ذیل ہیں۔ بتولہ یک سیر ۔ نمک آدہ پاؤ ۔ شہد آدہ پاؤ
پوشکری یکتولہ ۔ کباب چینی یکتولہ ۔ مصطگی یکتولہ ۔ اول بتولے کڑاہی وغیرہ کسی برتن
میں رکہکر جلاکر کوئلہ کرکے پیس لے ۔ اور شہد و نمک مٹی کے برتن میں بند کرکے اوپر
سے گل حکمت یعنی چکنی مٹی تہوپکر اوس برتن کو آگ میں رہنے دے کہ نمک جل جائے
پہر اوسے بہی پیس لے ۔ اور پوشکری کو کہیل کرکے اور کباب چینی اور مصطگی کو ویسے ہی
پیسکر ان سب کو باہم ملالے منجن تیار ہوگیا ۔

مکتوب ۱۵۴ ۔ فقیر راقم محمد میاں عفی عنہ کے نام ۱۵ ماہ صفر ۱۳۳۵ھ کو ریلی ارسال فرمایا ۔
"لکہا ہے اس قرآن مجید کی جلد بندی کا اور سیتاپور اور مارہرہ کی مسجدوں کے مرمت
ہو جائیگا اور حقانی میاں قدس سرہ کے روضہ کی مرمت کا ہر وقت خیال ہے اللہ
تعالی میری اپنی زندگی میں کرادے آمین ثم آمین "۔ فقیر راقم عرض کرتا ہے ۔ اس
مکتوب شریف میں جس قرآن مجید کا ذکر ہے ۔ وہ وہ ہے جو حضرت قدس سرہ کو حضرت
کے ماموں صاحب قبلہ حضرت سید شاہ نور الحسن صاحب مغفور نے حضرت کے حفظ قرآن
مجید کے آغاز کے بعد دیا تہا اور اوسی میں حضرت نے قرآن مجید یاد فرمایا ۔ اسکی جلد بندی
خود حضرت نے حیدرآباد دکن میں بعد کو کرائی ۔ اور جن مساجد کا ذکر آیا اونمیں سے سیتاپور
کی مسجد وہ ہے جو حضرت کے والد ماجد حضرت جدی سید شاہ محمد صادق صاحب قدس
سرہ مغفور نے حضرت کے ختم حفظ کلام مجید کے بعد اوسکی تہنیت میں حضرت کی فرمائش
پر تعمیر فرمائی اور جو قرب و جوار میں باعتبار عمارت بہی اپنی آپ نظیر اور بحمد اللہ اسوقت
تک آباد ہے ۔ اور مارہرہ کی مسجد مسجد قدیم خانقاہ عالیہ برکاتیہ ہے ۔ ان دونوں مساجد
کی ہر طرح کی خدمت امامت و تاذین و تعمیر و روشنی و فرش وغیرہ حضرت قدس سرہ

اپنی حیات شریف تک فرماتے رہے اور شکستگی کی مرمت بھی شروع کرادی جسکی تکمیل فقیر راقم نے بعونہ تعالیٰ کرادی اور حسب مقدرت خدمات مذکورہ بالا بھی کررہا ہے۔ نیز روضہ حضرت سید شاہ برکاتی برادر اعیانی حضرت جد اعلیٰ سید شاہ حمزہ واقع درگاہ برکاتیہ مطہرہ جو ایک عرصہ سے کہنہ و بوسیدہ تھا اوسکی درستی کی تیاری بھی حضرت قدس سرہ نے آغاز فرمادی تھی اور بعد وصال حضرت قدس سرہ فقیر نے بحیثیت ممبر کمیٹی انتظامی درگاہ معلی اوسے بھی بفضلہ تعالیٰ انجام کو پہونچادیا۔ اس مکتوب شریف سے حضرت کا تعلق خاطر اور محبت قلبی معابد متبرکہ اور مآثر مقدسہ سے عیان ہے جو برہان رسوخ ایمان ہے کما قال اللہ تعالیٰ انما یعمر مسجد اللہ من امن باللہ والیوم الاخر الایہ۔

مکتوب ۱۵۴ - ملک عبدالعزیز صاحب کے نام لاہور ۲۴ ربیع الآخر شریف ۱۳۴۵ھ کو ارسال فرمایا۔

"آپنے جو ہمدردی میرے لکہنؤ (بغرض علاج) جانے کے متعلق اعانت و خدمت کی (اپنی آمادگی کی) لکہی اوس سے آپکی سعادتمندی ظاہر ہوئی خوش ہوا۔ ہمارے پاس جو اسباب آرام کی چیزیں امکنہ۔ دیہات۔ املاک جو ہیں وہ سب (ہمارے اسلاف کرام کے) معتقدین کی (بلا طلب) خدمت کا ظہور ہے۔ میں اپنے بزرگوں کے حکم کے بموجب دست حاجت بطلب یا بحسن طلب (یعنی وہ طلب جو ظاہر میں طلب نہ معلوم ہو) کیسی جانب (بجز قادر مطلق جل شانہ و نبی عم نوالہ) دراز کرنیکا مجاز نہیں البتہ لا رد و لا کد کا حکم ہے جو خدمت کرے اوسکو قبول کرو منگتا نہ ہو"۔

مکتوب ۱۵۵ - نواب سید سردار علی خاں صاحب کے نام حیدرآباد دکن ۲۲ جمادی الاول ۱۳۴۵ھ کو ارسال فرمایا۔

"آپکو جو خانقاہ (برکاتیہ) اور مسجد شریف (برکاتی) کا مرمت کا خیال ہے اسکا سپاس گزار ہوں۔ بزرگوں نے تو اونکے واسطے بہت آمدنی چہوڑی تھی۔ مگر اولاد نا خلف نے اوڑا کر تلف کردی وہ خیال میرے پیش نہاد ہمت ہیں اول تو مرمت مسجد

دخانقاہ شریفین کہ ہر وقت پیش نظر ہے - مین تنہا ہی اسکو انجام دیتا مگر حضرات
کی عنایت سے جنکے حفظ جائداد اور آبرو کیواسطے میرے والد ماجد نے اپنی جائداد
قرضہ مین بہنسائی تہی اور مقروض ہو گئے اوسمین بہت سی جائداد تلف ہوئی اور
جو تہوڑی باقی ہے وہ معرض زوال مین والد ماجد قدس سرہ کو تو دوسری آمدنی
قوت بازو کی تہی جواب مجہکو نہین ہے - اور اخراجات سب موجود ہین جو توکلا علی
تعالیٰ ہین - اور اللہ تعالیٰ کے بہت سے بندے مجہسے متعلق ہین اور بزرگونکی وصیت
ہے کہ اپنی ضروریات کو کیسکے سامنے نہ پیش کرو - سب اوسی مالک الملک کے کرم
کے بہروسہ) پر رکہو لا ردو الکد پیش نظر رکہو بفضلہ تعالیٰ اسوقت تک تو اسکا پابند
ہون آئندہ اللہ تعالیٰ مالک ہے اور مختار ہے - آپکو اپنا ہمدرد سمجہکر اسقدر تشفی
بہی کی -

مکتوب ۱۵۶ - اصغر علیشاہ صاحب کے نام لدہیانہ ۹ شوال ۱۳۴۵ھ کو ارسال فرمایا -
"آپ یہ خوب یاد رکہینگا کہ (نقش تکسیر جنہ یا لوح سلیمانی اونکی مطلوبہ) بنانا میرا
کام ہے - اثر ہونا موثر حقیقی کی جانب سے ہے - مین ذمہ دار نہین ہون - البتہ اسقدر
ذمہ دار ہون کہ جو بناؤنگا وہ بزرگان قدست اسرارہم کے طرق مقررہ کے موافق
ہوگا قاعدہ سے غلط نہوگا" -

مکتوب ۱۵۷ - ایک خیر طلب کے نام ۴ ذیقعدہ ۱۳۴۵ھ کو تحریر فرمایا -
"ریاست مین وہابی اور ندوی اور قادیانی اور نیچریونکا بہرا ہونا تحریر کرکے یہ لکہا کہ
جب ایسی مذہب کی سہل انگاری ہے تو جو کچہہ خدشات نہ آئین وہ تہوڑے ہین
جو فتوی (وہان کے) دار الافتاء امور مذہبی سے نکلا اوس پر اپنی ناپسندیدگی
ظاہر کی اور اپنا افسوس ظاہر کیا اور تحریر کیا کہ تمام سنی علما تو اسکے خلاف ہین - کہ
ابن سعود کو کسی قسم کی اعانت دیجائے - اور (سنی علماء تو) اوسکا علاج الٹوائے

حج تجویز کریں اور (وہاں کے) امور مذہبی کے محکمہ سے (وہ فتویٰ شائع کرکے)
ابن سعود کی اعانت کیجائے اور حج کے جانے کی اس سال ترغیب دیجائے
افسوس صد افسوس"۔ **فقیر راقم عرض کرتا ہے**۔ یہ کرامت نامہ نجدی فتنہ کے
زور کے زمانہ میں تحریر فرمایا تھا جبکہ ہندوستان کے علمائے کرام اہلسنت نے نجدی
مظالم اور بے دینی اور ضلالت حرمین مطہرین وحجاز مقدس سے دور کرنیکا اپنی
استطاعت کے مدنظر علاج التوائے حج تجویز کیا تھا۔

مکتوب ۱۵۸ ۔ انہیں کے نام ۱۶ ذیقعدہ ۱۳۴۵ھ کو ارسال فرمایا۔
"جس ریاست میں کہ وہابی نیچری نجدی اور سعودیوں وغیرہ بدمذہبوں کی اعانت
کیجا چکی ہو اوسپر جو اللہ تعالیٰ کی ناراضی نہ ظاہر ہو تو تعجب ہے میں دعا بہبودی رئیس
و ریاست کرتا رہتا ہوں"۔

مکتوب ۱۵۹ ۔ انہیں کے نام ۶ ذی الحجہ ۱۳۴۵ھ کو ارسال فرمایا۔
"آپ کیواسطے رئیس و ریاست کیواسطے دعا کرتا ہوں (مگر) آپکے یہاں تو وہابی
نیچری قادیانی سعودی دیوبندی بھرے ہوئے ہیں پھر اوسکا وبال کیوں نہو"۔
فقیر راقم عرض کرتا ہے چونکہ مکتوب الیہ اپنی خیر طلبی کے سبب اپنے یہاں کی
مصائب کے دفع کیلئے طالب دعا رہتے تھے۔ لہذا حضرت بمقتضائے خیر
خواہی دینی و تصلب سنیت دعا کے ساتھ دینی نقطہ نظر سے مصائب کی علت
پر بھی متنبہ فرماتے رہتے تھے۔

مکتوب ۱۶۰ ۔ عبدالحلیم صاحب مجسٹریٹ ریاست ٹھہاری کے نام ۱۹ محرم ۱۳۴۶ھ کو ارسال فرمایا۔
"چونکہ خدائے تعالیٰ کے دربار سے ہر کام ایک کامدار کے سپرد ہے یہاں (ہندوستان)
کے کاروبار سلطان الہند حضرت خواجہ غریب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد ہیں
کبھی بوقت وسعت وہاں حاضر ہو آئیں"۔

مکتوب ۱۶۱ - مولوی نظام الدین صاحب کے نام سورتہ ۱۸ جمادی الاول ۱۳۴۶ھ کو تحریر فرمایا۔

وہابیون کی عادت مستمرہ ہے کہ وہ ایسی جھوٹی باتین لکھا پڑھا کرتے ہین۔ بالکل غلط ہے مولوی نقی علیخان صاحب کا نہ یہ رسالہ نہ سیتاپور مطبع صبح صادق مین چھپا سراسر غلط ہے۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ مولوی نقی علیخان صاحب جنکو سخت برا جانین اور اپنے رسالون مین (برا اونکو) لکھین (پھر) اونہین پکا مسلمان اور عالم لکھین"۔ فقیر راقم عرض کرتا ہے۔ مولوی نظام الدین فیض الدصاحب زادت فضائلہم خلیفۂ مجاز حضرت قدس سرہ کا ایک کرم نامہ اسی تاریخ فقیر کے نام آیا تھا جسمین لکھا تھا کہ ایک دیوبندی نے اپنے ایک گجراتی زبان کے رسالہ مین لکھا ہے کہ حضرت مولٰنا مولوی نقی علیخان صاحب والد ماجد حضرت مولٰنا مولوی احمد رضا خانصاحب قدس سرہما نے اپنی کتاب (فرضی اختراعی وہابیہ) تحفۃ المقلدین مین جو مطبع صبح صادق (قائم کردہ حضرت جدامجد فقیر راقم) مین طبع ہوئی ہے رشید احمد اور قاسم نانوتوی کو عالم اور پکا مسلمان لکھا ہے۔ آپکے علم مین اس کتاب کے متعلق کیا ہے۔ اگر شایع ہوئی ہو تو وہ عبارت (دربارہ گنگوہی و نانوتوی) اوس مین ہے یا اور کوئی نقی علیخان صاحب کی جانب سے چھپی ہے آپکو جو معلوم ہو مطلع فرمایئے اشد ضرورت ہے۔ یہ اونکے خط کا خلاصہ ہے۔ چونکہ فقیر راقم اوس زمانہ مین خانقاہ سے غیر حاضر بریلی وغیرہ گیا تھا۔ لہذا ضرورت دینی کے لحاظ سے حضرت نے فوراً اون کے جواب مین یہ مکتوب شریف ارسال فرمایا۔

مکتوب ۱۶۲ - ایک خیر طلب کے نام ایک اسلامی ریاست کو ۵ جمادی الاخر ۱۳۴۶ھ کو ارسال فرمایا (دوہان کے رئیس کیلئے) محض باقتوت دینی و ہمدردی اسلامی فلاح کی دعا کرنا لکھا اور یہ کہ ریاست مین بدمذہب گھس گئے ہین اور وہ ایسے کام کرتے ہین جو موجب

قہر خدا ہون۔ نجدی خبثانے اکابر ائمہ واہلبیت طہارت وحضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور اونکے ماثر ومشاہد وآثار کے جو گستاخیاں کین اور دین اور اہل دین جو مظالم توڑے اونکے دفع کیلئے غربائے اہلسنت نے ایک تدبیر التوائے حج کی تجویز کی تہی۔ مگر آپکی ریاست کے محکمہ امور مذہبی سے بہت لچر اور بیہودہ استدلال مبنی فرضی حمایت نجدیہ مین نکلا اور ایسے ہی اور کثیر رقوم جو مصارف خیر کے نام سے ہدم دین واعانت مبتدعین (کہ خود بہی بحکم حدیث ہدم دین ہے) مین صرف ہوتی ہین۔ ایسے امور موجب غضب خدا (حسب ارشاد خدا ومصطفی جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہین۔ مولی تعالیٰ توفیق نیک دے آمین"۔

مکتوب ۱۶۳ ۔ انہین کو ۲۷ شعبان ۱۳۴۶ھ کو ارسال فرمایا۔

"رئیس وریاست کیواسطے دعا کرتا ہون۔ مگر جب اللہ تعالیٰ کی خلاف مرضی بیحد کام (دخل وقرب مبتدعین وغیرہ) ہوتے ہین تو میری دعا کیا اثر کریگی"۔

مکتوب ۱۶۴ ۔ اعلیخانہ نواب بہادر دل خانصاحب کے نام حیدر آباد دکن یازدہم شریف شوال ۱۳۴۶ھ کو ارسال فرمایا۔

"دعا کرنا میرا کام ہے۔ نتیجہ کی مین کچھ ذمہ داری نہین کرسکتا"

مکتوب ۱۶۵ ۔ محمد ولایت حسین صاحب کے نام میرٹھ ۱۲ شوال ۱۳۴۶ھ کو ارسال فرمایا۔

"نہ مجھہ مین قوت نہ مین عمل ہمزاد کو اچھا سمجھون دیگر اعمال جب قوت ہوگی بتا دونگا"

مکتوب ۱۶۶ ۔ شاہ جی نصیر الدین صاحب کے نام علی پور ضلع سورت یازدہم شریف ذی الحجہ ۱۳۴۶ھ کو ارسال فرمایا۔

"محمد میاں نے شجرہ اور خلافت نامہ میری طرف سے لکھکر اور میرے دستخط کراکر اور مجھے سنا کر میری اجازت سے سید نصیر الدین صاحب کو علی پور ضلع سورت بہیجا اور خط مین لکھدیا کہ مذہب مہذب اہلسنت وجماعت پر مضبوطی سے قائم رہکر

اور بد مذہبون (تفضیلہ وندویہ ودہابیہ ومتصوفۂ ملاحدہ وغیرہا) سے قطعاً دوری
ونفرت اور بقدرِ علم بوقت ضرورت اونکے رد وطرد کو فرض واہم خدمتِ دین جانکر
اجراءِ سلسلۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ کیجئے۔ ان شروط ضروریہ ودیگر شروط معلومہ عند
اہل ہذہ الطریقہ کیساتھہ آپکو اجازت ہے"۔

تا بالخیر — تمت — بالخیر

الحمدللہ آج ۱۹ جمادی الاخر ۱۳۵۴ھ پنجشنبہ کے دن زوال سے پہلے فقیر اِس مجموعۂ
مبارکہ کی جمع وترتیب سے حویلی سجادہ نشینی خانقاہ برکاتیہ مارہرۂ مطہرہ مین بخیر وخوبی
فارغ ہوا۔ اور آج پنجشنبہ سوم رجب ۱۳۵۴ھ قبل زوال بحمد اللہ تعالیٰ تصحیح ومقابلہ
تحشیہ وغیرہ سب سے فراغ ہوکر بہمہ وجوہ یہ مجموعہ مکمل ہوگیا۔ اگرچہ حضرت قدس سرہ
کے تقریباً پینتیس ۳۵ سالہ روزنامچہ کا مزید تفحص اور بعض دیگر مسودات کا تجسس
کرنے سے اور بھی مکاتیب شریفہ ملخص یا مکمل غالباً ملین اور بہت سون کے حوالے
اسوقت بھی حضرت کے روزنامچہ مین پیش نظر ہین۔ جنمین سے اکثر مین حاجتمندون
کو اونکی مختلف ضرورتون اور حاجتون کیلئے ادعیہ اور اوراد ووظائف ونقوش وغیرہ
تعلیم فرمائے ہین۔ مگر چونکہ اونکے حوالے بہت ہی مختصر مثلاً اس طرح سے ہین کہ
فلان کو دفع سحر کی دعا بتائی فلان کو تسخیر کا عمل بتایا۔ لہذا فقیر نے اون کو درج نہین کیا
سردست اسی قدر پر اکتفا کیا۔ مزید جو دستیاب ہونگے۔ انشا اللہ تعالےٰ
آئندہ اضافہ کردیئے جائینگے۔

محمد میان قادری عفی عنہ